ماہنامہ
خالد
ربوہ

سالانہ اجتماع نمبر

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(حضرت مسیح موعودؑ)

نومبر ۱۹۷۲ء

دسمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔"

(الہام المسیح الموعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

(المصلح الموعودؓ)

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۱۹ | نبوت، فتح ۱۳۵۱ھش | شمارہ ۱-۲

نومبر، دسمبر ۱۹۷۲ء

(ایڈیٹر)

سید عبدالحی شاہد، ایم اے

سالانہ چندہ — چھ روپے

قیمت پرچہ ھذا — ایک روپیہ پچاس پیسے

فہرست

(پبلشر: محمد شفیق قیصر۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ "خالد" دار الصدر جنوبی ربوہ)

تاریخِ انسانی پر ایک طائرانہ نظر

دُنیا میں رُونما ہونے والے رُوحانی اور مادّی انقلابات کی قرآنی تشریح

(از افاداتِ حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

[حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے حالیہ سالانہ اجتماع کے آخری روز جو فکر انگیز خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن تو بعد میں شائع ہوگا۔ ادارہ خالد کی طرف سے کوشش کی گئی ہے کہ حضور کے الفاظ اور مفہوم سے قریب رہتے ہوئے اس کی تلخیص اپنے الفاظ میں اور اپنی ذمہ داری پر پیش کرے۔

مضمون کی اہمیت کا تقاضا ہے کہ ہر احمدی اسے پوری توجہ سے پڑھے اور اپنے آپ کو امام وقت کی آواز کے مطابق تیار کرنے کی کوشش کرے — اور اپنے تعلیم یافتہ مسلمان بھائیوں کو پڑھائے تا ان کی نظر میں بھی وسعت پیدا ہو اور ان کے قلوب اسلام کی فتح کے بارے میں یقین سے پُر ہو جائیں — (ادارہ)]

سورۃ التّین کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تمہید:۔ زمانہ حال کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ماضی کا پس منظر سامنے ہو اور مستقبل کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلی گزری ہوئی اقوام کے مستقبل جو ہمارے لئے ماضی بن گیا ہے، کے متعلق جو خبریں دی گئی تھیں ان کے متعلق علم ہو کہ وہ کس طرح اور کس شان سے پوری ہوئیں۔

یہ مضمون جو تاریخ انسانی پر ایک طائرانہ نظر ہے، اس کے بیان کرتے ہیں دو بند ھن ہیں جو مجھے روکیں گے۔

ایک یہ کہ مضمون میں اتنی وسعت ہے کہ تفاصیل بیان نہیں کی جا سکتیں۔ اسلئے اس وقت میں اس مضمون کا خاکہ ہی بیان کروں گا۔ دوسرے یہ کہ اس سلسلہ میں بعض باتیں ایسی ہیں جن کے اظہار کا ابھی وقت نہیں آیا۔ وہ اپنے وقت پر بیان کی جائیں گی۔ انشاء اللہ — جسے بھی اللہ توفیق دیگا وہ بیان کریگا — آج اُن کا بیان کرنا مناسب نہیں۔

چار روحانی انقلابات:۔

سورۃ التّین میں چار روحانی انقلابات کا ذکر ہے اور اس میں پیدائش انسانی کی غرض بیان کی گئی ہے۔ اور اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ نوعِ انسان کی طرف پہلے نبی کی بعثت سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری اور دائمی نبوت تک کیا احوال گزرے اور کیا اللہ تعالیٰ کا منصوبہ تھا جس نے خود کو کھولا اور ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور دنیا نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی عظمتوں کے نظارے دیکھے۔

پہلا روحانی انقلاب:۔ انسان کا پہلا انقلاب پیدائش آدمؑ اور خلافتِ آدمؑ سے ظہور پذیر ہوا۔ نبی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتا ہے۔ وہ قوم چھوٹی ہو یا بڑی حضرت آدمؑ کی خلافت ہمیں بتاتی ہے کہ اس وقت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام سے خطاب فرما رہے ہیں

محبت اور وفورِ جذبات سے سرشار خدام اپنے محبوب آقا کے منہ سے نکلے ہوئے لفظ لفظ کو سینے میں سمونا چاہتے ہیں

خدام، لوائے خدام الاحمدیہ کے سائے تلے
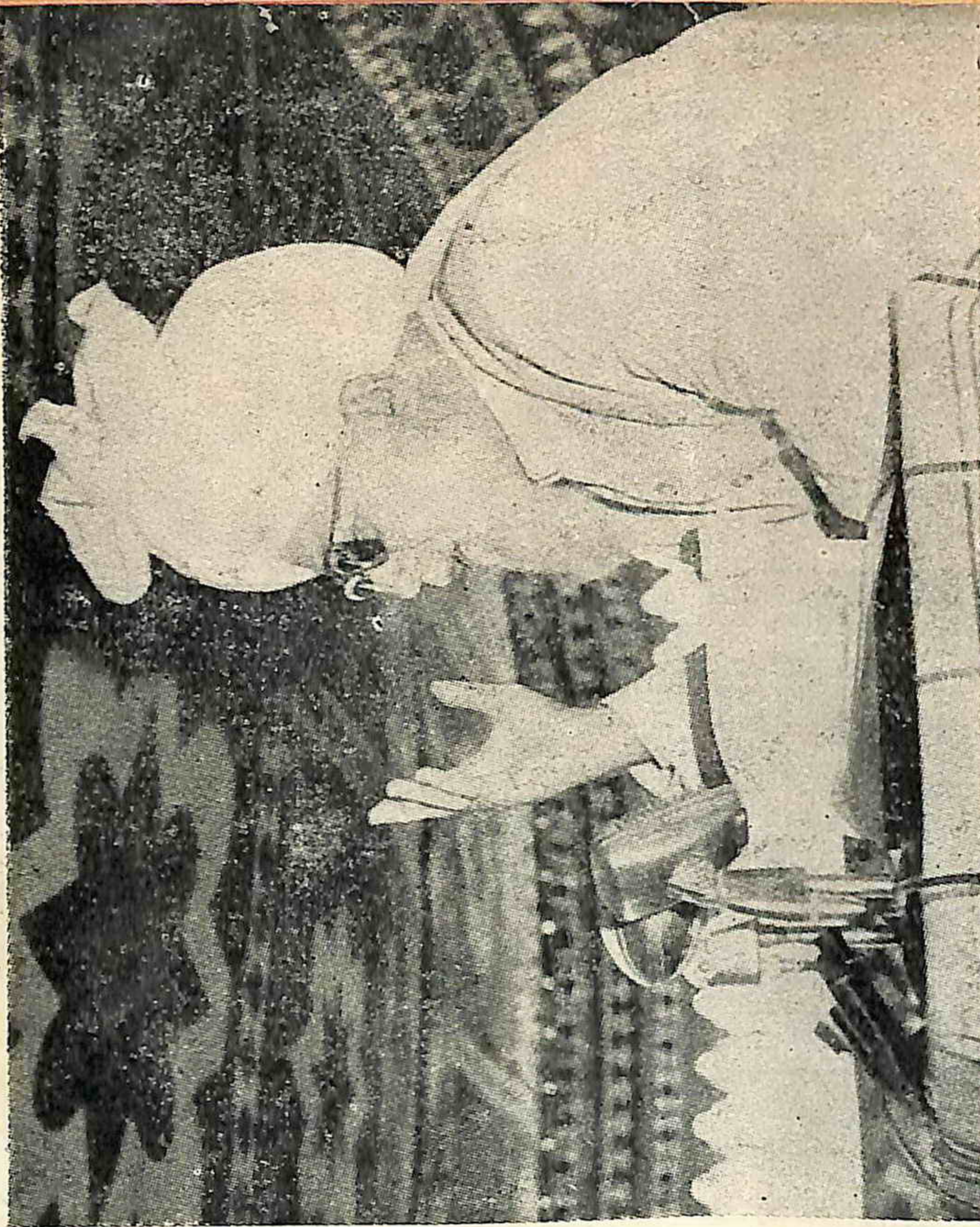
انسانوں کی ایک قوم موجود تھی جس کی طرف آپ مبعوث ہوئے۔ یہ انسان کی طرف اللہ تعالیٰ کا پہلا پیغام تھا۔ اور یہ معمولی چیز نہیں تھی۔ گویا کہ خدا نے فرمایا کہ آج تک تم اپنی عقل اور کوشش کے بھروسے پر اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مار رہے تھے تا تم اپنی فطرت کے اس تقاضے کو پورا کرو کہ تم ایک خاص جہت کی طرف حرکت کر کے انسانیت کو ایک عظیم انقلاب تک، جو اس کے لئے مقدر ہے، پہنچاؤ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت —— لیکن محض تمہاری کوششیں اس جہت میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ آؤ آج سے میں تمہاری انگلی پکڑ کر خود تمہیں روحانیت کے آخری عظیم انقلاب تک لیکر جاؤں گا۔ یہ اللہ کا پہلا پیغام تھا جو اس کے بندوں کی طرف آیا۔ اور اس پیغام کے ذریعہ سے انسانیت کی زندگی میں ایک انقلاب بپا ہوا۔ ایسا انقلاب جس نے انسان کو اس کی ذاتی کوششوں سے گھسیٹ کر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے راستے پر لا کھڑا کیا۔ یہ انقلاب پہلا روحانی سبق تھا جو انسان کو دیا گیا۔ اسے سکھانے اور واضح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نسلاً بعد نسلٍ انبیاء بھیجے اور آدم علیہ السلام سے لیکر نوح علیہ السلام تک جتنے انبیاء آئے انہوں نے اس پہلے روحانی انقلاب کو کامیاب کرنے کے لئے جدوجہد اور کوشش کی اور پھر جب اگلے روحانی انقلاب کا وقت قریب آیا تو اُس وقت کے انبیاء نے ساتھ ساتھ نئے انقلاب کو قبول کرنے کے لئے انسانی ذہن کو تیار کرنا شروع کر دیا —— جو انبیاء اس دور میں آئے تاریخ نے ان کی تعداد اور نام تو یاد نہیں رکھے لیکن جیسا کہ اُمتِ محمدیہ میں مشہور ہے۔ واللہ اعلم بالصواب کہ دنیا کی طرف ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث ہوئے ہیں۔ اس تعداد میں سے یقیناً ہزاروں انبیاء کا تعلق پہلے روحانی انقلاب کے زمانہ سے ہے۔

اس روحانی انقلاب کے ساتھ ساتھ متوازی طور پر ایک منفی انقلاب بھی رونما ہوا اور یہ مخالفت کا انقلاب تھا —— حضرت آدمؑ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی راہوں پر جو روکیں کھڑی کی گئیں، نہ تاریخ نے انہیں یاد رکھا اور نہ قرآن کریم میں ان کا ذکر ہے —— اس سلسلے میں بھیانک، ظالمانہ اندھیرے انقلاب کا پہلا ذکر قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ آتا ہے۔ پہلی چیز جو ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ شیطان کو کہا گیا کہ تجھے مخالفت کی پوری آزادی دی جاتی ہے۔ تم جس طرح چاہو اندھیرے انقلاب کو کامیاب کرنے کی کوشش کرو۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں مخالف انقلاب کے سردار جو شیطانی سردارانِ انقلاب کہلاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا قہر اور غضب شدید رنگ میں نازل نہیں ہوا اور جو گرفت حضرت نوح علیہ السلام کے وقت یا ان کے بعد ہوئی وہ اس وقت نہیں ہوئی اسلئے اگر اسی وقت اللہ تعالیٰ اسے پکڑ لیتا تو بعد میں خیال پیدا ہو جاتا کہ ایک طرف اسے مخالفت کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور دوسری طرف اس کی گردن پکڑ لی ہے اس واسطے خدا نے کہا کہ یہ پہلا بنیادی انقلاب ہے اور اسے میں مخالفوں پر گرفت کئے بغیر کامیاب کروں گا۔ شاید ان روحانی انقلابیوں کو کامیابی کے لئے زیادہ

قربانیاں دینی پڑی ہوں یا اللہ تعالیٰ نے ان کے بچاؤ کا کوئی اور طریقہ اختیار کیا ہو۔ کلّ یوم ھو فی شان۔ اس کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اس کی عظمتوں کی ہماری عقل حد بندی کر سکتی ہے۔

دوسری نمایاں چیز ہمیں اس انقلاب میں یہ نظر آتی ہے کہ یہ ہدایت جو آسمان سے نازل ہوئی روحانی ترقیات کے لئے تو تھی، کیونکہ روحانی انقلاب روحانی ترقیات کے لئے ہی آیا کرتا ہے لیکن زیادہ زور انسانی معاشرے کی اصلاح پر دیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ اس انقلاب کے نتیجہ میں تم بھوکے نہیں رہو گے، تم پیاسے نہیں رہو گے۔ اور اس قسم کی دوسری جسمانی تکالیف سے بچاؤ کا اس روحانی انقلاب میں انتظام کر دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ ایک ابتدا تھی اسلئے اقتصادیات کو روحانیات سے علیحدہ نہیں کیا گیا۔ اس وقت لوگ تھوڑے تھے، ذرائع پیداوار اور ان کا استعمال ابھی ابتدائی مراحل میں تھا۔ تاہم آدم علیہ السلام کے ذریعہ آنے والے پہلے روحانی انقلاب کی ہمیں یہ خصوصیت نظر آتی ہے کہ عملاً بتایا گیا کہ روحانی انقلاب کے نتیجہ میں انسان کی مادی ضروریات کا بھی اس رنگ میں خیال رکھا جاتا ہے کہ مادی تقسیم کے نتیجے میں ایک دوسرے سے نفرت اور دشمنی پیدا نہ ہو۔ اور جو حقوق اللہ تعالیٰ نے مادی لحاظ سے قائم کئے ہیں وہ پورے کئے جائیں۔

انجیر کا پتا پہلے روحانی انقلاب کی علامت اور Symbol ہے۔ پہلی شریعت کے نزول کا یہ مطلب تھا کہ انسانیت اب بلوغت کے دور میں داخل ہو گئی ہے اور شریعت کے ذریعہ انسان کو گناہ اور نیکی اور انسان کی داخلی قوتوں کا احساس دلایا گیا اور انسان پر واضح کیا گیا کہ بعض خیالات، عقائد اور اعمال ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ ان سے اجتناب لازم ہے۔ گویا انسان کی طبعی کمزوریوں اور گناہ کی طرف میلان کو ننگا کر دیا گیا اور انسان سے کہا گیا کہ تمہیں اپنا ننگ ڈھانپنے کے لئے کسی چیز کی ضرورت ہے۔ جسے علامت کے طور پر انجیر کا پتا کہہ دیا گیا۔ تورات میں ہے کہ آدم نے انجیر کے پتوں سے اپنا ننگ ڈھانپا۔ حالانکہ انجیر کے پتے میں روحانی ننگ کو ڈھانپنے کی صلاحیت نہیں۔ اس کے لئے تو تقویٰ کے لباس کی ضرورت ہے جسکی وضاحت چوتھے روحانی انقلاب میں کی گئی ہے۔

بہرحال اس وقت کے انسان کو اس کی سمجھ کے مطابق یہ بتایا گیا کہ جہاں تمہیں بے انتہا ترقیات کیلئے قویٰ اور طاقتیں دی گئی ہیں وہاں شیطان بھی پیدا کر دیا گیا ہے جو تمہیں ورغلائے گا اور تمہاری کمزوریوں کو ننگا کر دے گا۔ اس کے لئے تمہیں کسی لباس کی ضرورت ہے اس لباس کی ضرورت کو نہ بھولنا اور اس کے استعمال میں کوتاہی نہ کرنا ورنہ عریاں ہو کر گنہگار ہو جاؤ گے۔ اور جس مقصد کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے تم اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکو گے۔

دوسرا روحانی انقلاب:۔ اسکی علامت اور Symbol زیتون کی ٹہنی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے ذریعہ رونما ہونے والے اس دوسرے روحانی انقلاب کے ساتھ اس کا گہرا تعلق اور

ASSOCIATION ہے۔ اس انقلاب میں یہ بات نمایاں ہوتی کہ خدا تعالیٰ نے شیطان سے کہا کہ ایک حد تک میں تجھے ڈھیل دے سکتا ہوں۔ اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ میرے ڈھیل دینے کے نتیجہ میں تو میرے نیک بندوں کو ہلاک کر دے گا اور تو ان کو اُن کے روحانی مقام سے ہٹا دے گا تو یہ نہیں ہوگا۔ یہاں سے خدا کے قہر کی تجلّی ایک زبردست شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے اس قہر کی آگ میں سے دوسرے روحانی انقلاب کی دُنیا میں بسنے والے انسانوں کو ایک امن کا پیغام ملا۔

نوح علیہ السلام نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا طوفان سے محفوظ زمین قریب ہے اور درختوں کی چوٹیوں سے پانی اُتر گیا ہے کشتی میں سے کچھ جانور بھیجے ان میں سے فاختہ زیتون کی ٹہنی لیکر واپس آگئی۔ یہ ایک تمثیلی وضاحت تھی جس سے حضرت نوح علیہ السلام نے یہ اندازہ لگا لیا کہ خشکی چند میل پرے ہے جہاں درختوں کی چوٹیوں سے پانی اُتر گیا ہے کیونکہ فاختہ کی پرواز چند میل سے زیادہ نہیں ہوتی۔ دوسرے انہوں نے یہ اندازہ لگا لیا کہ یہ علاقہ ایسا ہے جس میں زیتون ہے اور زمین زرخیز ہے اسلئے ہم اپنی غذائی ضرورتوں کو پورا کر سکیں گے گویا طوفان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے شیطانی قوتوں سے کہا کہ میں تمہیں اپنے بندوں کو گمراہ کر کے ہلاک کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ اور اپنے بندوں سے کہا کہ جب تم نے صرف مجھ پر توکّل کیا تو دیکھو! میں نے تمہاری حفاظت کے لئے طوفان برپا کیا اور تمہیں ایسی جگہ لے آیا ہوں جہاں تمہارے آنے سے پہلے ہی میں نے تمہاری غذائی ضرورتوں کا بھی انتظام کر لیا ہے۔

اس روحانی انقلاب کے نتیجہ میں انسان کا ذہن اور اس کے روحانی قویٰ ایک منزل اُوپر چلے گئے اور آخری بعثتِ روحانیہ کے لئے اور زیادہ تیار ہو گئے اور ان میں یہ احساس پیدا ہُوا کہ آخری پیغام جو اُن کی طرف آئے گا وہ مقصدِ انسانیت کو پورا کرے گا اور اس سے انسانیت کو فائدہ ہوگا۔

حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر حضرت موسےٰ علیہ السلام تک کے دوسرے روحانی انقلاب کے دَور میں بہت سے انبیاء ایسے بھی پیدا ہوئے جن کی نگاہیں موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے گزر کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچیں اور انہوں نے خدا سے اطلاع پا کر حضور کی آمد کی پیشگوئیاں بھی کیں۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ آپ نے موسیٰؑ کا ذکر نہیں کیا بلکہ آخری اکمل اور مقصودِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دی۔ بہرحال اِس دَور میں بھی ہزاروں انبیاء آئے جنہوں نے اس انقلاب کو کامیاب کرنے کے لئے جدوجہد اور جہاد کیا اور انسان کو تیسری منزل کے حصول اور تیسرے انقلاب کی ذمّہ واریوں کو نبھانے کے لئے تیار کیا۔

خصوصیات:۔ اس انقلاب میں ہمیں ایک چیز نمایاں نظر آتی ہے۔ اس دوسرے انقلاب میں انسانی آبادی جو پہلے ایک جگہ اکٹھی تھی اس میں ایک انتشار اور وسعت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ دنیا کے بہت سے ممالک کی مذہبی اور

دنیاوی تاریخ میں طوفانِ نوحؑ کا ذکر موجود ہے۔ گویا یہ پہلا دھکا تھا جس سے انسان کو دنیا میں پھیلا دیا گیا۔ کیونکہ یہ مقدر تھا کہ ساری دُنیا کو آباد کیا جائے۔

اور روحانی طور پر اس دَور کی یہ خصوصیت نمایاں ہے کہ شیطان سے کہا گیا کہ تو نفرت پیدا کر سکتا ہے، دُکھ دے سکتا ہے۔ بعض افراد کو شہادت کا تاج پہنا سکتا ہے تو بعض اموال کو لُوٹ سکتا ہے لیکن ـــ اس اجتماعی کیفیت کو ـــ ناکام بنانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ دیکھ! تو نے ساری اقوام کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا اور تو سمجھا کہ زمین تیرے ساتھ ہے اور یہ بھُول گیا کہ آسمان تیرے ساتھ نہیں جب آسمان سے بارش نازل ہوئی تو زمین نے آسمان کا ساتھ دیا، شیطان کا ساتھ نہیں دیا۔ گویا شیطان کو یہ سبق سکھایا گیا کہ تیری بھول ہے کہ زمین تیرا ساتھ دیگی۔ جب خدا کا حکم آسمانوں سے نازل ہوتا ہے تو زمین آسمانوں کے حکم کے مطابق اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرتی ہے ـــ اور حضرت نوحؑ اور اُن کے ماننے والوں سے، خدا نے یہ کہا کہ دیکھو! ظلمت اپنی ساری طاقت کے ساتھ پھیلی اور تمہارا نور ایک چھوٹے سے حلقے میں محدود ہو گیا ـــ ظلمت نے کوشش کی کہ اس نور کو گھیرے میں لیکر بجھا دے اور ظلمت ہی ظلمت قائم ہو۔ تمہارے پاس وسائل نہیں تھے، سیاسی اقتدار نہیں تھا، مال و دولت نہیں تھی، دُنیا کی وجاہت نہیں تھی، دنیا کا جتھا نہیں تھا۔ اور اگر صرف ظاہری اسباب پر ہی انحصار ہوتا تو تمہاری ہلاکت یقینی تھی ـــ لیکن جو خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں جب ظاہری اسباب اُن کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ظاہر ہوتا ہے جو سہارا دیتا ہے اور جان کی بھی حفاظت کرتا اور مال کی بھی۔ دیکھو تمہاری کشتی کے پہنچنے سے پہلے اس نے تمہاری روزی کے سامان مہیا کر دیئے۔ اسلئے جب شیطان خدا کے مقابلہ میں آئے تو اللہ تعالیٰ شیطان کو اس طرح نظر انداز کر دیتا ہے جس طرح تمہارے راستے میں اگر چیونٹی آجائے تو تم اسے نظر انداز کر کے آگے چلے جاتے ہو۔

تیسرا رُوحانی انقلاب: تیسرا اور تینوں میں سب سے بڑا روحانی انقلاب موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ برپا ہوا۔ اس انقلاب کے لئے **طُورِ سینین** کو علامت اور SYMBOL بنایا گیا۔

خصوصیات:- (۱) اس انقلاب کے دَور میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت، روشنی اور محبت کے پیغام کے حاملین کے مقابلہ میں دشمنانِ ہدایت وصداقت کو زیادہ مادی طاقت حاصل تھی۔

(۲) نوحؑ علیہ السلام نے جو انسانیت کے منتخب افراد کو دنیا کے مختلف ممالک میں بھیج دیا تھا موسیٰ علیہ السلام کے انقلابِ روحانی کے وقت وہ گنتی کے چند آدمی یا خاندان اب اقوام بن گئے تھے۔ نوحؑ سے موسیٰؑ کے زمانہ تک اور صرف اقوام ہی نہیں بلکہ قومیت کی جڑیں ان میں مضبوط ہو گئی تھیں۔ ان میں نیشنلزم NATIONALISM آگئی تھی جس میں موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک بتدریج کمی آگئی۔

اس انقلاب کے وقت ہمارے سامنے یہ حقیقت آئی، اور یہ حقیقت آخری انقلاب کے لئے ضروری تھی کہ ۱۔ مختلف ملکوں میں جو خاندان آباد ہو گئے تھے وہ اقوام بن گئی تھیں۔ ۲۔ ان اقوام میں قومی ذہنیت اور قومی جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔ ۳۔ یہ مختلف قومیں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے والی اور ایک دوسرے کے حقوق کو پامال کرنے والی اقوام کی شکل میں سامنے آگئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت میں اور ان کے انقلاب کے ذریعہ ایک قومی ذہنیت کی تعمیر ہوئی۔ اس دور میں دوسرے ممالک میں بھی جو انبیاء مبعوث ہوئے انہوں نے بھی قومیت کو مضبوط کیا۔ باوجود روحانی انقلابی ہونے کے ان انبیاء نے بشمول موسیٰ علیہ السلام اپنی اپنی قوم کی قومیت NATIONALISM کو مضبوط کیا۔ موسیٰ علیہ السلام صرف اسرائیل کا نام لیتے ہیں کسی اور قوم کا انہوں نے نام تک نہیں لیا۔

اس میں بھی خدا تعالیٰ کی عجیب حکمت تھی۔ پہلے انسان صداقت کے خلاف ظلمت کے حق میں ایک جتھا یا قومیت منظم کر لیتا تھا۔ موسیٰ نے کہا جو نظم و ضبط، قوت اور طاقت جو ظلم کے حق میں اور صداقت کے خلاف مجتمع اور منظم ہو گی اسے تہس نہس کر دیا جائے گا اور جو منظم قوت، قومیت اور طاقت حق کی تائید کے لئے نور کی شمع کے گرد اکٹھی ہو گی اس قومیت کی حفاظت کی جائیگی۔

چوتھا روحانی انقلاب:۔ چوتھا روحانی انقلاب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ آیا۔ اس انقلاب کی علامت اور SYMBOL البلد الامین ہے۔ اس سے پہلے جتنے روحانی انقلاب آئے وہ انسانیت کو اس چوتھے اور آخری انقلاب کے لئے تیار کرنے آئے تھے ــــ حضرت آدمؑ کے انقلاب روحانی کی غرض یہ نہیں تھی کہ آدمؑ اپنے انقلاب میں کامیاب ہو ــــ بلکہ آدمؑ کے انقلاب کی غرض یہ تھی کہ آدمؑ اپنے انقلاب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کامیاب کرنے کے لئے کامیاب ہو۔ آدمؑ کی کامیابی اپنی ذات میں نہ انسانیت کا مقصود تھی نہ خدا تعالیٰ کا۔ یہی حال حضرت نوح اور موسیٰ علیہما السلام کا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب، انقلابِ عظیم تھا۔ یہ انقلاب روحانی انقلاب بھی تھا اور مادی انقلاب بھی۔ کیونکہ اس انقلاب کے ذریعے روحانیت اور مادیت کو اس طرح ایک دوسرے میں سمو کر ایسا حسین امتزاج پیدا ہو گا کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة و فی الاٰخرة حسنة کی عملی تصویر سامنے آجائے۔

یہ انقلاب انقلابِ عظیم ہے۔ کیا بلحاظ انقلابِ روحانی ہونے اور کیا بلحاظ مادی انقلاب ہونے کے۔ انقلاب دنیا میں پہلے بھی آئے اور اب بھی آ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انك لعلیٰ خلقٍ عظیمٍ کہہ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب کو انقلابِ عظیم کہا (عظیم کا لفظ عربی زبان میں ایسی چیز کے لئے بولا جاتا ہے جس سے بڑھ کر کوئی چیز نہ ہو) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک انقلابِ عظیم بپا ہوا۔ آپ فرماتے ہیں :-

"پھر جب ہمارے بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ظاہر ہوئے تو ایک انقلابِ عظیم دنیا میں آیا۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں وہ جزیرہ عرب جو بت پرستی کے سوا کچھ نہیں جانتا تھا ایک سمندر کی طرح توحید سے بھر گیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس انقلاب کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے کہ ساری دنیا توحید سے بھر جائے۔ یہ مقصدِ عظیم ہے اس انقلابِ عظیم کا۔

چاروں روحانی انقلابوں میں شیطانی فوجوں کے خلاف ایک عظیم جدوجہد جاری رہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ترین جدوجہد کے انتہا کو جس میں شیطان نے آخری شکست کھانا ہے ——— صداقت اور ضلالت آخری اور فیصلہ کن جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

چار کے عدد کی حکمت :- خدا تعالیٰ نے سورۃ التین میں چار انقلابات کا ذکر فرمایا ہے اور اس ہماری دنیا میں بھی چار مادی انقلاب ہمیں نظر آتے ہیں جن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چوتھا اور آخری انقلاب ہے۔

ان چار انقلابات کا تعلق سورہ فاتحہ میں مذکور چار بنیادی صفات باری تعالیٰ سے ہے یعنی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیتِ یوم الدین کے ساتھ۔ جب ہم ان صفات پر غور کریں تو ان کا خصوصی تعلق ہمیں ان چار انقلابات کے بانیوں سے نظر آتا ہے۔ یعنی ربوبیتِ عالمین کا آدمؑ کے ساتھ، رحمانیت کا نوحؑ کے ساتھ، رحیمیت کا موسیٰؑ کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر بھی اور مادی طور پر بھی خدا تعالیٰ کی صفتِ مالکیت کا مظہرِ اتم بن کر نمایاں طور پر دنیا کے سامنے آئے۔

جب ہم اس نکتہ پر پہنچے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب مادی اور روحانی ہر دو لحاظ سے انقلابِ عظیم ہے تو لازماً دل میں یہ خیال پیدا ہونا چاہیئے کہ کیا [illegible] انقلاب سے بھی بڑا؟ اشتراکی انقلاب سے بھی بڑا؟ چین کے سوشلسٹ انقلاب سے بھی بڑا؟ میں کہتا ہوں کہ ہاں! ان سے بھی بڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انقلابی جدوجہد چونکہ ساری دنیا کے لئے تھی اور یہ چند دنوں اور چند سالوں میں پوری نہیں ہو سکتی تھی اس لئے اس کی ابتداء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی کی ابتداء سے ہوئی اور اس کا آخری معرکہ حضورؐ کے عظیم روحانی جرنیل مہدیٔ معہود کے زمانہ میں ہوگا۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی نے جس انقلاب کو دین و دنیا میں بپا کرنا تھا وہ کامیاب ہو اور ساری دنیا کے بسنے والے تمام بنی نوع انسان اس غرض کو پورا کریں جس غرض کے ماتحت نوحؑ کی چھوٹی سی قوم کو خاندان خاندان مختلف ملکوں میں پھیلا دیا گیا تھا اور جس کو اکٹھا کرنے کے لئے موسیٰؑ کے زمانہ میں قومیت کو مضبوط کیا گیا

تھا تاکہ ایک وقت آئے کہ یہ ساری قومیں سر جوڑ کر امتِ واحدہ بننے کے لئے تیار ہوں جس کی بشارت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تھی اور اب حضرت مہدیٔ معہود کو خبر دی گئی ہے کہ اس بشارت کے پورا ہونے کا وقت اب آ گیا ہے۔ اور صداقت اور نور کی ضلالت اور شیطان کے ساتھ اب آخری جنگ ہوگی۔

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری روحانی انقلاب عظیم سے پہلے تین روحانی انقلاب رونما ہوئے تھے بعینہٖ مادی دنیا میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم مادی انقلاب سے پہلے تین مادی انقلابات رونما ہو چکے ہیں۔

مادی انقلابات

(۱) سرمایہ داری کا انقلاب:۔ میرے نزدیک مادی انقلابات میں سے پہلا انقلاب سرمایہ داری کا ہے۔ اس پر بعض لوگ حیران ہوں گے کیونکہ کمیونزم اور سوشلزم نے سرمایہ داری کو REVOLUTION (انقلاب) کی بجائے REACTION (ردِ عمل) قرار دیا ہے۔ حالانکہ اپنی ابتداء میں سرمایہ داری ردِ عمل نہیں تھا بلکہ انقلاب تھا۔ سرمایہ داری کے انقلاب کے دور میں ریلیں جاری ہوگئیں۔ جہاز رانی کی صنعت نے ترقی کی۔ تار، ٹیلیفون اور ہوائی جہاز ایجاد ہوئے۔ ان تمام امور نے انسانی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اور ہمارے نقطۂ نگاہ سے ذرائع رسل و رسائل کی اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں بڑی اہمیت ہے اور ان میں اشتراکیت حصہ دار نہیں کیونکہ ۱۹۱۷ء تک اس کا وجود ہی نہیں تھا اس دور میں مشینی انقلاب INDUSTRIAL REVOLUTION پیدا ہوا۔ جس کے نتیجہ میں منتشر مزدور لیبر کالونیز کی شکل میں مجتمع ہوگیا۔ پھر ذیلی طور پر زرعی انقلاب AGRARIAN REVOLUTION ظہور میں آیا۔ جس میں ملکیتِ زمین اور پیداوار کی تقسیم کے سلسلہ میں دُور رس انقلابی تبدیلیاں آئیں۔

لیکن جس وقت سرمایہ داری نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں بخل سے کام لیا اور عام آدمی کو اپنے منافع میں شریک کرنے سے انکار کر دیا تو اس مرحلہ پر آ کر ان کی انقلابی ذہنیت REACTIONARY ذہنیت میں تبدیل ہوگئی اور یہ مفید انقلاب نفرت اور حقارت سے REVOLUTION کی بجائے REACTION کہلانے لگا۔ ورنہ اپنی ابتداء کے لحاظ سے اس نے انسانیت کی بڑی خدمت کی تھی۔ اس انقلاب نے جہاں ہمیں یہ فائدہ پہنچایا کہ ہم اسلام کی آواز کو بڑی آسانی سے دنیا میں پہنچائیں وہاں اس میں روحانی طور پر بہت سی گھناؤنی غلاظتیں اور اندھیرے بھی تھے۔ ان لوگوں نے ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر اور لوٹ کے مال کو استعمال کر کے کروڑوں کی تعداد میں کتابیں شائع کر کے اور دیگر

ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لا کر ایک طرف انجیل پر افترا کیا اور جو خوبیاں اس میں نہیں تھیں ان کو انجیل کی طرف منسوب کیا۔ اور دوسری طرف اسلام پر افترا کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور خوبیوں کو دانستہ چھوڑ کر ان کی طرف جھوٹی بد اخلاقیاں منسوب کر دیں اور قرآن کریم کی حسین اور پاک تعلیم کو جہالت کے معنی پہنا کر دنیا میں پھیلایا ــــ اور بڑے فخر سے یہ کہنا شروع کیا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمان دیکھنے کو نہیں ملے گا۔

سرمایہ دارانہ نظام نے DEGENERATION کے زمانہ میں غریب پر بھی ظلم کیا، علم و حکمت پر بھی ظلم کیا۔ نور کو بجھانے کے لئے اور اندھیروں کو پھیلانے کے لئے انہوں نے اپنے علم، ذہانت اور مادی اسباب سے کام لیا۔ اور جس وقت یہ صورت حال انتہاء کو پہنچی اور یہ REVOLUTION ایک REACTIONARY MOVEMENT بن گئی۔ وہ اسلام پر پوری طاقت سے حملہ آور ہوئے اور ہر صوبہ، ضلع، تحصیل اور گاؤں گاؤں میں پہنچے اور گھر گھر جا کر اسلام کی تعلیم اور حسن پر حملہ کیا۔

تب خدا نے کہا کہ ابھی میں مسلمان کو تمہارے خلاف استعمال نہیں کروں گا بلکہ شیطان سے کہا کہ تیرا ایک ہاتھ تیرے دوسرے ہاتھ کو کاٹ دیگا۔ اور اشتراکیت کی شکل میں دوسرا مادی انقلاب پیدا ہو گیا۔

(۲) روسی اشتراکیت کا انقلاب:۔ اس انقلاب کے داعیوں نے خدا کا انکار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم مذہب کو مٹا دیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح مذہب ان تک پہنچا نہیں اور صحیح مذہب کو انہوں نے پہچاننے کی کوشش نہیں کی۔ ان تک بگڑی ہوئی عیسائیت کی تعلیم پہنچی اور ان بگڑے ہوئے عقائد نے خدا تعالیٰ اور مذہب کے خلاف نفرت پیدا کی۔ اس کا ذمہ دار مذہب نہیں تھا بلکہ بگڑی ہوئی عیسائیت تھی۔ مگر یہ ان کی حماقت اور نالائقی تھی کہ انہوں نے عیسائیت کو دیکھ کر تمام مذاہب کے خلاف فیصلہ دیدیا۔ اور یہ تکلیف ہی نہیں کی کہ وہ خدا تعالیٰ کے حسن کو دیکھیں اور اس کے احسان سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف یہ کہ ہم لامذہب ہیں بلکہ مذہب کے خلاف جنگ کرنا اور اس جنگ کے لئے تیاری کرنا ہمارے بنیادی اصولوں میں سے ہے۔

لیکن کہاں گئیں وہ طاقتیں جو اسلام پر حملہ آور ہو رہی تھیں۔ اسلام پر حملہ کرنے کیلئے سرمایہ داری نظام نے مستشرقین کی جن افواج کو تربیت دی تھی اشتراکیت نے سرمایہ داری نظام کی جڑوں کو کاٹ کر ان کا اثر زائل کر دیا۔ اس لئے مستشرقین کے حملہ میں ضعف آ گیا۔ اور جو اسلام کے خلاف کھڑے ہو رہے تھے خود

اسلام سے متاثر ہونے لگے۔ اور اس طرح شیطان کے ایک ہاتھ نے دوسرے ہاتھ کو کاٹ دیا۔

تم اپنے خدا کا شکر اور حمد کرو کہ جب ابھی تم تیار نہیں تھے تو خدا نے تمہاری تربیت کے زمانہ کو لمبا کر دیا۔ تا تم بہترین فوج محمدی بن جاؤ اور اپنے زبردست قویٰ سے کام لیکر ضلالت کی فوجوں کو ڈٹنے پر تباہ کر سکو۔

روس کی اشتراکیت سرمایہ داری نظام کے خلاف ایک زبردست ہتھیار ثابت ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں نو آبادیاتی سرمایہ داری نظام اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ لیکن اپنی PEAK تک پہنچ نہیں پایا تھا۔ اب اشتراکیت اس کا زور توڑ چکی ہے اور بہت سے میدانوں میں سرمایہ دارانہ نظام کو اپنے سے بہت پیچھے چھوڑ چکی ہے۔

یہ دوسرا بڑا انقلاب احمدیت کی زندگی میں ہمارے سامنے آیا۔

(۳) چینی سوشلزم :- تیسرا بڑا انقلاب جو بنیادی طور پر روسی اشتراکیت سے بالکل مختلف ہے یہ چینی سوشلزم کا انقلاب ہے یہ اشتراکیت سے اصولی اور بنیادی طور پر اس قدر مختلف ہے کہ اسے ہم تیسرا انقلاب کہنے میں حق بجانب ہیں۔

روسی اشتراکیت اور چینی سوشلزم کے بنیادی فرق

(۱) اقتصادی میدان میں دونوں نظاموں میں بنیادی اور اصولی فرق یہ ہے کہ روسی اشتراکیت کا یہ اصول ہے :-

"TO EACH ACCORDING TO HIS NEED."

کہ ہر فرد کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے"۔

میں نے کئی اشتراکیوں سے یہ سوال کیا ہے کہ تم یہ کہتے ہو کہ ہر فرد واحد کو اس کی ضروریات کے مطابق دیا جائے۔ لیکن تم نے NEED "ضرورت" کی کوئی معین تعریف نہیں کی۔ اور اس سے بے انصافی کی راہیں نکل آئیں۔ چنانچہ عملی زندگی میں یوگوسلاویہ میں NEED کی تعریف اور ہے اور ماسکو میں اور۔ اشتراکی اس کا کوئی جواب نہیں دیتے۔ میں نے انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے ایک روسی جج سے یہی سوال کیا۔ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ نعرہ تو بڑا دلکش ہے لیکن مارکس کی کتابیں دیکھیں، لینن اور سٹالن کی تحریریں دیکھیں، NEED کی کوئی تعریف نہیں ملی۔

اس کے مقابل پر ماؤزے تنگ نے کہا ہے :-

"TO EACH ACCORDING TO HIS WORK."

کہ ہر شخص کو جتنا وہ کام کرے گا اس کے مطابق ہم اسے دیں گے"۔

(۲) روسی اشتراکیت نے کہا کہ نہ صرف یہ کہ ہم لامذہب ہیں بلکہ ہم نے مذہب پر حملہ آور ہونا ہے اور اشتراکیت کا فرض ہے کہ مذہب پر حملہ آور ہونے کے لئے فوج تیار کرے۔ یہ لینن کا قول ہے۔

اس کے مقابل پر چینی سوشلزم کا مذہب کے بارے میں نظریہ یہ ہے:-

"OUR CONSTITUTION LAYS IT DOWN THAT CITIZENS OF PEOPLE'S REPUBLIC OF CHINA ENJOY FREEDOM OF RELIGIOUS BELIEF."

کہ ہمارے آئین میں یہ رکھا گیا ہے کہ چین میں رہنے والے لوگ آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی عقائد رکھ بھی سکیں گے اور ان کے متعلق باتیں بھی کر سکیں گے۔

اس مضمون میں چیئرمین ماؤ لکھتے ہیں کہ اصل چیز PERSUATION کے ذریعہ منوانا ہے اور زبردستی IDEALOGICAL مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنا نہ صرف غیر مؤثر اور بے نتیجہ ہے بلکہ نقصان دہ ہے۔ اور پھر وہ لکھتے ہیں:-

"WE CAN NOT ABOLISH RELIGION BY ADMINISTRATIVE DECREES AND FORCE HIM NOT TO BELIEVE."

کہ ہم زبردستی کسی سے یہ نہیں منوا سکتے کہ وہ اپنے دل کے مذہبی عقائد کو بدل دے۔

(۳) روسی اشتراکیت کا اخلاق کے بارے میں یہ موقف ہے کہ اخلاق کوئی چیز نہیں۔ مذہب نے اخلاق کا نام لیکر غریبوں کا استحصال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو چیز ہمارے راستے میں روک ہو وہ خواہ کتنی اچھی کیوں نہ ہو وہ غلط ہے اور جو امور ہمارے مفاد میں ہوں اور ہمارے مقصد کے لئے ممد ہوں ہمارے نزدیک اچھے اخلاق ہیں۔

لیکن چیئرمین ماؤ نے اخلاق کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ ہمارا اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"OUR EDUCATIONAL POLICY MUST ENABLE EVERY ONE TO RE-CIEVE AN EDUCATION TO DEVELOPE MORALLY, INTELECTUALLY AND PHYSICALLY."

کہ ہماری تعلیمی پالیسی ایسی ہونی چاہیئے کہ جو ہر شخص کو یہ موقعہ فراہم کرے کہ وہ ایسی تعلیم حاصل کر سکے جس سے وہ اپنی اخلاقی، ذہنی اور جسمانی قوتوں کی پوری طرح نشوونما کر سکے۔

انسان کی چار بنیادی طاقتیں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار بنیادی طاقتیں

عطا کی ہیں۔ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی۔

ان طاقتوں میں سے ہر ایک طاقت ایک دوسرے کے لئے بنیاد کا کام دیتی ہے۔ جب تک کسی انسان کی جسمانی نشوونما کمال کو نہ پہنچے اس کی ذہنی طاقتوں کی نشوونما نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک جسمانی اور ذہنی نشوونما کمال کو نہ پہنچے اخلاقی قوتوں کی نشوونما نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک جسمانی ذہنی اور اخلاقی قوتوں کی نشوونما کمال کو نہ پہنچے ہو روحانی طاقتوں کی نشوونما نہیں ہو سکتی

سرمایہ داری انقلاب کے داعیوں نے کہا کہ ہم انسان کی جسمانی طاقتوں کی نشوونما کریں گے۔ ہم انسان کو ایسی خوراک اور سہولتیں مہیا کریں گے جن سے وہ صحت مند ہو جائے جہاں تک سرمایہ داری نظام کی ETHICS کا تعلق ہے اس میں فلسفہ زیادہ ہے۔ اور جسے ہم اخلاقیات کہتے ہیں اسکا صرف مبہم سا ہیولیٰ پیش کیا گیا ہے کوئی معین اور واضح چیز سامنے نہیں آتی۔ اگر بطور خاص کسی چیز پر زور دیا ہے۔ تو صرف جسمانی طاقتوں کی نشوونما ہے۔

روسی اشتراکیت نے چار بنیادی طاقتوں میں سے دو کو تسلیم (RECOGNIZE) کیا ہے۔ اور اس نے جسمانی اور ذہنی قوتوں کی نشوونما پر زور دیا ہے۔ اور اتنا زور دیا ہے کہ اب سرمایہ دارانہ نظام کے نمائندے بھی تسلیم کرتے ہیں کہ روس بہت سے علمی میدانوں میں ذہنی طور پر INTELLECTUALLY ہم سے آگے بڑھ گیا ہے۔ لیکن اشتراکیت نے اخلاقی اور روحانی قوتوں کا انکار کیا ہے۔

چینی سوشلزم نے انسان کی چار بنیادی طاقتوں میں سے تین کو تسلیم کیا ہے۔ اس لحاظ سے وہ اسلام کے زیادہ قریب آ گئے ہیں۔ روحانی طاقتوں کو ابھی ان کو سمجھ نہیں۔ تاہم انہوں نے ہمارا کام آسان کر دیا ہے۔

چونکہ سوشلزم خدا کے وجود کا منکر ہے اسلئے چیئرمین ماؤ نے جب بھی اور جہاں بھی اسلامی تعلیم کے مطابق عمل کیا یا لکھا یا کہا تو درست کیا، درست لکھا اور درست کہا۔ اور جہاں ان کو ٹھوکر لگی ایسی جگہ ہی لگی جہاں انہوں نے اسلامی تعلیم کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ وہ اسلامی قدروں اور روحانی استعدادوں پر ایمان نہیں رکھتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ حقیقی اخلاق روحانیت اور شریعت اسلام کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ جسمانی اور ذہنی قوتوں کیلئے تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مادی سامان پیدا کئے ہیں اور ان میدانوں میں آگے بڑھنے کے لیے سب کے لئے یکساں مواقع ہیں۔ قوانین قدرت کے مطابق جو بھی کوشش کرے گا کامیاب ہوگا۔ چنانچہ یورپین اقوام ان دو میدانوں میں بہت آگے نکل گئیں۔ گو ان میدانوں میں بھی مسلمان کو ہی آگے نکلنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے حقیقت میں زمین و آسمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن مسلمانوں نے ان کی طرف توجہ نہیں دی۔

لیکن اخلاقی اور روحانی قوتوں اور استعدادوں

کا جب سوال پیدا ہوا تو اخلاقیات دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک غلط قسم کے ظاہری اخلاق جو محض قشر ہیں۔ مثلاً جب انگریز برصغیر میں حاکم تھا تو وہ اپنی دیانتداری کا بڑا ڈھنڈورا پیٹتا تھا۔ وہ دیانتدار تھا لیکن اسی حد تک کہ اس کے ذاتی اور قومی مفاد کو نقصان نہ ہو۔ اور جب اس کے ذاتی یا قومی مفادات اس سے بددیانتی کا مطالبہ کرتے تھے تو وہ بغیر کسی توقف اور ہچکچاہٹ کے اس کا مرتکب ہوتا تھا۔ سو ظاہری اخلاق سچے اور صحیح نہیں۔ صحیح اخلاق کے لئے روحانیت ضروری ہے۔ اور روحانیت کی نشوونما کے لئے صحیح اخلاق کی ضرورت ہے۔

مادی انقلابات کی حکمت :-

یہ تمام مادی انقلابات بظاہر اسلام دشمن ہیں لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کی مصلحتوں پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان اسلام دشمن انقلابات سے اسلام کی خدمت کا کام لیا گیا ہے۔

سرمایہ داری نظام نے ایک ہی وقت میں اسلام پر حملہ بھی کیا اور اسلام کی اشاعت کے سامان بھی مہیا کر دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جدید تفسیر قرآنی جس نے اس زمانہ کے مسائل کو حل کر دیا ہے اس کی ساری دنیا میں اشاعت کے سامان مہیا ہو گئے۔ گویا خدا کی مصلحت نے اس انقلاب کو خادم اسلام بننے کے لئے برپا کیا۔

اشتراکیت ایک ہی وقت میں اسلام بلکہ تمام مذاہب کے خلاف جنگ کی تیاری بھی کر رہی تھی۔ اور اسی زمانے میں اس نے اسلام کے خلاف تیار ہونے والی مستشرقین کی فوج کو بھی تہس نہس کر دیا۔

سوشلزم ایک ہی وقت میں روحانیت اور خدا تعالیٰ کا انکار بھی کر رہا ہے اور اسی وقت دنیا کو حقیقی اخلاقی اقدار کے قریب بھی لا رہا ہے۔ ایک ہی وقت میں وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار بھی کر رہے ہیں اور اسی وقت وہ یہ اعلان بھی کرتے ہیں کہ ہم زبردستی ان لوگوں کو قائل نہیں کر سکتے جو خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ یہ عقائد رکھنے اور ان کے بیان کرنے میں آزاد ہیں۔

اس پس منظر میں میں نے آپ کو آج کی دنیا میں لا کر کھڑا کیا ہے۔ گویا تین روحانی انقلاب خدا تعالیٰ نے اسلئے پیدا کئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مادی اور روحانی بادشاہت کا تاج پہنایا جائے۔ آسمانوں نے تو یہ فیصلہ کیا تھا لیکن زمین میں یہ باتیں پوری ہونی تھیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی چار بنیادی صفات کے مطابق مہدی معہودؑ کے زمانہ سے آج تک مادی طور پر بھی تین زبردست انقلابات رونما کئے۔ تا یہ دنیا اسلام کے آخری مادی و روحانی انقلاب کے قریب ہوتی جائے۔

اور اب روحانی انقلاب اور مادی انقلاب ایک ایسے مقام اتصال پر پہنچ گئے کہ جب اس عظیم روحانی بادشاہت نے ساری دنیا کو اپنے حلقہ میں لے لینا تھا ـــــ

ہم جب کہتے ہیں کہ اسلام کی ایک نشأۃ اولیٰ ہے

اور ایک نشأۃ ثانیہ ہے تو بعض لوگ غلط معنی سمجھ لیتے ہیں۔ دراصل انقلاب ایک دن میں نہیں آیا کرتا اس کیلئے ایک عرصہ درکار ہوتا ہے۔ سرمایہ داری انقلاب نے صدیاں لیں اور پھر بھی ایک محدود علاقے میں آیا۔ اشتراکی انقلاب ابھی تک اپنی جدوجہد کے مرحلہ میں ہے۔ ابھی تک وہ مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوا۔ ابھی تک اس کا اثر و نفوذ آدھی دنیا میں بھی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب کی تکمیل کے لئے جدوجہد مجاہدہ، اس کے لئے افواج کا تیار ہونا اور پھر افواج کا حملہ آور ہونا بڑا لمبا عرصہ چاہتا تھا۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کے فعل نے ثابت کیا اس کے لئے چودہ پندرہ صدیوں کی ضرورت تھی اسلئے کہ یہ کام بھی آسان نہیں تھا۔ اسلام کے مادی اور روحانی انقلاب نے ساری دنیا کو اپنے محیط میں لینا ہے اسلئے اس کے لئے جدوجہد کی ابتداء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے شروع ہوئی اور یہ اسلام کی نشأۃ اولیٰ تھی —— اور اس کا آخری غلبہ اور ظلمت سے نور کا آخری معرکہ آنحضرتؐ کے عظیم روحانی جرنیل مہدی معہودؑ کی فتح کے ساتھ تکمیل پذیر ہوگا —— اور یہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے —— اس عظیم انقلاب کی شعاعیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے نکلی تھیں اور ان شعاعوں نے بادلوں کی طرح مستقبل کو اپنے نورانی سائے کے نیچے لے لیا۔ اور یہ آج آکر ختم نہیں ہوگئیں اور نہ غلبۂ اسلام کی کامیابی کی مہم ابھی ختم ہوئی ہے بلکہ ان کی پہنچ اور ان کی آخری حد وہ ہے، جہاں زندگی اور موت —— انسانی تمدن اور قیامت کی حدیں آپس میں ملتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کا لائحہ عمل :-

اس واسطے تمہارے سامنے اصل کام یہ ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے ایسے سپاہی بنو جو اسلام کی جارحانہ جنگ لڑ سکے تمہیں جو ہتھیار دیئے گئے ہیں وہ قرآن کریم کے انوار اور اس کی ہدایت ہیں۔

۱۔ قرآن کریم پر تدبّر :- قرآن کریم کو تدبّر، غور اور فکر سے کام لیتے ہوئے پڑھنا تمہارا کام ہے۔ تم اپنے اندر فکری اتحاد قائم کرو۔ اور کوشش اور دعا کے ساتھ قرآن کریم کے مطالعہ سے صحیح نتائج حاصل کرو۔ اور پھر اپنی زندگی کی تجربہ گاہ میں عملاً اس کا تجربہ کرو۔ تا تم علیٰ وجہ البصیرت محبت اور مساوات کے اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا سکو۔ اس کام کے لئے دنوں اور ہفتوں کی ضرورت نہیں بلکہ سالہا سال کی ضرورت ہے۔

۲۔ تقویٰ :- اس روحانی فوج کو دشمن کے ہر قسم کے حملوں سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی ڈھال عطا کی ہے —— اگر تم میں تکبر، خودنمائی یا فخر پیدا ہوگا تو تقویٰ کی ڈھال ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ پھر تم اپنی حفاظت نہیں کر سکو گے۔ دشمن کے حملہ سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے تقویٰ کی ڈھال کو اپنے پاس

رکھو۔ اور اسلامی تعلیم سے ہتھیار بند ہو کر ساری دنیا پر حملہ آور ہونے کی طاقت اپنے اندر پیدا کرو۔ یہ پتہ نہیں کہ خدا کی آواز کس وقت آئے کہ تیاری کا وقت ختم ہو گیا اور جارحانہ حملوں کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔

اگر آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کا سپاہی بننا ہے تو یہ عہد کر کے یہاں سے اٹھو کہ قرآن کریم کے اس حکم اور اس تنبیہہ کے مطابق لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً [1] جس نے جنگ کرنی ہوتی ہے وہ جنگ کے لئے تیاری کرتا ہے۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کا سپاہی بننا ہے اور اس کام کے لئے جن استعدادوں، قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت ہے وہ آپ کو اپنے اندر پیدا کرنی پڑیں گی۔ زبان سے محض اقرار کر کے آپ سپاہی نہیں بن سکتے۔ اس کے لئے عمل کرنا پڑے گا، قربانیاں دینی پڑیں گی، تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں گی۔ مصائب جھیلنے پڑیں گے۔

خدا تعالیٰ کسی کو بغیر آزمائش، ابتلاء اور امتحان کے اپنی فوج میں داخل نہیں کیا کرتا۔ کالج میں داخل ہونے کے لئے تم سمجھتے ہو کہ میٹرک کا امتحان پاس کرنا ضروری ہے تو کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی فوج میں شامل ہونے کے لئے کسی ابتلاء اور امتحان کی ضرورت نہیں؟ پاگل ہے وہ شخص جو ایسا سمجھتا ہے۔ جتنا بڑا کوئی کام ہوتا ہے اتنا ہی بڑا اس سے پہلے امتحان ہوتا ہے۔ سو اس کے لئے تم تیاری کرو۔ اور تمہاری تیاری ہے قرآن کریم کے ہتھیاروں سے لیس ہونا اور بد اخلاقیوں سے محفوظ رہنے کے لئے تقویٰ کی ڈھال کو استعمال کرنا۔

۴۔ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنا:۔ تم نے اس زمین پر بھی اور دل کی زمین پر بھی خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ کیا کبھی آپ نے سوچا کہ آپ وہ جھنڈا کہاں سے لائیں گے؟ یہ تمہیں خدائے واحد و یگانہ کے ہاتھ سے ہی مل سکتا ہے اسلئے تم اس سے ذاتی محبت پیدا کرو۔ سُنی سنائی باتوں کے نتیجہ میں خدا پر ایمان نہ لاؤ بلکہ کوشش کرو کہ تم علی وجہ البصیرت ــــ اپنی ذاتی محبت کے نتیجہ میں ــــ خدا کے پیار کے جلوے دیکھ کر، اس کے حُسن کے مظاہرے مشاہدہ کر کے، اس کے احسان کے نیچے آ کر اور اسے محسوس کر کے تم اس کے اتنے قریب ہو جاؤ کہ وہ کہے "اے میرے پیارے بچے! یہ لے میری توحید کا جھنڈا۔ اسے ہر جگہ پہنچا اور اپنی خواہش اور اپنے مقصدِ حیات کو پورا کر"ــــ

میں ایک لحظہ کے لئے بھی یہ پسند نہیں

---

[1] یہ سورۃ التوبہ کی ۴۶ویں آیت ہے۔ ترجمہ یہ ہے کہ اگر وہ (جنگ کیلئے) نکلنے کا پختہ ارادہ رکھتے تو اس کیلئے کوئی تیاری بھی کرتے۔

کروں گا کہ ایک مشرک مجھ سے خدام الاحمدیہ کا جھنڈا ــــ لوائے احمدیت نہیں ــ بلکہ خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لیجائے ــــ تو خدا تعالیٰ کس طرح پسند کرے گا کہ جس شخص نے اس سے ذاتی تعلق پیدا نہیں کیا۔ اس کے ہاتھ میں اپنا جھنڈا دے اور کہے کہ جاکر اسے دنیا میں گاڑ دو۔

سو تم خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا کرو۔ تا ہمارا مقصد جو ہے وہ پورا ہو جائے اور ہم زندگی کے عروج تک پہنچ جائیں۔ پھر ان قوموں کو پتہ لگے کہ ہم غلطی پر تھے۔ پھر وہ کہیں گے کہ ہم نے سمجھا کچھ تھا اور حقیقت کچھ اور ہے۔ پھر وہ تمہارے پاس آئیں گے ــــ تم انہیں غلامی کی زنجیروں میں باندھ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لاکر نہیں ڈال سکتے بلکہ ان کے دل تمہارا نمونہ دیکھ کر صداقت کو حاصل کریں گے۔ پھر وہ اپنے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لئے چل کر نہیں بلکہ دوڑتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے اور اسلام کو وہ غلبہ نصیب ہو گا جو اس چوتھے انقلاب عظیم ــــ جو مادی اور روحانی انقلابات کا مقام اتصال ہے ــــ کا مقصود ہے۔

اس غلبہ کے بعد اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی نعماء اور برکات کو قائم رکھنے کا سوال ہو گا۔ سو تمہاری جدوجہد اور کوشش ختم نہیں ہو گی۔ لیکن تمہاری وہ جدوجہد جنت کی جدوجہد کی مانند اور مثل ہو گی جو ابتلاء اور امتحان نہیں بلکہ ایسا عمل ہے جو مزید ترقیات کے دروازے تو کھولتا ہے لیکن تنزل کی سب راہیں بند کر دیتا ہے۔

حرفِ آخر: ــ جو بشارتیں آدمؑ کی قوم کو دی گئی تھیں وہ آدمؑ کی قوم کے لئے مستقبل تھیں لیکن وہ بشارتیں پوری کی گئیں ــــ جو بشارتیں نوح علیہ السلام کو دی گئی تھیں ہمارے زبردست اور طاقتوں اور قوتوں والے خدا نے باوجود زبردست مخالف حالات کے ان کو پورا کیا ــــ جو بشارتیں موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں ان میں سے کچھ تو اسی وقت پوری ہوئیں اور موسیٰؑ کی قوم نے دیکھ لیا کہ وہ جو انا ربکم الاعلیٰ کہہ کر خدائی کا دعویٰ کیا کرتا تھا خدا تعالیٰ نے ان بشارتوں کے مطابق اس کی شوکت اور طاقت کو ان کے سامنے ہی مٹا دیا ــــ لیکن جب یہ بشارات دی گئی تھیں اُس وقت وہ بظاہر انہونی تھیں۔ اس وقت مصری بنی اسرائیل سے مذاق کیا کرتے ہوں گے کہ یہ اپنے بچوں کی حفاظت تو کر سکتے نہیں، اپنی عورتوں کی عزت بچا نہیں سکتے اور کہتے یہ ہیں کہ خدائے غالب کا ہاتھ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں بشارتیں ملی ہیں کہ ہم فلاں ملک کے بادشاہ بنیں گے اور اتنی مدت تک اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں اور نعماء سے نوازے گا۔ اس قوم کے لئے یہ بشارات مستقبل تھیں لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ باتیں پوری ہوئیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قیامت تک کے لئے مستقبل کے متعلق بشارات دی گئی

ہیں۔ اُن میں سے بعض ایسے مستقبل ہیں جو اب
ماضی بن گئے ہیں اور بعض ایسے مستقبل ہیں جو ہنوز
مستقبل ہیں ——

لیکن خدائے قادر و توانا نے سورۃ التین
میں چار عظیم انقلابات کا ذکر کر کے ہمیں توجہ دلائی
ہے کہ ہر روحانی انقلاب کے وقت کچھ باتیں مستقبل
سے تعلق رکھتی ہیں جو ماضی کی تاریخ بن جایا کرتی
ہیں۔ جو لوگ اُن پر کامل یقین رکھتے ہیں وہ فائدہ
اُٹھاتے ہیں اور جو اُن کو تمسخر کی نگاہ سے دیکھتے
ہیں خدا کے غضب کے نیچے آجاتے ہیں۔

ہمارا مستقبل بشارات کے پردوں میں لپٹا
ہوا ہے۔ وہ چھپا ہوا ہے۔ لیکن خدا کی قسم!
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہماری
آنکھ اس سے زیادہ دُور بین ہے جو آدم،
نوح اور موسیٰ (علیہم السلام) کے ماننے والوں
کی تھی —— اگر انہوں نے غیب کی باتوں کو جو
مستقبل کے متعلق تھیں حال کی باتیں سمجھا اور
اُن پر ایمان لائے اور اُن پر یقین کیا —— تو
ہم اس سے بھی زیادہ پختہ یقین کے ساتھ اپنے
مستقبل کو مانتے ہیں۔ کوئی وسوسہ اور کوئی
دجل ہمارے دل کے ایمان —— اور ہمارے
عزم میں کوئی رخنہ نہیں پیدا کر سکتا۔

اللہ ہم سب کو اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق
دے۔ اور اس کے مطابق ہم سب کو کامیاب تیاری
کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب جب
فوج محمدی میں داخل ہونے کے لئے جائیں تو جو
انسٹریکٹر اللہ کی قدرت مقرر کرے وہ کہے کہ
تیرے ہتھیار بھی اچھے اور تیری ڈھال بھی اچھی۔
اور کوئی ہم میں سے ناکام ہو کر واپس نہ آئے۔
اور ہم سارے کے سارے مل کر اس فوج میں داخل
ہونے کی توفیق پائیں۔ اور اس فوج کی آخری کامیابی
—— غلبۂ اسلام —— کو ہم دیکھنے والے ہوں۔
زندگی اور موت تو ساتھ ہیں کچھ چلے جائیں گے
—— لیکن اگر اس نسل کا اکثر حصہ ان دنوں کو دیکھ
لے تو جانے والے جو ہیں وہ بھی خوش ہو کر جائینگے۔
آخر وہ صحابہؓ جو ہر وقت جہاد میں جانے کے لئے تیار
رہتے تھے اُن میں سے بعض جہاد کی آواز پڑنے سے
پہلے ہی وفات پا جاتے تھے لیکن وہ بھی مجاہدین کی
صفوں میں ہی شمار ہوتے ہیں۔

میری دُعا ہے۔ اور یہ دُعا ہمیشہ رہے گی
کہ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین ۔

سالنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

امسال جلسہ سالانہ پر تشحیذ کا سالنامہ شائع ہو رہا
ہے۔ اس میں جو تشحیذی بچے اپنے فوٹو چھپوانا چاہیں
وہ دس روپے بذریعہ منی آرڈر اور اپنی پاسپورٹ
سائز کی تصویر مینیجر ماہنامہ تشحیذ کے نام یکم دسمبر ۷۲ء
تک اپنی مجلس کے قائد صاحب کی تصدیق کے ساتھ
بھجوا دیں۔

(مینیجر)
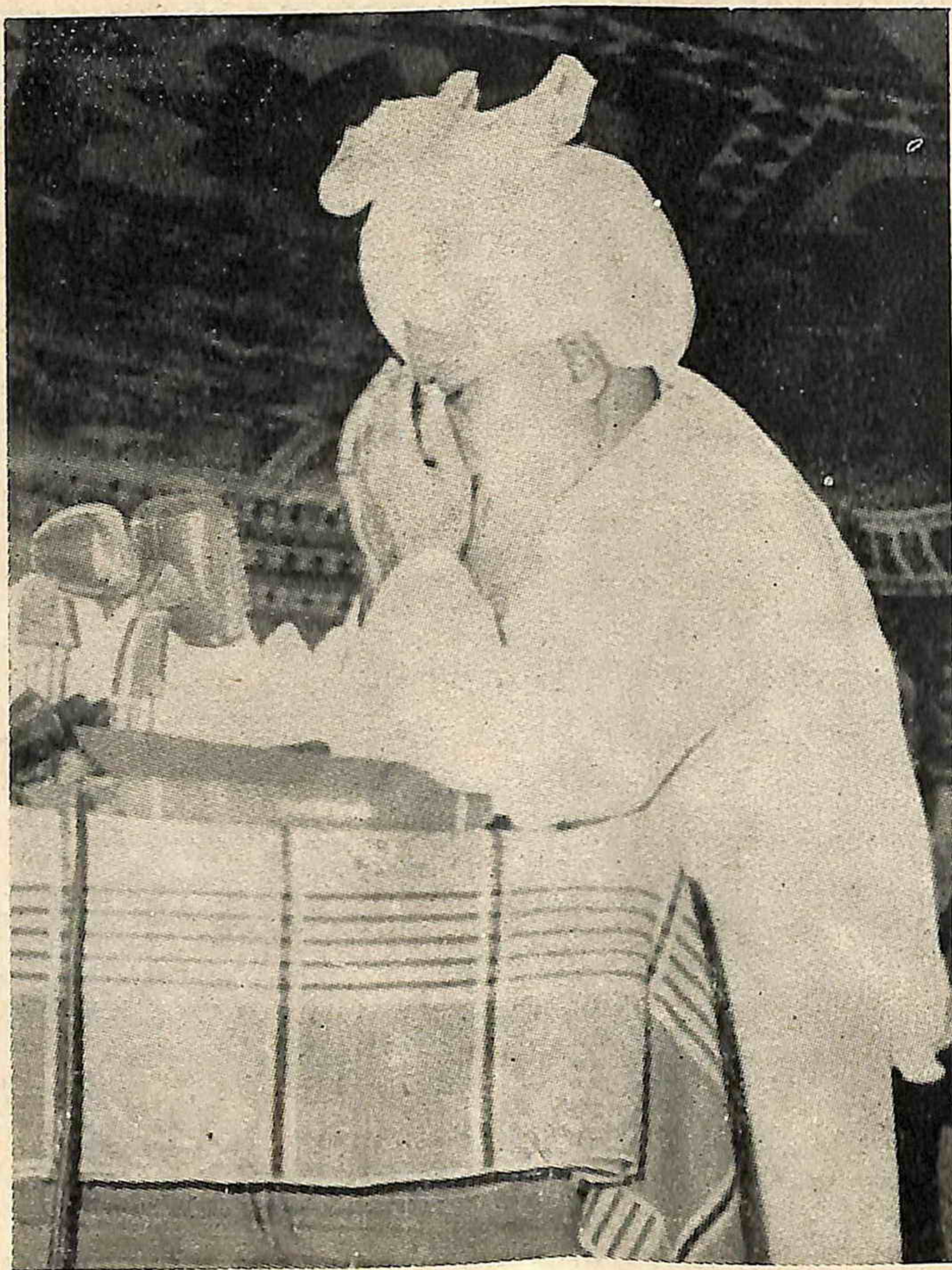
خدایا! وہ دن جلد لا جب تیری بادشاہت اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی عظمت دنیا کے چپے چپے پر قائم ہو جائے

"جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں"!

نہایت افسوس اور دلی رنج وغم کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے دو ممتاز بزرگ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحبؓ اور محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی ہم سے جدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت قاضی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے آخری بزرگ تھے۔ افسوس کہ اب یہ آنکھیں اُس عظیم بزرگ ہستی کو دیکھنے سے محروم ہو گئیں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی مصاحبت کا شرف حاصل کرنے والا اور آپ کے دیدار سے مشرف ہونے والا یہ وجود اب ہم میں نہیں رہا ؎

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی

محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مرحوم جماعت کے ممتاز بزرگ اور ملک کے نامور ادیب تھے۔ آپ کم وبیش ایک سو بلند پایہ کتب کے مصنف تھے سنہ ۱۹۷۰ء میں آپکو حکومتِ پاکستان کی طرف سے آپ کی خدمات کے صلہ میں تمغۂ حسن کارکردگی ملا تھا۔ آپ نے سلسلہ احمدیہ کی تائید میں بھی متعدد کتب لکھیں۔ گزشتہ ماہ ادارہ خالد نے آپ سے مضمون لکھنے کی درخواست کی تو آپ نے نہایت پُر شفقت جواب دیا اور لکھا کہ میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ کے متعلق ایک قسط وار مضمون خالد کے لئے بھجوا رہا ہونگا لیکن افسوس موت نے انہیں اتنی مہلت نہ دی۔

ہم دُعاگو ہیں کہ ان عظیم بزرگوں کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اُسے خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے پورا کرے اور مرحومین کے جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے آمین ——— (ادارہ)

از قلم عزیزم امجد حسین ملک مرحوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ ایک محسنِ اعظم

ملک امجد حسین مرحوم ربوہ کے ایک مخلص خادم تھے اور مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے تھے ـــــ تعلیم الاسلام کالج سے ایف۔ ایس سی کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا۔ اس کے بعد فوج میں کمیشن لینے کا ارادہ تھا مگر موت نے اتنی مہلت نہ دی ـــــ ذیل کا مضمون آپ نے کافی عرصہ قبل ماہنامہ خالد کے لئے لکھا تھا جو اَب آپ کی والدہ محترمہ نے ہمیں بھجوایا ہے۔ اس مضمون سے مرحوم کے دینی رجحان کا پتہ لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، آمین ـــــ (ادارہ)

تاریخِ عالم کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جب تک خداوندِ قدوس کی طرف سے سید الانبیاء حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مقدسہ ظہور میں نہیں آئی تھی انسانیت پر انتہائی مظالم توڑے جا رہے تھے اور ابنِ آدم وحشت و بربریت کا مجسمہ نظر آتا تھا۔ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کے مطابق طاقتور اور صاحبِ اقتدار شخصیتوں نے اپنے ماتحت انسانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ نہ کوئی انصاف و قانون تھا اور نہ تہذیب و شرافت اور نہ ہی کسی شریعت کے احکام کی پابندی تھی۔ ہر کوئی اپنی من مانی کرتا اور دوسرے کو غلامی کے سلاسل میں جکڑنے کے لئے شب و روز ایک کر دیتا۔ غرض انسانیت نام نہاد انسانوں کے ہاتھوں بری طرح ذلت و رسوائی کا شکار دکھائی دیتی تھی۔ یہاں تک کہ اگر آج چودہ صدیاں قبل کی اُن روح فرسا داستانوں کو دہرایا جائے تو انسانیت کے جسم پر لرزہ طاری ہو جائے۔

ایسے خطرناک اور پُر ظلمات دور میں محسنِ انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا اور آپؐ نے نبوت کے مقام پر سرفراز ہوتے ہی "انسانیت زندہ باد" کا فلک بوس نعرہ بلند فرمایا اور فرمایا کہ میرے آنے سے پہلے جو کچھ ہوا سو ہوا لیکن اب انسانیت کے مقام کو اونچا کیا جائے گا، غلامی کی پارینہ زنجیریں کٹ جائینگی، اسود و احمر کے درمیان جو خلیج حائل ہے اُسے دور کیا جائے گا، بلحاظ انسان سب برابر ہیں۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ ہاں إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ تم میں سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہی ممتاز و اشرف ہے جو نیکی اور تقویٰ میں امتیازی مقام رکھتا ہو۔

ہمارے مقدس آقا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

نے نسلِ انسانی کو احکامِ الٰہیہ سے آگاہ فرمایا، جن پر عمل پیرا ہو کر انسان ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اپنا کھویا ہوا عزو وقار از سرِ نو نہ صرف حاصل کر سکتا ہے بلکہ دوسروں کے لئے قابلِ رشک وجود بن سکتا ہے۔

حضور انور کی دور بین نگاہوں نے مشاہدہ کیا کہ اہلِ عرب ہی نہیں دُنیا کے دیگر لوگ بھی خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کی الوہیت سے غافل ہو کر معبودانِ باطلہ کے جنگل میں گرفتار ہیں اور بجائے معبودِ حقیقی کے آگے سجدہ ریز ہونے کے لات و منات، یعوق و یغوث اور نسر و عزیٰ کے سامنے سر جھکا رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے آوازۂ توحید بلند کرتے ہوئے وحیِ آسمانی کے الفاظ میں فرمایا اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا یعنی ہم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور ہم اس کا کسی کو ساجھی قرار نہیں دیتے۔

محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پہلا احسان تھا جو آپ نے انسانیت پر کیا کہ لاکھوں جھوٹے دیوتاؤں سے نجات دلا کر خدائے واحد کے آستانۂ الوہیت پر ابنائے آدم کے سر جھکا دیئے یہاں تک کہ کعبۃ اللہ توحیدِ خداوندی کا ہمیشہ کے لئے مسکن بن گیا اور آج کروڑوں نہیں اربوں انسان اسے اپنا قبلہ تصور کرتے اور اس کی جانب منہ کر کے شب و روز خدا تعالےٰ کی عبادت میں محو نظر آتے ہیں۔

دنیا میں سرمایہ دار اور مفلس، چھوٹے اور بڑے کی تمیز کو اکثر عظمت و ذلت کا رنگ دیا جاتا ہے۔ اسی بناء پر نہ صرف زمانۂ جاہلیت میں عرب کے باشندے ہی بلکہ عصرِ حاضر میں بھی مادہ پرست اور مذہب کی حقیقی روح اور تعلیم سے ناآشنا لوگ دوسروں کو اپنے سے کمتر اور ذلیل قرار دیتے ہیں اور اپنی بڑائی اور عظمت کا تذکرہ اکثر اُن کی زبانوں پر جاری رہتا ہے بدامنی اور شر و فساد نے انسانیت کو بدنام کر رکھا ہے اور تختۂ ستم پر ہزاروں بے گناہ اور مظلوم انسانوں پر وحشت و بربریت کے مجسمہ لوگ وہ ظلم و ستم روا رکھ رہے ہیں کہ خدا کی پناہ۔

ہمارے پیارے آقا حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی دگر گوں اور خطرناک حالات کے پیشِ نظر قرآنی الفاظ میں اہلِ دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے لوگو! تم سب کو ہم نے مرد و عورت سے پیدا کیا اسلئے تم سب بلحاظ انسانیت برابر ہو۔ ہاں تم کو مختلف قبیلوں میں اسلئے تقسیم کیا گیا تا تم ایک دوسرے کو آسانی سے شناخت کر سکو ورنہ حقیقت یہ ہے کہ تم میں سے سب سے زیادہ معزز اور قابلِ احترام وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہو"

اگر دنیا کی تمام مہذب اور متمدن کہلانے والی قومیں محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی شاہراہ پر گامزن ہو جائیں تو آج ساری دنیا پر امن کا پرچم لہرا سکتا ہے اور انسان سُکھ کا سانس لے سکتا ہے۔ یہ ایک

دوسرا احسان ہے جو پاکوں کے سردار، رسولوں کے فخر، ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نسلِ انسانی پر کیا۔

آج کے دور میں مفلسی اور تنگ حالی کا احساس انسان کو آرام کی نیند نہیں سونے دے رہا اور پاکستان ہی نہیں کیا دنیا کے تقریباً سب ملکوں میں مختلف تحریکیں اور پارٹیاں معرضِ وجود میں آ کر انسانی حقوق کی حفاظت کا نعرہ بلند کر رہی ہیں۔ غریب الحال لوگ قسم قسم کے معاشی مصائب و آلام کا شکار بنے بیٹھے ہیں۔ غرض انسان کی بے چینی اور اضطراب انتہا کو پہنچ چکا ہے لیکن آخر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ یہ صرف اسلئے ہے کہ دنیا والوں نے انسانیت کے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے قیمتی سبق کو نظر انداز کر دیا۔ وہ سبق یہ ہے کہ ساری کائنات کا خالق و مالک ربّ السمٰوات والارض ہے اور اس کی ربوبیت عام ہے اور امیر و غریب کو یکساں اس کے قائم کردہ نظامِ ارضی اور سماوی سے فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔ مثلاً شمس و قمر ہیں تو ان کی روشنی برابر سب کو فیض پہنچا رہی ہے۔ دن رات کا نظام ہے تو اس سے تمام بنی آدم یکساں مستفید ہو رہے ہیں۔ سمندروں اور دریاؤں وغیرہ کا پانی ہے تو وہ سب کی تشنگی بجھا رہا ہے۔ پھر آسمان سے بارش کے نزول کی صورت میں کھیتوں کی آبیاری ہوتی ہے اور قدرتِ خداوندی کے نتیجہ میں کروڑوں اور اربوں من غلّہ اور دیگر ہزاروں قسم کی اجناس اور اشیاء معرضِ وجود میں آتی ہیں اور انسانی ضرورت کو پورا کرتی

ہیں۔ اس صورتِ حال کو دیکھ کر چاہیئے تھا کہ انسان ان باتوں سے سبق حاصل کرتا اور بالخصوص ذی ثروت لوگوں کا اولین فرض تھا کہ وہ اپنے دیگر غریب بھائیوں کا بھی خیال رکھتے اور خداداد استعدادوں کے سبب اللہ تعالیٰ نے جو انہیں مال و دولت دیا تھا اس سے مفلس انسانوں کا بھی حق دیتے۔ لیکن افسوس! بہت تھوڑے ہیں جو اس راہ پر چلتے نظر آتے ہیں۔ اور اکثر ایسے ہیں جو اپنا اوڑھنا اور بچھونا دنیا اور اس کے مال و متاع کو ہی تصور کرتے ہیں۔

محسنِ انسانیت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غریب کی غربت، یتیم کی یتیمی اور مسکین کی مسکینی کا انتہائی احساس رہتا تھا اور حضورؐ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے جب تک ضرورت مند انسان کی مدد نہ فرمالیں۔

ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسلِ انسانی پر جو احسانات فرمائے ان کا شمار انسان کے بس کی بات نہیں لیکن یہ امر حد درجہ افسوسناک اور حیرت و استعجاب کا باعث ہے کہ دنیا کے اکثر لوگوں نے احساناتِ نبوی کو فراموش کر کے محسنِ اعظم کے عالی اور ارفع مقام کو نہیں سمجھا۔ اور وہ بجائے آپ کی ذاتِ ستودہ صفات کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھنے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کے لائے ہوئے دینِ اسلام پر ناپاک حملے کر کے اپنی کور باطنی کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے تھا کہ دنیا والے ایسے مربّی و محسن آقا

کی قدر و منزلت اور تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہوتے اور شب و روز درود و سلام بھیجتے لیکن جہاں دنیا میں احسان فراموش انسان پائے جاتے ہیں وہاں خدا تعالیٰ کے ایسے بھی لاکھوں انسان دنیا میں موجود ہیں جو شاہِ مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی عقیدت و محبت رکھتے اور حضور انور اور دینِ اسلام کی خاطر زر و مال کیا جانیں تک نچھاور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ غرض ایک جہان ہے جو پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر حضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح معنوں میں والا و شیدا ہے اور آج دنیا میں ہزاروں خدامِ احمدیت ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسانات کو از سرِ نو غافل انسانوں تک پہنچا کر انہیں غلامانِ محمدؐ میں شامل کر رہے ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشقِ صادق حضرت میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی ساری زندگی ہی خدمتِ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ستائش میں گزری۔ کیا نظم اور کیا نثر، کیا عربی اور کیا فارسی اور کیا اردو غرضیکہ ہر زبان میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے آقا و مولیٰ کی ایسے دلکش پیرایہ میں مدح سرائی کی ہے جسے پڑھ کر انسانی روح وجد میں آنے لگتی ہے۔

اے خدا تعالیٰ کے سب سے پیارے اور مقدس نبی! تیری حمد و ستائش کہاں تک کی جائے تیرا مقدس نام ہی محمدؐ ہے۔ تو دنیا میں آیا اور تو نے پژمردہ دلوں کو حیاتِ ابدی کا پیغام دیا۔ تیرے مبارک ہاتھوں سے برسوں کے روحانی مُردے آن کی آن میں زندہ ہو گئے۔ تو آیا اور تیرے نور سے ایک جہان چمک اٹھا اور دنیا کے ہر بلند و بالا مقام پر خدا تعالیٰ کی توحید کی مشعلیں روشن ہو گئیں۔ مظلوموں کی دادرسی تو نے کی۔ محتاجوں کا سہارا تو بنا۔ مسکینوں اور یتیموں کے سروں پر تو نے شفقت کا ہاتھ رکھا۔ غرض تو نے فرزندانِ آدم پر اَن گنت احسان کئے۔ لاکھوں لاکھ درود و سلام ہوں تجھ پر اور تیرے مقدس صحابہ رضوان اللہ علیہم پر۔

از قلم محترم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل
مبلغ سلسلہ جزائر فجی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

ذیل کا مضمون ۲۵ ستمبر ۱۹۷۲ء کو ریڈیو فجی سے براڈکاسٹ کیا گیا۔ فجی میں ہندو، سکھ، عیسائی اور مسلمان سبھی آباد ہیں اسلئے ان چاروں مذاہب کو سامنے رکھ کر یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ ہم محترم مولوی صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس مضمون کی اشاعت کے لئے خالد کا انتخاب فرمایا۔ (ادارہ)

پیارے مترو۔ بہنو اور بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر سلامتی اور شانتی ہو۔ اس دنیا اور اس پر انسان کا پیدا کرنیوالا خدا ایک ہے۔ اس کے قانون کے مطابق اس دھرتی پر دیکھا جاتا ہے کہ عموماً ہر قحط اور خشک سالی کے بعد برکھا، بیماری کے بعد صحت، گند و میل کے بعد صفائی، تنگی کے بعد فراخی، رات کے بعد دن، اندھیرے اور ظلمت کے بعد روشنی اور نور۔ گمراہی، بداخلاقی، فسق و فجور اور برائی کی زیادتی کے بعد ہدایت اور سچائی کا نور جنم لیتا ہے۔ ہر مذہب کا انسان اس ابدی اور اٹل قانون کو جانتا اور مانتا ہے کہ جب بھی اس دنیا میں پاپ، بدی، گناہ، گمراہی، ظلم، جھوٹ وغیرہ برائیوں کی کثرت ہو جاتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم و مہربانی سے اپنے کسی پیارے اور پاک و پوتر مہاتما کو دنیا کے لوگوں کی اصلاح و ہدایت کے لئے چن کر اس کے ذریعہ دنیا میں پھر سے اپنا نور پھیلاتا اور لوگوں کی روحانی آنکھیں کھول کر ان کی اصلاح کرتا ہے اسی قانونِ رحمت کے مطابق سب نبی، رشی، پیغمبر حضرت موسیٰؑ، عیسیٰؑ، کرشنؑ، رامچندرؑ، بدھؑ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔ اسی قسم کے حالات میں اللہ کے ایک پیارے ولی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہی سچے خدا اور پوتر کتاب قرآن کریم کی سچائیوں کے پرچار کے لئے ہندوستان میں جنم لیا۔

پیارے بھائیو! ہماری اس آج کی دنیا کی روحانی اور اخلاقی حالت بھی نہایت ہی بری ہو چکی ہے۔ اس میں بسنے والے انسان خدا سے اتنے دور جا پڑے ہیں اور اس قدر ظلم، پاپ، بدی اور طرح طرح کے فتنوں، فسادوں، بدعملیوں اور برائیوں میں مبتلا ہیں کہ گویا اکثر انسانوں کا دین و ایمان و بھگتی رف

دھن، مایہ، مال، نفس پرستی اور سفلی خواہشات، دغابازی اور مکر و فریب ہی ہو کر رہ گیا ہے۔ غرضیکہ جس روحانی اندھیرے میں آج دنیا بھٹک رہی ہے پہلے کسی زمانہ میں اس قدر بُری حالت انسان کی نہیں ہوئی۔ پس میرے بھائیو! آپ کو مبارک ہو میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ ہمارے اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحم کھا کر اپنے ایک پاک اور پوِتر اوتار اور امام وہادی اور مہدی حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان انڈیا کو تمام دنیا کے لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی اور سچا رستہ دکھانے اور صحیح اخلاق اور سچی ہمدردی اور نیکی قائم کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار معجزے، نشان اور کرامتیں اور ناقابلِ انکار روحانی جاذبیت اور طاقتیں اپنے ساتھ لائے ہیں جو اُن کی کتابوں اور جماعت میں دیکھی اور پڑھی جا سکتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ آج دنیا کے ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب اور خیال کے مطابق اپنے کسی رشی، اوتار یا پیغمبر کے اس آخری زمانہ ــ کل جگ ــ میں نازل ہونے یا ظاہر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ہمارے بدھ بھائی گوتم بدھ کے رُوپ میں کسی اوتار کے منتظر ہیں۔ عیسائی بھائی حضرت عیسیٰ مسیح کے آسمان سے اُترنے کے قائل ہیں۔ ہندو بھائی حضرت کرشن جی مہاراج یا کسی دوسرے رشی کے روپ میں کسی مہاتما کے جنم لینے کے منتظر ہیں۔ اسی طرح دنیا کے سب مسلمان بھائی امام مہدی اور مسیح موعود کی یعنی ایک مہدی کے راہ تک رہے ہیں اور پیشگوئیاں بھی یہی بتاتی ہیں۔ ہمارے سکھ سجن بھی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے روپ میں کسی گرو کے انتظار میں ہیں کیونکہ سب کی پیشگوئیاں ایک جیسی علامتیں اور ایک ہی زمانہ بتاتی ہیں لیکن سب مذاہب کی پیشگوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ جملہ مذاہب کے ماننے والے سب پیغمبروں، رشیوں اور اوتاروں کو علیحدہ علیحدہ دنیا میں بھیجا جائے۔ مثلاً ایک ہی زمانہ میں حضرت عیسیٰ المسیح آسمان سے اُتر کر چرچ میں پرچار کر رہے ہوں اور آسٹریلیا میں حضرت بدھ یا کوئی اوتار آ کر اپنے مذہب کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہوں اور ہندوستان میں مثلاً رامچندر یا کرشن جی کسی روپ میں آ کر اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہوں اور یورپ اور امریکہ میں کوئی اور اوتار آ جائے۔ اس طرح تو دنیا میں اختلاف اور بھی بڑھے گا اور اجنبیت پیدا ہو گی اور انسانیت گروپوں اور گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

پس درحقیقت خدا تعالیٰ کا اس زمانہ کی سب پیشگوئیوں سے یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں سب مذاہب کو ایک ہی عالمگیر یونیورسل اسلامی مذہب میں ملا دیا جائے اور ایسے طور پر سب مذاہب کو جمع کر دیا جائے کہ دنیا کے سب انسان ایک فیملی اور ایک خاندان کی طرح ایسے بھائی بھائی بن جائیں جس طرح آجکل ساری دنیا کی قومیں اور ملک سفر اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کی ماڈرن (نئی) سہولتوں کی وجہ سے ایک ہی ملک اور ایک ہی قبیلہ یا قوم کی طرح ہو گئے

ہیں اسی طرح سب نسلِ انسانی کو ایک ہی عالمگیر مذہب اسلام پر جمع کر کے انہیں ایک ہی قوم یا یونٹ بنا دیا جائے۔ اور دنیا کے جملہ مذاہب کی سٹڈی کرنے اور اُن پر انصاف سے غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت صرف اسلام ہی اپنے وسیع اور عالمگیر اصولوں اور تعلیم کے لحاظ سے ساری دنیا کے لوگوں کو اختلاف رنگت اور اختلاف ملک و قوم کے باوجود اپنے اندر لے سکتا اور سب کو اکٹھا کر سکتا ہے۔

پس میرے بھائیو! اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود اور عالمگیر اوتار و امام وقت بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر و شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق و تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تا کہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی قائم کرے اور تا کہ اسلام کو ان لوگوں کے حملوں سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ اسلام کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

"خدا نے مجھے اسلئے دنیا میں بھیجا ہے کہ تا میں علم اور خُلق اور نرمی سے گمراہ و گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہِ راست پر لاؤں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۱)

پس حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ان پاک اور سچے دعووں کے مطابق ہم اپنے تمام ہم مذہب اور ہم اُمت مسلمان بھائیوں اور دوسرے تمام انسانی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں بھی باادب و عجز درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس زمانہ کے مقدس امام اور مسیح موعودؑ کی خدائی جماعت میں شامل ہو کر اور اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر کے اُس ابدی نور سے منور ہوں جو اسلام اور قرآن کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے انسانوں کے لئے آسمان سے نازل فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کے انکار سے بچائے اور سچائی قبول کرنے اور جھوٹ سے دور رہنے کی توفیق دے۔ آمین

شکریہ۔ دھن باد۔

طارق احمد بٹ
کراچی

عظیم اور اسلام کے ناموَر سپہ سالار حضرت

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

(ادارہ "خالد" کی جانب سے ذیل کا مضمون مقابلہ مضمون نویسی میں دوم قرار دیا گیا۔ (ادارہ)

تین ہزار مسلمانوں کا ایک لشکر زیدؓ بن حارث کی کمان میں شام کی سرحدی رومی ریاست بصریٰ کے حاکم کی طرف بھیجا گیا تھا جس نے ایک قاصدِ رسولؐ کو قتل کر دیا تھا۔ یہ مدینے کی چھوٹی سی نوزائیدہ اسلامی ریاست کا اس عہد کی ایک سب سے بڑی طاقت کے ساتھ پہلا مقابلہ تھا۔ ہر شخص شام سے آنیوالی خبروں کا بے چینی سے منتظر تھا۔ اسی وقت حضورؐ نے اپنے ساتھیوں میں بیٹھے ہوئے فرمایا۔ "تمہارے لشکر کی خبر ملی ہے"۔ مجمع ہمہ تن گوش ہو گیا، دلوں کی دھڑکن اور تیز ہو گئی حضورؐ کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں لیکن آواز میں ہمیشہ کی طرح سکون اور وقار تھا۔ آپؐ نے فرمایا "یہ لوگ روانہ ہوئے اور دشمن سے مٹھ بھیڑ ہوئی۔ زیدؓ شہید ہو گئے۔ پھر جعفرؓ نے اسلام کا پرچم اٹھایا دشمن نے انہیں گھیر لیا۔ جعفرؓ مردانہ وار لڑے اور شہید ہو گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہؓ نے پرچم اسلام لیا۔۔۔۔۔۔" حضورؐ کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے۔ دلوں میں گوناگوں وسوسے پیدا ہونے لگے۔ انصار کے چہرے متغیر سے ہو گئے۔ "وہ بھی نہایت ثابت قدمی سے لڑے" حضورؐ نے سلسلۂ کلام کو آگے بڑھایا "اور وہ بھی شہید ہو گئے"۔ انصار کے چہروں پر غم و مسرت کی ملی جلی لہر دوڑ گئی۔ "یہ سب حضرات بہشتِ بریں میں تختہائے زرّیں پر متمکن ہیں"۔ حضورؐ فرما رہے تھے "پھر یہ پرچم خالدؓ بن ولید نے اٹھایا اور بگڑی ہوئی صورتِ حال کو سنبھال لیا۔ وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (سیفٌ من سیوف اللہ) ہیں۔"

خاندانی پس منظر

یہ جنگ موتہ (۸ھ) کا ذکر ہے۔ اس وقت خالدؓ کو اسلام لائے صرف تین مہینے ہوئے تھے۔ خالدؓ کی جنگی بصیرت اور قائدانہ صلاحیت کا بھرپور اظہار اسلام کے پرچم تلے پہلی مرتبہ اسی جنگ میں ہوا۔ بارگاہِ رسالت مآبؐ سے خالدؓ کو سیف اللہ کا خطاب عطا ہوا۔ خالدؓ نے اپنے آپ کو اس خطاب کا پورا پورا اہل ثابت کیا۔ "اللہ کی تلوار" جس طرف

کوندگئی دشمن کی فوجوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور فتح و نصرت قدم چومتی چلی گئی۔

سیف اللہ خالدؓ بن ولید قریش کے ایک معزز خاندان بنو مخزوم کے چشم و چراغ تھے۔ بنو مخزوم اپنی شجاعت و بسالت، سخاوت، دولت و ثروت اور جنگی صلاحیت میں پورے قبیلۂ قریش میں ممتاز تھے۔ خالدؓ کے والد ولید بن مغیرہ کا شمار قریش کے ذکی، فہیم اور دانشمند لوگوں میں ہوتا تھا۔ نہایت فصیح البیان خطیب تھے۔ بڑے بہادر، دلیر اور صاحبِ عزم تھے۔ خالدؓ کے ایک چچا ابو امیہ بن مغیرہ تھے۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت انہی کی تجویز سے قریش ایک زبردست خانہ جنگی سے بچ گئے تھے اور حجر اسود نصب کرنے کا تصفیہ اُس شخص کے سپرد کر دیا گیا تھا جو اگلے روز سب سے پہلے خانہ کعبہ پہنچا تھا۔ وہ محمدؐ بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے۔ حضرت خالدؓ کے ایک اور چچا ابو حذیفہ بن مغیرہ تھے۔ یہ قریش کے ان چار سرداروں میں سے ایک تھے جنہوں نے رسول اکرمؐ کے فیصلے کے مطابق حجرِ اسود نصب کرتے وقت چادر کا ایک کونہ پکڑا تھا۔ ابوجہل عمر بن ہشام، خالدؓ کا چچازاد بھائی تھا۔

اسلام لانے سے پہلے

خالدؓ فوجی قائد کی حیثیت سے پہلی مرتبہ جنگِ اُحد میں منظرِ تاریخ پر آتے ہیں۔ وہ اس جنگ میں قریشی فوج کے دائیں بازو کی قیادت کر رہے تھے۔ انہی کی جنگی بصیرت کی بدولت قریشی لشکر کے اُکھڑے ہوئے قدم دوبارہ جم گئے اور جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ جنگِ خندق میں جب قریش پسپا ہوئے تو اپنے عقب کی حفاظت کے لئے جن دو فوجی جرنیلوں پر اعتماد کیا گیا ان میں سے ایک خالدؓ تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کا جو فوجی دستہ مسلمانوں کی نقل و حرکت کی دیکھ بھال کے لئے آیا تھا اس کے سردار بھی خالدؓ ہی تھے۔

اسلام لانے کے بعد

خالدؓ کا گھرانا دوسرے قریشی گھرانوں کی طرح اسلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا۔ خالدؓ کے والد ولید اور چچازاد بھائی اس دشمنی میں پیش پیش تھے تاہم بنو مخزوم بھی اسلام کی دعوتِ حق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اسی قبیلہ کے کئی لوگ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ خود حضرت خالدؓ کا گھرانا دعوتِ حق کی پیش رفت سے محفوظ نہ رہ سکا۔ خالدؓ کے بھائی ولیدؓ بھی بدر کی جنگ کے بعد حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ خالدؓ اسلام کے سخت دشمن رہے اور انہوں نے اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت کو روکنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔

صلح حدیبیہ اسلام کے تاریخی سفر کا اہم

سنگ میل ہے۔ گزشتہ بیس برس سے کافروں اور مسلمانوں کے درمیان زبردست کشمکش جاری تھی۔ اس کشمکش کی فضا میں قریش کے جذبات سخت مشتعل رہے۔ ہر ناکامی قریش کی آتش غضب کو اور بھڑکا دیتی تھی۔ ایسی مشتعل فضا میں ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لینے کا بہت کم موقعہ ملتا تھا۔ صلح حدیبیہ سے یہ صورت حال قدرے تبدیل ہو گئی۔ اشتعال پذیر اور متلاطم جذبات ٹھنڈے اور فرو ہونے لگے۔ اور سوچنے سمجھنے والوں نے پہلی مرتبہ اس طویل کشمکش اور اس کے نتائج کا جائزہ لینا شروع کیا۔ انہی سوچنے سمجھنے والوں میں خالدؓ بھی تھے۔ وہ خود کہتے ہیں :۔

"جب اللہ نے مجھے اپنے فضل سے نوازنا چاہا تو میرے دل میں اسلام کا خیال ڈال دیا اور مجھے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بخشی۔ میں اکثر سوچا کرتا کہ میں محمدؐ کے خلاف ہر جنگ میں اور ہر محاذ پر لڑا لیکن ہمیشہ ناکام و نامراد ہی لوٹا۔ اسلام کی شوکت و عظمت فزوں تر ہوتی چلی گئی۔ رفتہ رفتہ یہ خیال میرے دل میں جاگزیں ہو گیا کہ میرا موقف غلط اور باطل ہے۔ محمدؐ حق پر ہیں اور وہی غالب و کامران ہوں گے۔"

اس غور و فکر نے خالدؓ کے دل میں ایک کشمکش پیدا کر دی۔ ایک طرف ان کا ماضی، ان کی طویل جدوجہد، دوسری جانب یہ یقین کہ حق وہی ہے جو محمدؐ لے کر اٹھے ہیں۔ ابھی اس کشمکش کا کوئی فیصلہ نہ ہو پایا تھا کہ رسول اللہؐ صحابہ کرامؓ کے ساتھ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضورؐ نے خالدؓ کے بھائی ولیدؓ سے جو آپ کے ہمراہ تھے دریافت فرمایا :۔

"خالدؓ کہاں ہیں؟ افسوس ہے کہ اس جیسا فہیم و دانا آدمی اسلام سے ناواقف رہے۔ اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر مشرکین سے لڑتا تو اس کے لئے بہتر تھا"

ولیدؓ نے عرض کی :۔

"حضور! خالد کو اللہ ہی لائیگا"

حضورؐ نے جو کچھ فرمایا تھا ولیدؓ نے ایک خط میں خالدؓ کو لکھ بھیجا۔ اس خط سے خالدؓ کو آخری فیصلہ کرنے میں بڑی مدد ملی۔ خود خالدؓ کہتے ہیں :۔

"بھائی کے خط نے میرے دل پر پڑے ہوئے پردے چاک کر دیئے حضورؐ نے میرے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا تھا اس پر میری خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ میرا دل اسلام کی طرف راغب ہو گیا۔ انہی دنوں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک تنگ، ویران اور چٹیل جگہ سے نکل کر ایک وسیع اور

سرسبز و شاداب میدان میں آ گیا ہوں۔ چنانچہ میں نے مدینے جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔"

خالدؓ نے اپنے قریبی دوستوں، صفوان بن امیہ، عکرمہ بن ابوجہل اور عثمان بن طلحہ سے بھی وہی خیال کیا جو اُن کے دل میں پہلے پہل پیدا ہوا تھا۔ عثمان بن طلحہ پہلے ہی اسی ادھیڑ بُن میں تھے انہوں نے بھی خالدؓ کا ساتھ دیا۔ اگلے روز دونوں مدینے کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں عمرو بن العاص ملے۔ وہ بھی حبشہ سے اسلام لانے کی غرض سے مدینے جا رہے تھے۔ تین خوش بخت نوجوانوں کا یہ قافلہ جب مدینۃ النبیؐ پہنچا تو مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ حضورؐ نے فرمایا:۔

"مسلمانو! مکہ نے اپنے جگر گوشے نکال کر تمہارے سامنے ڈال دیئے ہیں۔"

جنگ موتہ

خالدؓ کو مسلمان ہوئے تین ماہ گزرے تھے کہ موتہ کا معرکہ پیش آیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حاکم بصریٰ کے نام ایک مکتوب حارثؓ بن عمیر ازدی کے ہاتھ بھیجا تھا۔ ان ظالموں نے حارثؓ کو شہید کر دیا۔ حضورؐ نے ان کا انتقام لینے کے لئے ایک لشکر شام کی طرف بھیجا۔ حضرت زیدؓ سالار تھے۔

جب اسلامی لشکر بلقاد کی سرحد پر پہنچا تو پتہ چلا کہ ہرقل کی ایک عظیم الشان فوج پہنچ چکی ہے۔ موتہ کے مقام پر دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی۔ مسلمان آٹے میں نمک کی حیثیت رکھتے تھے۔ جنگ چھڑتے ہی دشمن کا دباؤ سخت ہو گیا۔ مسلمان تعداد میں قلیل ہونے کے باوجود جان پر کھیل گئے۔

لڑائی بڑا نازک رُخ اختیار کر چکی تھی مسلمانوں کے تین جرنیل یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے تھے۔ اُن کی صفیں شکستہ تھیں۔ دشمن کا دباؤ شدید تر ہو گیا تھا۔ اُسے اپنی فتح صاف نظر آ رہی تھی۔ ایسی نازک حالت میں خالدؓ نے اسلامی لشکر کی قیادت سنبھالی۔ انہوں نے ٹوٹی ہوئی صفیں از سرِ نو درست کیں مسلمانوں میں جوش و حمیت کی رُوح پھونکی اور رومیوں کے سخت دباؤ کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ رات کی تاریکی نے دونوں لشکروں کو ایک دوسرے سے الگ کیا۔ خالدؓ نے صورتِ حال کا مکمل جائزہ لیا۔ لشکر کی ترتیب بدلی اور نئے سرے سے صف آرائی کی۔ پھر فوج کے بہت سے آدمیوں کو فوج سے الگ کچھ فاصلے پر ایک طویل قطار میں کھڑا کر دیا۔ —— اسلامی لشکر میں رات بھر نقل و حرکت ہوتی رہی تھی، اس سے رومیوں میں یہ تاثر پیدا ہو گیا کہ مسلمانوں کو کمک پہنچ گئی ہے ——

سپیدۂ سحر نمودار ہوا تو دور فاصلے پر متعین لشکریوں نے نعرے بلند کرنا شروع کر دیئے رومیوں کا تاثر یقین میں بدل گیا۔ پہلے ہی دن

کی جنگ میں وہ مسلمانوں کی شجاعت، جوانمردی اور قوتِ مدافعت آزما چکے تھے اسلئے انہوں نے میدان میں آنے سے گریز کیا۔ اب خالدؓ نے بڑے منظم طریقے سے اپنی فوج کو پیچھے ہٹانا شروع کر دیا ۔۔۔ رومی یہ سمجھ کر کہ مسلمان کوئی فوجی چال چل رہے ہیں اور انہیں کسی دام میں پھانسنا چاہتے ہیں، تعاقب سے باز رہے اور واپس چلے گئے۔ اس طرح خالدؓ اپنی ذہانت اور خداداد فوجی صلاحیت سے مٹھی بھر مسلمانوں کو ایک بہت بڑی فوج کے نرغے سے نکال کر لے گئے۔ ورنہ جنگ نے جو رنگ اختیار کیا تھا اس سے ان کا تباہ ہوجانا یقینی تھا۔ اس جنگ میں حضرت خالدؓ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔

موتہ کی جنگ کے بعد خالدؓ نے متعدد فوجی مہموں کی قیادت کی۔

عہدِ صدیقؓ میں

خالدؓ کے جن کارناموں کے تابندہ نقوش سے ان کو عظمتِ جاوید ملی اُن کا آغاز حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد سے ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتخاب کے وقت مدینے کی اسلامی ریاست ایک زبردست بحران میں گھر چکی تھی۔ عرب کے طول و عرض سے قبائل کی سرکشی اور ارتداد کی خبریں آرہی تھیں۔ بے شمار قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس طوفان سے مکہ، مدینہ اور طائف کے باشندوں یا گردو پیش کے چند بدوی قبائل کے سوا اور کوئی قبیلہ محفوظ نہ رہا تھا۔ دوسری طرف روم اور ایران کی فوجیں شام و عراق میں جمع ہو رہی تھیں تاکہ مدینے کی اُبھرتی ہوئی قوت کو کچل دیں ۔۔۔ عرب کے داخلی انتشار نے انہیں زریں موقعہ فراہم کر دیا تھا۔ اس بحران سے اسلام اور مسلمانوں کو کامیاب و کامران نکال لے جانے میں جہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہمت اٹل ارادے اور استقامت نے زبردست کردار ادا کیا وہاں حضرت خالدؓ بن ولید کی تیغ جوہر دار اور جنگی صلاحیت نے بھی فیصلہ کن رول ادا کیا۔

اندرونی فتنوں کا سر کچلنے کے بعد سب سے پہلے عراق کی طرف مہم بھیجی گئی۔ اس مہم کے سپہ سالار حضرت خالدؓ ہی تھے۔ حضرت خالدؓ نے ایرانیوں کے لشکر کو پے در پے شکست دے کر عراق کا کل علاقہ فتح کر لیا۔ پھر آپ شام کی طرف رومیوں کے مقابلہ کے لئے بڑھے۔ اُن سے بہت سی لڑائیاں لڑنی پڑیں۔ ان لڑائیوں میں یرموک کی لڑائی بہت مشہور ہے۔ یہاں رومیوں کا تین لاکھ سے زیادہ لشکر جمع ہو گیا تھا۔ مسلمان بھی ہر طرف سے سمٹ کر یرموک کے کنارے جمع ہو گئے اور پوری فوج کی کمان حضرت خالدؓ کو سونپ دی۔ یرموک دریائے اُردن کی ایک معاون ندی ہے جو جھیل گلیل سے نکلتی ہے۔ جنگی نقطۂ نظر سے یہ مسلمانوں کے لئے ایک بہترین میدان تھا۔

آخر وہ ہولناک جنگ شروع ہو گئی جس نے

شام کی تاریخ بدل دی۔ مسلمان مردانہ وار لڑتے اور تیسرے دن شدید کشت و خون کے بعد رومیوں کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ نکلے۔ دشمن کے مقتولین کا کوئی شمار نہ تھا۔ مسلمان شہداء کی تعداد تین ہزار تھی۔ ایک ہزار صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

وفات

معزولی کے بعد حضرت عمرؓ نے خالدؓ کو حران، آمد اور لرتہ کا گورنر مقرر کر دیا۔ مگر وہ میدان جنگ کے آدمی تھے، چنانچہ ایک سال کے بعد مستعفی ہو کر گوشہ نشین ہو گئے اور ۲۲ھ میں مدینے میں وفات پائی۔

سیرت و کردار

خالدؓ اسلام کے عظیم ترین اور اولوالعزم جرنیل تھے۔ جنگ کا میدان ان کا گھر تھا۔ ساری عمر جہاد فی سبیل اللہ میں گزری۔ تقریباً سوا سو لڑائیوں میں حصہ لیا۔ ہمیشہ اگلی صفوں میں عام سپاہیوں کے دوش بدوش لڑے۔ ان کا سارا جسم زخموں سے بھرا ہوا تھا۔ وفات کے وقت بولے:-

"میری ساری عمر میدان جنگ میں کٹی مگر شہادت میرے نصیب میں نہ تھی۔ آج میں بستر مرگ پر جان دے رہا ہوں۔"

خالدؓ ایک نہایت ذہین جرنیل تھے۔ دشمن کے کمزور پہلو کو فوراً بھانپ جاتے اور اس کمزوری سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتے تھے۔ موقع و محل کے مطابق افواج کی صف بندی اس طرح کرتے کہ ایک چھوٹی سی فوج اپنے سے کئی گنا فوج کے مقابلے میں آہنی دیوار بن جاتی اور اس کے اُمڈتے ہوئے سیلاب کا رُخ موڑ کر رکھ دیتی۔

ملر کے الفاظ میں "خالدؓ ان عظیم شخصیتوں میں سے ایک تھے جن کی فوجی عبقریت ہی ان کی ذہانت کی معراج تھی۔" وہ جنگی بصیرت اور فتوحات کی وسعت کے اعتبار سے سکندر اعظم سے بہت بلند تھے اور سچ تو یہ ہے کہ ان کے پائے کا جرنیل یورپ بھی پیدا نہ کر سکا۔

عبدالکریم خالد

سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں سے ایک انٹرویو

ماہِ جولائی کی ایک گرم صبح کو جب میں سوالات کا پلندہ بغل میں دبائے سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں کے دفتر میں داخل ہوا تو پنکھے کی دھیمی چال کے نیچے سیکرٹری صاحب میز پر بکھری ہوئی فائلوں کو دیکھنے میں مصروف تھے۔ میری آہٹ پر انہوں نے آہستگی سے سر اُٹھایا اور مسکراتے ہوئے مجھے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مجھے کرسی پر بٹھا کر سیکرٹری صاحب تو دوبارہ فائلوں میں کھو گئے اور میں سہم زدہ، دیواروں پر لگے ہوئے رنگ برنگے نقشوں کو گھورنے لگا۔

سیکرٹری صاحب کچھ زیادہ ہی مصروف نظر آ رہے تھے۔ کلرک میز پر یکے بعد دیگرے کئی فائلوں کے انبار لگا چکا تھا اور وہ ایک کل پرزے کی طرح ان تمام فائلوں سے نبٹ رہے تھے۔ فائلیں دیکھی جا چکیں تو میری طرف متوجہ ہوئے۔ میں نے مختصراً اپنا مدعا بیان کیا اور مجلس نصرت جہاں کی وسعت اور اس کے ہمہ گیر کام سے متعلق سوالات کی ایک لمبی فہرست اُن کی طرف کھسکا دی۔ سیکرٹری صاحب ذرا گہری نظر سے سوالات کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ مجھے کچھ وقت مل گیا اور میں مجلس نصرت جہاں کے قیام اور پروگرام کا ابتدائی خاکہ اپنے ذہن میں مرتب کرنے لگا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنہ ۱۹۷۰ء میں اپنے دورۂ مغربی افریقہ کے دوران ایک تحریک پیش فرمائی تھی جس کا نام حضور نے لیپ فارورڈ پروگرام — (LEAP FORWARD PROGRAMME) یعنی "آگے بڑھو پروگرام" رکھا۔ اس موقع پر حضور نے احمدی ڈاکٹروں سے فرمایا تھا کہ خدمتِ اسلام کے لئے یا تو رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرو ورنہ میں تمہیں حکم دوں گا کہ اپنی خدمات پیش کرو۔ چنانچہ حضور کے اس ارشاد کو سنتے ہی نہ صرف بیرونی ممالک بلکہ پاکستان کے بیسیوں ڈاکٹروں نے اپنے نام پیش کر دیئے۔

دورۂ مغربی افریقہ سے واپسی پر حضور نے کراچی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"میں افریقہ کے اُن ممالک سے

جو فوری وعدہ کر کے آیا ہوں وہ قریباً
۲۵ - ۳۰ ہسپتال کھولنے کا ہے جس
کو ہم میڈیکل سنٹر یا ہیلتھ سنٹر کہتے
ہیں - اور قریباً ۷۰ - ۸۰ ہائی اسکول
ان ممالک میں بنانے ہیں۔"
(الفضل ۹ / اخاء ۱۳۴۹ ہش)

لیپ فارورڈ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضور نے مجلس نصرت جہاں کو قائم فرمایا اور اس کی براہ راست نگرانی اپنے ذمہ لی اور مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر سابق مبلغ ماریشس کو اس کا سیکرٹری مقرر فرمایا۔ مجلس نصرت جہاں نے اب تک لیپ فارورڈ پروگرام کی عملی طور پر انجام دہی کے لئے کافی مستحسن کام کیا ہے جس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

میں اپنی اس ملاقات میں سیکرٹری صاحب سے مجلس نصرت جہاں کے کام اور نتائج کی تفصیل معلوم کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ سوالات دیئے جا چکے تو جوابات کا سلسلہ شروع ہوا۔

س۔ مجلس نصرت جہاں کا دائرہ کار کیا ہے ؟

ج ۔ مجلس نصرت جہاں کا اصل مقصد لیپ فارورڈ پروگرام (LEAP FORWARD PROGRAMME) کو کامیاب بنانا ہے اور اس پروگرام کے ماتحت مغربی افریقہ کے چھ ممالک (نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، سیرالیون، لائبیریا اور گیمبیا، جہاں حضور ۱۹۷۰ء میں تشریف لے گئے تھے) میں تیس، چالیس ہسپتال اور ستر، اسی اسکول قائم کرنا ہے

س ۔ اب تک کتنے اور کن کن ممالک میں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت ہسپتال قائم ہو چکے ہیں اور کتنے ڈاکٹر باہر بھجوائے جا چکے ہیں ؟

ج ۔ اب تک سولہ احمدیہ ہسپتال قائم ہو چکے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نائیجیریا ۳ ہسپتال - غانا ۴ ہسپتال - سیرالیون ۳ ہسپتال - گیمبیا ۵ ہسپتال - لائبیریا ۱ ہسپتال۔

علاوہ ازیں ہمارے ایک ڈاکٹر نائیجیریا کے سرکاری ہسپتال میں کام کر رہے ہیں جو ایک سال کے بعد وہاں اپنا احمدیہ ہسپتال قائم کریں گے۔ سیرالیون میں وہاں کی حکومت نے ایک اور ڈسپنسری ہمارے سپرد کر دی ہے جس میں مکرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب اور اُن کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر تسنیم کوثر صاحبہ خدمات سرانجام دیں گے۔ یاد رہے کہ محترمہ تسنیم کوثر صاحبہ مجلس نصرت جہاں کے تحت باہر بھیجی جانیوالی پہلی لیڈی ڈاکٹر ہیں۔

اب تک کُل اُنیس ڈاکٹر باہر بھجوائے جا چکے ہیں۔ چار کے کاغذات زیر تکمیل ہیں۔ اُمید ہے کہ جلسہ سالانہ تک چوبیس ڈاکٹر میدانِ عمل میں پہنچ جائیں گے انشاء اللہ۔

س ۔ اب تک کتنے سکول کھولے جا چکے ہیں اور ان میں پڑھانے کے لئے کتنے اساتذہ بھجوائے

گئے ہیں ؟

ج - اب تک دس نئے ہائر سکنڈری سکول کھولے جا چکے ہیں اور اُن میں تدریس کے لئے پندرہ اساتذہ بھیجے گئے ہیں جن میں سے پانچ لیڈی ٹیچرز ہیں -

س - سکول اور ہسپتال قائم کرنے کے لئے روپیہ پاکستان سے جاتا ہے یا اُنہی ممالک سے خرچ کیا جاتا ہے ؟

ج - سکول اور ہسپتال قائم کرنے کے لئے روپیہ نصرت جہاں فنڈ سے خرچ کیا جاتا ہے اور اس کے تین طریق ہیں :-

۱ - ہر ملک میں نصرت جہاں فنڈ قائم ہے جہاں سے روپیہ فراہم کیا جاتا ہے مثلاً غانا کے احمدی دوستوں نے ۱۱۶۶۰ سیڈیز اس فنڈ میں جمع کی ہیں - اسی طرح نائیجیریا کے لوگوں نے ۶۸۴۵ پونڈ جمع کئے ہیں - اسی طرح یورپ اور امریکہ اور دوسرے ممالک کے احمدی پچاس ہزار پونڈ سے زائد رقم جمع کر چکے ہیں اور مزید جمع کر رہے ہیں -

۲ - جن ممالک میں ہسپتال اور سکول کھولے جا رہے ہیں اُس ملک کے نصرت جہاں فنڈ سے روپیہ خرچ کیا جاتا ہے - اگر یہ رقم ناکافی ہو تو یورپ اور امریکہ کے ملکوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے نصرت جہاں فنڈ سے ان کی مدد کریں -

۳ - پاکستان کے نصرت جہاں ریزرو فنڈ سے اب تک ایک پیسہ بھی نقدی کی صورت میں باہر نہیں بھجوایا گیا - کیونکہ ہمارے ملک میں اس کی اجازت نہیں ہے - چنانچہ اس فنڈ سے اساتذہ اور ڈاکٹروں کی تیاری اور سفر وغیرہ کیلئے خرچ ہو رہا ہے - نیز قرآن مجید اور دوسرا ضروری لٹریچر مثلاً افریقہ سپیکس وغیرہ چھپوا کر باہر بھجوایا جا رہا ہے -

س - کیا مزید ڈاکٹروں اور اساتذہ کی مطلوبہ تعداد آپ کو مہیا ہو جائے گی ؟

ج - یقیناً ! کیونکہ یہ آسمانی پروگرام ہے جسے خدا تعالیٰ کے مقدس خلیفہ نے جاری فرمایا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے پورا کرنے میں مدد نہ دے - اس سکیم کے اجراء سے قبل مختلف ممالک میں صرف تین احمدی ڈاکٹر کام کر رہے تھے - مگر جونہی خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ نے ڈاکٹروں کی خدمات طلب کیں تو بغیر کسی حیل وحجت کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے اپنی خدمات پیش کر دیں - اب تک ساٹھ سے زائد ڈاکٹروں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں - جن میں سے تیئیس ڈاکٹروں کا انتخاب کیا گیا ہے جبکہ سینکڑوں اساتذہ

میں سے پچیس اساتذہ کو منتخب کیا گیا ہے۔

س۔ مجلس نصرت جہاں کے قائم کردہ اسکولوں میں اب تک کتنے طلباء و طالبات داخلہ لے چکے ہیں ——؟

ج۔ ہمارے سکولوں میں داخلہ کے لئے ہزاروں طلبہ کی درخواستیں ہم تک پہنچیں۔ لیکن جگہ کی قلت اور نئے سرے سے پڑھائی شروع کئے جانے کے باعث صرف چار سو یا اس سے کچھ زائد طلباء و طالبات کو داخلہ مل سکا۔ ابھی یہ پہلی کلاس ہے۔ آئندہ سال جب کلاسیں بڑھائی جائیں گی تو ہر سال تعداد دوگنی ہوتی چلی جائے گی۔ علاوہ ازیں آئندہ سالوں میں ہم طلباء کو بہتر طور پر سہولتیں بھی فراہم کر سکیں گے انشاء اللہ۔

س۔ احمدیہ ہسپتالوں میں کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا اور کتنے شفایاب ہوئے؟

ج۔ ہمارے ایک ڈاکٹر جن کا نام غلام مجتبےٰ ہے اور وہ آسوکورے (غانا) میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک ماہ میں اکیسو تین آپریشن کئے اور چھ ہزار سے اندر بھیجوں کا علاج کیا۔ ان کا ہسپتال پچپن بیڈ پر مشتمل ہے جو ہر وقت نہ صرف بھرا رہتا ہے بلکہ وہاں داخل ہونے کے لئے ایڈوانس بکنگ کروانی پڑتی ہے۔ ڈاکٹر غلام مجتبےٰ اور اُن کے ساتھیوں کے کام کو دیکھ کر ہمارے

ایک مبلغ کے تاثرات یہ ہیں کہ:-
"یہ ڈاکٹر نہیں بلکہ فرشتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی تائید سے کام کر رہے ہیں ——!"

سوالات ختم ہو چکے تھے اور میں سوچ رہا تھا کہ اب مزید کیا کچھ پوچھا جائے۔ لیکن جب مولانا کے چند ایک ملنے والے احباب میرے دائیں بائیں خالی کرسیوں پر آ براجمان ہوئے تو میں نے وہاں سے اُٹھ جانے ہی میں عافیت جانی —— چلتے چلتے میں نے آخر یہ بھی پوچھ ہی لیا کہ مولانا —— خدام کے نام کوئی پیغام —— !! کہنے لگے خدام سے کہہ دیں کہ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ پروگرام آپ لوگوں کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے شروع فرمایا ہے اگر آپ ابھی سے اس مبارک پروگرام میں شامل ہونے کے لئے تیاری کریں گے تو دنیا میں بھی دوسروں سے آگے نکل جائیں گے اور دین تو آپ کے پاس رہے گا ہی +

گلہائے رنگارنگ

① نماز باجماعت

اپنے خالق ومالک خدا کی عبادت اور بالخصوص نماز باجماعت ادا کرنے کی اسلامی تعلیم کے مطابق نماز کی جس قدر اہمیت ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ کیونکہ یہ تو ہر مسلمان کو علم ہے کہ کلمہ طیبہ کے بعد نماز باجماعت ہی اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ یہ نماز دین کے ستون کے طور پر کام کرتی ہے اور آخرت میں سب سے پہلے نمازوں کا ہی حساب ہوگا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے زمانے میں بالخصوص نوجوان اور آسودہ حال طبقہ اس میں بے حد غفلت کا مرتکب پایا جاتا ہے اور آرام طلبی اور فضول مجالس ومشاغل کے باعث عبادت الٰہی اور نماز کی پابندی میں بہت سُست ہو رہا ہے۔ اور آجکل مسلمانوں کے تنزل کا بنیادی سبب یہی کوتاہی ہے۔

بے شک جوانی کا زمانہ امنگوں اور آرزوؤں کا زمانہ ہے، دلچسپیوں اور مسرتوں کا زمانہ ہے، لیکن اس میں کلام نہیں کہ اس عمر کی عبادت بھی ایک خاص درجہ رکھتی ہے۔ میں یہاں پر صحابہ کرام رضی کے نماز باجماعت سے محبت کے متعلق بعض واقعات بیان کروں گا جس سے آپ سب کو یہ علم ہو جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہِ راست تعلیم حاصل کرنے والوں کے نزدیک اور حضور کے فیض اور صحبت سے بلاواسطہ استفادہ کرنے والوں کے نزدیک یہ چیز کس قدر ضروری اور اہم تھی۔ ان واقعات سے ایک اور چیز جو آپ کو نمایاں نظر آئے گی وہ یہ ہے کہ اُس وقت عبادت کے معاملہ میں امیر طبقہ بھی ویسا ہی مستعد تھا جیسا غریب۔ تندرست و معذور، چھوٹے اور بڑے نیز مرد اور عورات سب یکساں طور پر اس کے حریص تھے اور اس راہ میں انتہائی مشکلات بھی بخوشی برداشت کر لیتے تھے۔

عرب میں جس شدّت کی گرمی پڑتی ہے وہ ہم سب سے پوشیدہ نہیں۔ نماز ظہر مدینہ میں اسوقت ادا کی جاتی تھی جب سورج کی تمازت اپنے جوبن پر ہوتی۔ اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا اور مسلمانوں کی غربت کا یہ حال کہ مسجد پر چھت تک نہ تھی۔ پتھریلی زمین انگاروں کی طرح تپ جاتی تھی صحابہ کرام رض اسی زمین پر نماز پڑھنے کے لئے بڑے شوق کے ساتھ جمع ہوتے تھے۔ کنکریاں اُٹھا کر اُن پر پھونکیں مار مار کر پہلے اُن کو ٹھنڈا کرتے اور پھر سجدہ کی جگہ پر رکھ لیتے اور ان پر سجدہ کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رض سے

روایت ہے کہ نماز ظہر سے زیادہ کوئی نماز ہم پر مشکل نہ تھی لیکن پھر بھی اس میں کبھی غفلت نہ ہوئی۔ (زجاجۃ کتاب الصلوٰۃ)

ایک تو وہ زمانہ تھا اور ایک یہ زمانہ ہے کہ نوجوان سقف اور فرش سے آراستہ برقی پنکھوں بلکہ ایرکنڈیشنڈ مساجد میں آکر نماز ظہر ادا کرنے میں تامل کرتے ہیں۔ وہ اگر صحابہ کرامؓ کے اس شوق پر نظر کریں تو مجھے یقین ہے کہ شرم سے ان کی گردنیں جھک جائیں۔

حضرت عتبانؓ بن مالک ایک صحابی تھے اور آنکھوں سے معذور تھے۔ ان کا مکان قبا کے قریب تھا مسجد اور ان کے مکان کے درمیان ایک وادی تھی۔ بارش ہوتی تو اس میں پانی بھر جاتا تھا۔ مگر اس کے باوجود وہ مسجد میں باقاعدہ حاضر ہوتے۔ ایک دفعہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میں نابینا ہوں، راستہ خراب ہے اسلئے مسجد میں آنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اگر اجازت ہو تو گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کروں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیا اذان کی آواز آپ تک پہنچتی ہے؟ عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا پھر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ آپ مسجد میں حاضر ہو کر نماز پڑھتے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صـ ۴۲۳) اور ایک یہ زمانہ ہے کہ نوجوان نماز باجماعت اول تو پڑھتے ہی نہیں اور اگر ان سے پوچھ گچھ کی جائے تو چھوٹے چھوٹے بہانے بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ جب ایک اندھے پر بھی مسجد میں آکر نماز باجماعت لازم ہے تو پھر ان کے یہ چھوٹے چھوٹے بہانے ان کو جہنم سے بچانے کا کبھی بھی سبب نہیں بن سکتے۔

آجکل نماز باجماعت چھوڑنے کی سب سے زیادہ بیماری ہمارے نوجوانوں کے بعد ہمارے دکانداروں کو ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز کے وقت تمام صحابہ کرامؓ کا تمام کاروبار اور بازار بند کر کے مسجد جا پہنچنا بھی ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ افسوس کہ آج لوگ نماز اور عبادت کی خاطر اپنا معمولی سے معمولی نقصان بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ دکاندار نماز باجماعت سے اکثر محروم رہتے ہیں محض اس وجہ سے کہ دکان سے اُٹھ کر جانے سے اُن کی بکری میں کچھ کمی آجانے کا احتمال ہوتا ہے۔ ان دونوں ذہنیتوں کو اگر بالمقابل رکھ کر دیکھا جائے تو صحابہؓ کرامؓ کی ترقیات اور اس زمانہ کے مسلمانوں کی پستی کے وجوہ بہت اچھی طرح سمجھ میں آسکتے ہیں۔ حضرت سفیان ثوری روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ خرید و فروخت تو کیا کرتے تھے لیکن نماز باجماعت کبھی نہ چھوڑتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آگیا۔ صحابہؓ فوراً اپنی دکانیں اور کاروبار بند کر کے مسجد کی طرف چل دیئے۔ یعنی صحابہؓ ایسے لوگ ہیں جن کو تجارت کے کاروبار بھی خدا تعالیٰ کی یاد سے نہیں روکتے۔

(فتح الباری جلد ۴ صـ ۲۵۳)

جیسا کہ مذکورہ بالا واقعات سے ظاہر ہو چکا ہے نماز صحابہؓ کے لئے بہت قیمتی چیز تھی اور اس کی راہ میں حائل ہونے والی کسی چیز کو وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ ایک دفعہ اپنے باغ میں مصروف نماز تھے کہ ایک چڑیا پر نظر پڑی اس کی رنگت اس قدر خوشکن تھی کہ دیر تک اُسے دیکھتے رہے، نماز سے توجہ ہٹ گئی اور یہ بھی بھول گئے کہ کتنی رکعت باقی ہیں اور کتنی پڑھ چکے ہیں۔ اس سے آپ کو اس قدر قلبی اذیت پہنچی کہ آپ نے فیصلہ کر لیا کہ یہ باغ چونکہ میرے لئے فتنۂ روحانی کا موجب ہوا ہے اسلئے اسے صدقہ کر دوں گا۔ چنانچہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا اور باغ صدقہ کر دیا۔

(موطا امام مالک۔ کتاب الصلوٰۃ)

اب چونکہ جماعت احمدیہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی مثیل ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہ بہت حد تک عبادت و نماز کی پابندی میں اپنے بزرگوں کے اُسوہ کو پیش نظر رکھتی ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ابھی اس میں بھی کئی افراد ایسے ہیں جو اپنی حالت میں بہت بڑی اصلاح کے محتاج ہیں اور نوجوانوں اور دکانداروں میں خاص طور پر اس ضمن میں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مختصر یہ کہ جو شخص نماز باجماعت سے غافل ہے اور اس کو اس کے تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنے میں بلا وجہ کوتاہی کرتا ہے وہ کس مُنہ سے ان بزرگوں سے مماثلت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ سو ہمیں خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اگر ہمارے اندر نماز باجماعت کے متعلق ذرا بھی کوتاہی یا سستی موجود ہے تو وہ محض اپنے فضل سے اسے دُور فرما دے اور ہمیں ہر صورت میں باجماعت نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما دے تاکہ ہم صحیح معنوں میں اپنے بزرگوں کی مماثلت کا دعویٰ کر سکیں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

(فہیم احمد جنجوعہ۔ ربوہ)

(۲) دُعا کے اُصول و آداب

(حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات کی روشنی میں)

خدا تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگنے کو دُعا کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے اپنی التجائیں، گزارشیں، درخواست اور عرض کرنے کا ذریعہ دُعا ہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِيَةٌ

ترجمہ:۔ دعا کو چھوڑ بیٹھنا گناہ ہے۔

دُعا چھوڑ دینے کو گناہ اسلئے فرمایا ہے کہ دعا کو چھوڑ دینے والا اپنے آپ کو خدا کا محتاج نہیں سمجھتا اور اس سے اُس شخص میں غرور اور تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں دُعا کے اصول و آداب پیش کئے جاتے ہیں:۔

دعا کی اہمیت:۔

"یاد رکھو دُعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ اسلئے

مومن کا کام ہے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے اور اس استقلال اور صبر کے ساتھ دعا کرے کہ اسکو کمال کے درجے تک پہنچا دے۔ اپنی طرف سے کوئی کمی اور دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔ اور اس بات کی بھی پرواہ نہ کرے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا بلکہ ؎

گر نباشد بدست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

جب انسان اس حد تک دعا کو پہنچاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ دعا کا جواب دیتا ہے جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ حقیقت میں دعا کرنا بڑا ہی مشکل ہے۔ جب تک انسان پورے صدق و وفا کے ساتھ اور صبر و استقلال سے دعا میں نہ لگا رہے تو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۵)

دُعا کی حقیقت :-

"ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتّٰی کہ رُوح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے۔ اسی کا نام دُعا ہے اور الٰہی سنّت یہی ہے کہ جب ایسی دُعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اُسے جواب دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم ص۳۴)

دُعا کے لوازمات :-

"دعاءِ کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقّت ہو، اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ کر لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو...... اصلی اور حقیقی دعاء کے واسطے بھی دُعا ہی کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص۹۳)

جواب میں دیری قبولیت کی علامت ہے :-

"میں نے اپنے تجربے سے دیکھا ہے اور گزشتہ راستبازوں کا تجربہ بھی اس پر شہادت دیتا ہے کہ اگر کسی معاملہ میں دیر تک خاموشی کرے تو کامیابی کی اُمید ہوتی ہے۔ لیکن جس امر میں جلدی جواب مل جاتا ہے وہ ہونے والا نہیں ہوتا۔ عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک سائل جب کسی کے دروازے پر مانگنے کے لئے جاتا ہے اور نہایت اضطراب اور عاجزی سے مانگتا ہے اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور سوال کئے ہی جاتا ہے تو آخر اس کو بھی کچھ شرم آ ہی جاتی خواہ کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو پھر بھی کچھ نہ کچھ سائل کو دے ہی دیتا ہے تو کیا دُعا کرنے والے کا ایک معمولی سائل جتنا بھی استقلال

نہیں ہونا چاہیئے اور خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصے سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۹)

دعاؤں کے نتائج میں تاخیر کی وجہ :۔

"کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقّت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے۔ اس کا سِرّ کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اوّل تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے۔ ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہے۔ اسی طرح اللہ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ دوسرے اس توقف میں یہ مصلحت الٰہی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقد ہمت میں پختہ ہو جاوے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلیٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسی قدر اس کو زیادہ محنت اور دقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کر سکتا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۲-۲۰۳)

دعا کے ردّ ہونے میں حکمت :۔

"بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا ردّ کر دی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا کو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت ردّ ہی ہوتی ہے کیونکہ اس کے لئے در پردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے ردّ ہی میں ہوتی ہے۔ انسان چونکہ کوتاہ بین اور دوراندیش نہیں بلکہ ظاہر پرست ہے اسلئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دعا نہیں سنی۔ وہ تو ہر ایک کی دعا سنتا ہے۔ ادعونی استجب لکم فرماتا ہے۔ راز اور بھید یہی ہوتا ہے کہ داعی کے لئے خیر اور بھلائی ردّ دعا ہی میں ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰۶)

دعا میں خدا سے شرط باندھنا غلطی ہے :۔

"دعا میں خدا تعالیٰ سے شرط باندھنا غلطی اور نادانی ہے۔ جن مقدس لوگوں نے خدا کے فضل اور فیوض کو حاصل کیا۔ انہوں نے اس طرح حاصل کیا کہ خدا کی راہ میں مر مر کر فنا ہو گئے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو دس دن کے بعد گمراہ ہو جانے والے ہوتے ہیں اور وہ اپنے نفس پر خود گواہی دیتے ہیں جبکہ لوگوں سے شکوہ کرتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۸۰)

دعا کب قبول ہوتی ہے :۔

"یہ خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت، فسق و فجور کو چھوڑ دے جس قدر قرب الٰہی

انسان حاصل کرے گا اُسی قدر قبولیتِ دُعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اسی لئے فرمایا:۔ واذا سألک عبادی عنّی فانّی قریب اجیب دعوۃ الدّاع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلّھم یرشدون۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے وانّی لھم التناوش من مکانٍ بعید۔ یعنی جو مجھ سے دُور ہو اس کی دُعا کیونکر سُنوں۔ یہ گویا عام قانونِ قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے۔ یہ نہیں کہ خدا سُن نہیں سکتا۔ وہ دل کے مخفی در مخفی ارادوں اور ان ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ مگر یہاں انسان کو قربِ الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جیسے دُور کی آواز سُنائی نہیں دیتی اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا رہ کر مجھ سے دُور ہوتا جاتا ہے اسی قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صـ ۱۹۸)

دُعا میں صبر و استقلال ضروری ہے:۔

"یاد رکھو کوئی آدمی دُعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک کہ وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے۔ پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آجائیگا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دُعاؤں کو سُن لے گا اور اُسے جواب دے گا جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۲۰۵)

دُعا اپنی زبان میں بھی کرنی چاہیئے:۔

"پانچوں وقت اپنی نمازوں میں دُعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دُعا کرنا منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا جب تک حضورِ قلب نہ ہو اور حضورِ قلب نہیں ہوتا جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب ہی پیدا ہوتی ہے جب یہ سمجھ آجائے کہ کیا پڑھتا ہے اسلئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔ نہیں نہیں۔ میرا یہ مطلب ہے کہ مسنون ادعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں دُعا کیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ نماز دُعا ہی کا نام ہے اسلئے اس میں دُعا کرو کہ وہ تم کو دُنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچائے اور خاتمہ بالخیر ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۱۴۶)

سید کلیم محمود ——— کراچی

بقایا داران "خالد"

اپنے بقایا جات ادا فرما کر ادارہ خالد سے تعاون کریں!　　(مینیجر)

جناب فیض چنگوی - کراچی

مجاہد سپاہی

خدا مہرباں تجھ پہ دیں کے سپاہی ترے سر پہ سایۂ فضلِ الٰہی
زمانہ تری راہ تکتا ہے راہی بہ روشن ضمیری بہ عرفاں نگاہی
بڑھے چل بڑھے چل مجاہد سپاہی

زمانہ ہو خود تیری زندہ نشانی جہاں کی زباں پر ہو تیری کہانی
تری جاں نثاری تری جاں فشانی خدا تجھ کو بخشے سدا کامرانی
بڑھے چل بڑھے چل مجاہد سپاہی

تُو ساتھ اپنے شمشیرِ برہان لے لے حدیثِ محمدؐ لے قرآن لے لے
خدا کے نبی کا یہ فرمان لے لے خلوصِ عمل جوشِ ایمان لے لے
بڑھے چل بڑھے چل مجاہد سپاہی

نہیں تیری منزل یہ دُنیائے فانی فقط چار دن کی ہے یہ زندگانی
ہے ناموسِ دیں کی تجھے پاسبانی خدا رکھے تیرا یہ جوشِ جوانی
بڑھے چل بڑھے چل مجاہد سپاہی

یہ صدق و صفا اِس پہ شیریں زبانی یہ بیباک ہونٹوں پہ حق ترجمانی
ارادے جواں اور تڑپ عرفانی نظر کی یہ پاکیزگی یہ جوانی
بڑھے چل بڑھے چل مجاہد سپاہی

تجھے کام ہے فیضؔ ایمان و دیں سے نہیں کچھ غرض ہے چُناں اور چنیں سے
کہ وابستہ ہے کامرانی یقیں سے یہ آواز آتی ہے عرشِ بریں سے

بڑھے چل بڑھے چل مجاہد سپاہی

محمد زکریا۔ بی اے ایل ایل بی
مغربی جرمنی

ایک جج

جو ملزم ہے اور گواہ بھی

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شہر کولوریڈو کے مشہور جج مسٹر ٹامسن (MISTER THOMPSON) کی عدالتی زندگی کا یہ واقعہ بہت دلچسپ ہے کہ ایک دوپہر وہ اپنی شیورلیٹ کار میں اپنے دوستوں سے تبادلۂ خیال کیلئے ایک ریستوران میں گیا اور کار کو باہر سڑک پر پارک کر دیا۔ دوستوں کے ساتھ ٹامسن کی گفتگو نے طول کھینچا اور یوں شام ہو گئی اور اندھیرا ہونے لگا مگر حسنِ اتفاق سے ٹامسن کا خیال اس طرف نہ گیا کہ اس نے کار کو بغیر سُرخ روشنی کے سڑک پر پارک کیا ہوا ہے جو کہ قانوناً روشنی کے ساتھ کھڑی ہونی چاہیئے تھی۔

چند روز بعد ایک صبح وہ اپنے دفتر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی میز پر عدالت کی طرف سے کار نمبر ۱۲۳۲۱ کے مالک کے خلاف نوٹس پڑا ہوا ہے اور بلاشک وشبہ اس کار نمبر کی ملکیت اس کے نام سے تھی۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ اگرچہ اس نے کار ارادۃً یا جانتے بوجھتے ہوئے بغیر روشنی کے سڑک پر کھڑی نہ کی تھی بلکہ یہ محض ایک بھول تھی مگر

اس کے باوجود ٹامسن نے مقدمہ کی کارروائی کی تاریخ مقرر کر دی کیونکہ قانون کا احترام اور اطاعت بہرحال اس پر بھی لازم تھی۔

جب مقدمہ کی تاریخ آن پہنچی تو نہ صرف یہ کہ اس نے عدالت میں بحیثیت ملزم حاضر ہونا ضروری سمجھا بلکہ اپنے حق میں ایک گواہ ٹامسن لانا بھی لازم جانا۔ چنانچہ جب عدالت کی کارروائی شروع ہوئی تو مذکورہ مقدمہ کا جج ٹامسن، ملزم ٹامسن اور گواہ ٹامسن تینوں حاضر تھے۔ ان تین اشخاص کے علاوہ عدالت کے دو ملازم (ASSESSOR) بھی حاضر تھے۔ عدالت کی کارروائی کا آغاز جج ٹامسن نے خود ہی یوں کیا۔

جج ٹامسن (ملزم ٹامسن سے سوال کرتے ہوئے) کیا کار نمبر ۱۲۳۲۱ تمہاری ملکیت ہے؟

ملزم ٹامسن (مؤدبانہ رنگ میں جھک کر کہتا ہے) جی ہاں جناب عالی!

جج ٹامسن —— کیا تمہیں اس بات کا اقرار ہے کہ تم نے ۱۸ مارچ کو ریستوران "جیٹ" کے سامنے اپنی کار نمبر ۱۲۳۲۱ کو اس حال میں شام کے وقت کھڑا

کیا ہوا تھا کہ اس کی روشنی نہ جل رہی تھی؟

ملزم ٹامسن ——— میں صحیح اور ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتا کہ جس وقت میں ریستوران میں گیا میں نے کار کی روشنی جلا دی تھی۔

جج ٹامسن ——— (گواہ ٹامسن کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے) معزز گواہ کیا تم نے ۸ ارمارچ کو شام کے وقت ریستوران "جیٹ" کے سامنے کار نمبر ۱۲۳۲۱ کو اس حال میں دیکھا تھا کہ اس کی روشنی نہ جل رہی تھی۔

گواہ ٹامسن ——— جی ہاں جناب عالی!، جس وقت میں ریستوران سے باہر نکلا تو کار روشنی کے بغیر کھڑی تھی۔

جج ٹامسن ——— میں اب عدالت کی کارروائی کو طول دینا مناسب خیال نہیں کرتا کیونکہ ملزم کے بیان اور گواہ کی شہادت سے مقدمہ کی اصلیت ظاہر و باہر ہے لہذا میں سزا کا اعلان کرتا ہوں۔

"ملزم ٹامسن کو بتاریخ ۸ ارمارچ ریستوران "جیٹ" کے سامنے شام کے وقت اپنی کار روشنی کے بغیر کھڑی کرنے پر دس ڈالر جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔"

(جج ملزم ٹامسن کو مخاطب کرتے ہوئے) کیا تمہیں دس ڈالر کے جرمانہ کی سزا منظور ہے؟

ملزم ٹامسن ——— مجھے جرمانہ کی سزا منظور ہے (چنانچہ فوراً ملزم ٹامسن اپنی جیب سے دس ڈالر کی رقم نکال کر جج کی میز پر رکھ دیتا ہے)

جج ٹامسن (گواہ ٹامسن کی طرف متوجہ ہوتا ہے) معزز گواہ ہم تمہارے مشکور ہیں کہ تم نے عدالت کی کارروائی میں شرکت کی۔ تمہیں اس کے عوض کیا معاوضہ لینا مطلوب ہے؟

گواہ ٹامسن ——— جناب عالی دس ڈالر۔

چنانچہ جج ٹامسن دس ڈالر کی رقم بطور گواہ کے جج کی میز سے اُٹھا کر واپس اپنی جیب میں ڈال لیتا ہے اور واپس اپنی کرسی پر جا بیٹھتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس مقدمہ کی کارروائی اختتام کو پہنچتی ہے +

از راہِ لُطف مولا یہ مہماں ہو قبول

ملک امجد حسین مرحوم کی وفات پر والدین کا اپنے بیٹے کو آنسوؤں کا نذرانہ

(از محترم ملک خادم حسین صاحب سیکرٹری ایریا ربوہ)

مولا! اگر پسند ہے میرے چمن کا پھول ؛ حاضر ہے جان و دل سے بشرطیکہ ہو قبول

اے جانے والے! اپنے وطن کو چلا ہے تُو ؛ ہم کون ہیں؟ کہ موت سے جھگڑا کریں فضول

مولودِ ناقلہ نے جنازہ ترا پڑھا ؛ از راہِ لطف مولا یہ مہمان ہو قبول

دستِ وفا میں دامنِ صبر و رضا ہے ؛ مومن کے واسطے ہے یہی اُسوۂ رسُولؐ

اپنے جوان بیٹے کی بارات دیکھ کر ؛ دشوار تھا اگرچہ بہت صبر کا حصول

صبر و رضا سے کام لیا ہم نے اے خدا ؛ از بس رضائے یار ہے ایمان کا حصول

محبوبِ ایزدی نے پُکارا اگر ہمیں ؛ لبّیک ہم کہیں گے یہ ہے عشق کا اصولؐ

ہے زندگی کی گاڑی ازل سے رواں دواں ؛ منزل پہ اپنی پہنچا جو۔ اس کا ہُوا نزول

دارِ فنا سے دارِ بقا کو سُدھارنا ؛ خادم ازل سے نوعِ بشر کا رہا اصول

۱۳۹۲ھ

مغفور آج امجد ہے تاریخ وصل کی

غفار ذاتِ پاک کا ہے مغفرت اصول

جناب جمیل رحمانی ربوہ

انقلاب

بہار پھر خزاں رسیدہ دل میں گنگنائے گی
صبا مچل مچل اُٹھے گی رُوح گیت گائے گی
اُداسیوں کی یہ فضا خوشی میں ڈوب جائے گی
چٹک اُٹھے گی ہر کلی چمن یوں مسکرائے گا
وہ انقلاب آئے گا، وہ انقلاب آئے گا

یہ ظلم مات کھائے گا خود ہی اپنی ذات سے
اُجالا جیت جائے گا سیاہ اندھیری رات سے
مٹے گا کفر کا نشاں مسیحی سومنات سے
ہوائے قادیاں ہر ایک سمت پھر پھرائے گا
وہ انقلاب آئے گا، وہ انقلاب آئے گا

چھٹے گی نفرتوں کی یہ گھٹا بھی آسماں سے پھر
جنم نہ لیں گی تلخیاں یوں شہرِ دوستاں سے پھر
لہر لہر گلے ملے گی بحرِ بیکراں سے پھر
بھنور بنے گا ناخدا کنارہ پاس آئے گا
وہ انقلاب آئے گا، وہ انقلاب آئے گا

جلے گا خون غریب کا نہ چمنیوں میں پھر کبھی
بلک بلک کے روئیگی نہ خود یہ ایسے مفلسی
عظیم تر محل کے سائے میں غریب جھونپڑی —
— کے بیچ زندگی کا پھر دیا نہ بجھنے پائے گا
وہ انقلاب آئے گا، وہ انقلاب آئے گا

گلی گلی نگر نگر سے اُٹھ رہی ہے یہ صدا
کہ دھڑکنوں کا شہر پھر پکارتا ہے لا اِلٰہ
خدائے ذو الجلال کب سے کر چکا ہے فیصلہ
شکستہ ہوگا بتکدہ کلیسا ٹوٹ جائے گا
وہ انقلاب آئے گا، وہ انقلاب آئے گا

کٹھن ہونگے جتنے چاہے اپنی منزلوں کے رستے
لاکھ فتنے پل رہے ہیں دہر میں اپنے واسطے
جمیل کچھ نہ ہوگا غم، خدا ہمارے ساتھ ہے
ہمیشہ وارِ دشمنوں کا ہم پہ خالی جائے گا
وہ انقلاب آئے گا، وہ انقلاب آئے گا

وحید احمد جنجوعہ
مغلپورہ۔ لاہور

معلومات

(۱) آٹھواں عجوبہ

دنیا کا آٹھواں عجوبہ وہ گھڑی ہے جو کہ کوپن ہیگن کے ٹاؤن ہال پر لگی ہوئی ہے۔ اس کا وزن ۴ ٹن ہے اور ۱۲ مختلف حصوں کے علاوہ اس میں ایک لاکھ دس ہزار پُرزے کام کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے وقت میں اگلے تین سَو سالوں میں جو فرق پڑے گا وہ ایک سیکنڈ کے چودھویں حصّے کے برابر ہو گا۔ اسے ڈنمارک کے ایک ماہر جینس آلسن نے بنانا شروع کیا اور وہ خود اس کی تکمیل سے قبل ہی وفات پا گیا۔ اس گھڑی کو دنیا کی صحیح ترین گھڑی کہا جا سکتا ہے۔

(۲) روشنی کی رفتار

روشنی کی رفتار سب سے پہلے مائیکلسن نے دریافت کی اور اعداد و شمار کے بعد اس نے بتایا کہ روشنی ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو سو اکہتر (۱۸۶۲۷۱) میل سفر کرتی ہے لیکن نیشنل فزیکل لیبارٹری کے ڈاکٹر الیسن نے کہا ہے کہ یہ رفتار صحیح نہیں ہے روشنی کی بالکل صحیح رفتار اس رفتار سے گیارہ میل فی سیکنڈ زیادہ ہے یعنی روشنی کی اصل رفتار ۱۸۶۲۸۲ میل فی سیکنڈ ہے۔

(۳) گھاس خور کُتّے اور بلّیاں

سائنسدانوں نے جب یہ دیکھا کہ گوشت اور روٹی کھانے والے دونوں جانور یعنی کُتّا اور بلّی اپنی مرضی سے گھاس بھی نوش کر لیتے ہیں تو وہ بہت حیران ہوئے اور انہوں نے اس بات پر خاص تجربات کئے جس کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ کتّے اور بلّیاں عام حالات میں کسی صورت میں بھی گھاس نہیں کھاتے اور وہ گھاس صرف اس صورت میں کھاتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے معدے میں کوئی نقص ہے اور اس طرح گھاس غذا کے طور پر نہیں بلکہ ایک دوا کے طور پر کھائی جاتی ہے۔

(۴) سمندری گھوڑا اور سمندری گائے

سمندری گھوڑا دراصل مچھلی کی ہی ایک قسم ہے اس کے سر کی شکل بالکل گھوڑے کے سر کی مانند ہوتی ہے اور عام حالات میں اس کی لمبائی صرف چند انچ ہوتی ہے یعنی سمندری گھوڑے سے ہم کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ بھی عام گھوڑے کی طرح ایک بڑی جسامت کا جانور ہے بلکہ یہ ایک چند انچ لمبی مچھلی کو کہتے ہیں۔ البتہ سمندری گائے ایک بڑے سمندری جانور کا نام ہے جس کی لمبائی ۱۴ فٹ تک بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی سمندری گھوڑے اور سمندری گائے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

(۵) دماغ کا وزن

عام سائنسدانوں کا خیال ہے کہ مختلف آدمیوں کے سر میں پائے جانے والے جس حصّہ کو ہم دماغ کہتے ہیں اس کے بڑے یا چھوٹے ہونے سے آدمی کی ذہانت کا بھی

علم ہوتا ہے۔ جتنا جس شخص کا دماغ بڑا ہوگا اتنا ہی وہ وسیع الدماغ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ عورتوں کی نسبت مرد زیادہ دماغی کام کر سکتے ہیں کیونکہ مرد کے دماغ کا اوسط وزن عورت کے دماغ سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایک مرد کے دماغ کا اوسط وزن ۴۹ اونس ہوتا ہے جبکہ یہی وزن عورت کی صورت میں صرف ۴۴ اونس ہوتا ہے۔

(۶) ہماری زمین

کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس زمین پر کل خشکی کا نصف چٹانوں، صحراؤں، جنگلات اور قطبین کے ارد گرد کا برف پوش علاقہ ہے۔ چنانچہ یہ نصف حصہ انسانی رہائش کے قابل نہیں ہے۔ صرف باقیماندہ نصف خشکی کا حصہ قابل رہائش ہے۔ سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کا قریباً نصف حصہ دنیا کے کل خشکی کے علاقہ کے بیسویں حصہ میں رہائش پذیر ہے۔ ایک طرف مشرقی پاکستان اور انگلستان جیسے علاقوں میں فی مربع میل اوسط آبادی ۸۰۰ سے بھی تجاوز کرتی ہے وہاں کینیڈا کے شمالی مشرقی حصے اور آسٹریلیا کے شمالی علاقے میں ہر ۲۵ سے ۵۰ مربع میل علاقہ میں اوسطاً ایک آدمی آباد ہے۔

(۷) نہر پانامہ

یہ نہر ۵۰ میل لمبی ہے۔ اسکی چوڑائی ۵۰۰ فٹ اور گہرائی ۵۰ سے ۴۰ فٹ تک۔ اس نہر میں سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ یہ نہر سویز کی طرح سمندر کی ہم سطح نہیں ہے بلکہ اس نہر میں داخل ہونے کے لئے جہازوں کو مختلف مشینوں کے ذریعے قریباً ۸۵ فٹ کی اونچائی تک اٹھانا پڑتا ہے۔

نائیجیریا میں خدام الاحمدیہ کا پہلا عظیم الشان اجتماع

(مرتبہ: محترم رفیق احمد صاحب ثاقب)

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کے پچاس سالہ باقاعدہ مشن کے قیام پر جن تقریبات کے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا ان میں سے ایک حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی قائم کردہ بابرکت تنظیم خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد تھا۔ اگرچہ نائیجیریا میں خدام الاحمدیہ کا قیام ایک لمبے عرصہ سے ہے اور مختلف شہروں میں مجالس ہمیشہ نوجوانوں کی تربیت میں کوشاں رہی ہیں لیکن خدام کی تنظیم میں یہ پہلا تاریخی موقعہ تھا کہ ان کا اکٹھا اجتماع منعقد ہوا جس میں تمام مجالس کے نمائندگان ملک کے طول و عرض سے شامل ہوئے۔

اس اجتماع کا انعقاد چونکہ اس روز تھا جبکہ اہلِ نائیجیریا اپنا یوم آزادی منا رہے تھے اس لئے اخبارات اور ریڈیو نے اس خبر کو بہت اہمیت دی اور نمایاں طور پر اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی اور بار بار ریڈیو سے نشر ہوئی۔

اس اجتماع کا انعقاد ویسٹرن سٹیٹ کے دارالخلافہ اباداں میں کیا گیا اور یہ فیصلہ اس بنا پر کیا گیا تھا کہ یہ مجلس اپنی کارکردگی اور فعالیت کے لحاظ سے بہت بہتر تھی۔ مجلس نے اجتماع کا انعقاد اباداں کی زیر تعمیر مسجد میں کیا۔ اس وسیع و عریض مسجد کا سنگِ بنیاد تقریباً آٹھ سال قبل حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رکھا تھا اور حال ہی میں اس کی چھتوں کی تعمیر اس جماعت کی شبانہ روز کوششوں سے پایۂ تکمیل کو پہنچی تھی۔ ایک رنگ میں اس مسجد کا افتتاح اس بابرکت اجتماع کے انعقاد سے ہوا۔ اس تمام جگہ کو رنگ برنگ جھنڈیوں اور قطعات وغیرہ سے سجایا گیا تھا اور نمائندگان کی نشست کیلئے باقاعدہ کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اسی طرح مہمانوں کے ٹھہرانے اور کھانے کا بھی مناسب انتظام مجلس کی طرف سے کیا گیا تھا۔ ان تمام انتظامات کا جائزہ مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نائب صدر خدام الاحمدیہ نے یکم اکتوبر کی صبح کو فرمایا تھا اور اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

افتتاحی اجلاس: پہلا اور افتتاحی اجلاس مکرم و محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا و نائب صدر خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی نے کی۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ آج خدام کا اجتماع بھی ہے اور نائیجیریا کا یوم آزادی بھی اسلئے اس خوشی میں لوائے

خدام الاحمدیہ اور نائیجیریا کا قومی جھنڈا ایک وقت لہرایا جائے گا۔ چنانچہ امیر صاحب نے دعا کرتے ہوئے مجلس کے سرکردہ کارکنان اور بعض مدعو مہمانوں کی معیت میں مسجد کے بیرونی احاطہ میں جھنڈے لہرائے جس کے ساتھ ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ یہ تقریب نہایت ایمان افروز تھی۔ اس کے بعد خدام اپنے جھنڈے پر باری باری پہرہ دیتے رہے۔

جھنڈا لہرانے کے بعد آپ دوبارہ سٹیج پر تشریف لائے اور خدام کا عہد دہرانے کے بعد آپ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تنظیم سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۸ء میں قائم فرمائی تھی اور ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ابتدا سے اس کے ساتھ وابستہ رہے اور آپ ہی کے زمانہ صدارت میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا سلسلہ شروع ہوا جو آج تک باقاعدہ ہو رہا ہے۔ اس بات پر آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجلس نائیجیریا کو پہلی بار سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق بخشی ہے اور مجلس ابادان نے نہایت عمدگی سے اس کا انتظام کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کروا کر اجتماع کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

آپ کے بعد الحاج ڈاکٹر اسماعیل صاحب بالوگن آف ابادان یونیورسٹی نے "مسلم نوجوانوں کو پیش آمدہ مسائل اور ان کا حل" کے عنوان پر پُر مغز عالمانہ تقریر فرمائی۔ آپ نے عصر حاضر کے اس پُر خطر ماحول میں احمدی کی ذمہ داریوں کو بھی بیان فرمایا اور بتایا کہ مغربی تہذیب جو انسان کو پھر بہیمیت اور بے شرمی سے ہمکنار کر رہی ہے اس کا حقیقی علاج احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ذریعہ ہی کیا جا سکتا ہے۔

آخر میں الحاجی ٹُبساری صاحب پریذیڈنٹ ابادان نے یوروبا زبان میں "احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر نہایت پُر جوش تقریر کی۔ اسکے بعد بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس برخاست ہوا۔

اجلاس دوم :- دوسرا اجلاس پونے چھ بجے الحاجی ٹُبساری صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں "خدام الاحمدیہ کا کردار" کے موضوع پر خاکسار نے تقریر کی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا وقت تھا جس میں خدام اور حاضرین نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا اور کثرت سے سوال کئے۔ ان سوالات کے جوابات کے لئے چار اصحاب کا بورڈ مقرر تھا۔ (۱) محترم امیر صاحب (۲) محترم مولانا روشن الدین احمد صاحب (۳) مکرم الحاجی ڈاکٹر بالوگن اور ڈاکٹر گیوا آف یونیورسٹی ابادان۔

مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد ½ بجے سے ۹½ بجے تک حج بیت اللہ کے بارہ میں دستاویزی فلمیں انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے دکھائی گئیں جنہیں احباب نے بہت دلچسپی سے دیکھا۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ تھا۔ کھانے کا انتظام نہایت عمدہ تھا۔ مستورات کھانا تیار کرنے میں مشغول تھیں۔ باری باری مختلف مجالس کے کئی صد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ اباوان کے سالانہ اجتماع سے مکرّم مولانا محمد اجمل شاہد امیر و نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا خطاب کر رہے ہیں

آج کے حاضرین اور سامعین کی تعداد تقریباً آٹھ سَو رہی۔ کل ۳۰ مجالس سے ۲۵۲ نمائندگان نے شرکت کی۔

قائدین و عہدیداران کا اجلاس :-

کھانے کے وقفہ کے بعد تیسرا اجلاس ۱۰½ بجے شب قائدین و عہدیدارانِ مجالس کا محترم امیر صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ برادر عبدالغنی صاحب لوکل مشنری مقیم زاویہ نے تلاوت قرآن مجید کی جس کے بعد امیر صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے پہلے مجالس کی نمائندگی کی پوزیشن دریافت کی اور جن جماعتوں میں ابھی مجلس قائم نہیں وہاں ان کے قیام کی تلقین کی۔ چار ایسی جماعتوں کے خدام میٹنگ میں موجود تھے جہاں مجلس قائم نہیں ہوئی اور انہوں نے وہاں جاکر مجلس قائم کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اس کے بعد آپ نے نمائندگان سے تجاویز طلب کیں۔ جس پر متعدد تجاویز پیش کی گئیں۔ بعض تجاویز یہ تھیں کہ ملکی سطح پر خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ ہو جو امیر صاحب کی زیر ہدایت ان کی مدد کے لئے کام کرے۔ اسی طرح سرکٹ قائدین کی تنظیم بنائی جائے اور رخصتوں میں احمدی طلباء کے لئے تربیتی کلاسوں کا انعقاد کیا جائے۔ اسکے علاوہ مختلف مجالس نے اپنی مشکلات کا اظہار کیا جن کا حل مکرم امیر صاحب نے پیش فرمایا نیز تمام نائیجیریا میں مجلس کو فعّال بنانے کے لئے ہر سال ایسے اجتماع کا فیصلہ کیا گیا۔

۱۲ بجے شب یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن - ۲۰ر اکتوبر ۱۹۷۲ء :-

پروگرام کے مطابق صبح چار بجے خدام تہجد کیلئے بیدار ہوئے۔ نماز تہجد مولانا روشن الدین احمد صاحب کی اقتدا میں شروع ہوئی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ ۱۵۰ خدام اس میں شامل ہوئے جو مسجد اور نواح کے مکانات میں مقیم تھے۔ یہ نہایت ایمان افروز نظارہ تھا۔ اس میں باجماعت تہجد کا موقع پہلی بار اس رنگ میں خدام کو میسّر ہوا تھا۔

وقارِ عمل - ورزشی و تفریحی پروگرام :-

صبح کی نماز کے بعد مسجد کے سامنے سکول کی گراؤنڈ میں مختلف ورزشی مقابلہ جات مکرم آئینہ صاحب قائد مجلس لیگوس کی نگرانی میں ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں بہت سے خدام نے حصّہ لیا۔ بعد ازاں وقارِ عمل میں اجتماع کے تمام مقامات کی صفائی میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ اس کے بعد مکرم شکیل احمد صاحب منیر کے زیرِ انتظام مسجد میں مشاہدہ و معائنہ کا مقابلہ ہوا جو یہاں کے خدام اور لوگوں کے لئے بالکل نئی چیز تھی۔ چنانچہ یہ پروگرام بڑا ہی دلچسپ رہا۔ ۶۵ خدام نے اس میں حصّہ لیا۔ برادر سنوسی اور برادر بادا موس آف اباداں نے بالترتیب اوّل و دوم انعام حاصل کئے۔

پانچواں اجلاس :- پانچواں اجلاس جناب الحاج بالوگن صاحب کی زیرِ صدارت دس بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم جناب مجید احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد الحاج اے۔ جی لگو نائب پریذیڈنٹ نائیجیریا نے یوروبا زبان میں مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ کچھ عرصہ قبل جب خدام الاحمدیہ قائم ہوئی تو اس وقت کافی مشکلات درپیش تھیں لیکن یہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع بہت پاکیزہ اور ایمان افروز ماحول میں ہو رہا ہے اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارا قدم

مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کی تربیتی کلاس کے اختتامی اجلاس میں
مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ صدارت
فرما رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ مکرم حمید الدین صاحب قائد سیالکوٹ شہر بیٹھے ہیں

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
سابق نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
(آپ امسال انصار اللہ میں تشریف لے گئے ہیں)

سیالکوٹ شہر کی سالانہ تربیتی کلاس کی تقسیم انعامات کی تقریب میں
محترم صدر صاحب انعامات تقسیم فرما رہے ہیں

مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
(آپ سے نمائندہ خالد کا انٹرویو خالد کے زیر نظر
شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

ترقی اور خوشحالی کی طرف ہے۔ دوسری تقریر جناب مولوی منصور احمد خان صاحب کی تھی۔ تقریر سے پہلے جناب صدر مجلس نے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ فاضل مقرر کا موضوع ہے "بعثت مسیح موعود علیہ السلام"۔ اور فاضل مقرر اس موضوع پر خطاب کرنے کی دوہری اہلیت رکھتے ہیں کیونکہ آپ مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اور جسمانی اولاد میں سے ہیں۔ اس کے بعد مولوی منصور احمد خان صاحب نے اپنے مضمون کو بہت عمدہ رنگ میں نبھایا جو حاضرین کی طرف سے نہایت پسند کیا گیا اور سامعین نے نعرہ ہائے تکبیر سے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

ایک خصوصی تحریک:۔ محترم امیر صاحب کے ارشاد پر ڈاکٹر بالاگن صاحب نے احباب جماعت کے سامنے بڑے اچھے رنگ میں ایک خصوصی تحریک پیش کی۔ آپ نے کہا کہ نئے باترجمہ قرآن مجید (انگریزی) کی کاپیاں تمام تعلیمی اداروں اور تمام بڑے بڑے ہوٹلوں کے کمروں میں رکھوائی جائیں تاکہ ہمارے پیارے آقا کی یہ خواہش عملی طور پر پوری ہو کہ قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ آپ نے سب سے پہلے اپنی طرف سے ۵۰ کاپیاں مہیا کرنے کا ذمہ لیا۔ اس اپیل اور آپ کے نمونہ کو دیکھتے ہوئے حاضرین نے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے موقعہ پر ایک ہزار کاپیوں کے وعدے ہو گئے۔ اور بعض نے اسی وقت نقد رقم جمع کروا دی یہ نظارہ قابل دید تھا۔ مسجد نعروں سے گونج رہی تھی اور مومنین بڑھ چڑھ کر فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کا حسین نظارہ پیش کر رہے تھے۔ مکرم امیر صاحب نے خدام اور احباب جماعت کے اس جوش و خروش کو انکی روحانی بیداری سے تعبیر کیا اور قربانی کرنیوالے احباب کے لئے دعا فرمائی۔

اس کے بعد خدام کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ مقابلہ کے لئے تین عناوین تھے (ا) خلافت اسلامیہ۔ (ب) مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے (ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے لئے اسوہ تھے۔ اس مقابلہ میں ۱۳ خدام نے حصہ لیا اور انہوں نے انگریزی اور لوکل زبان میں تقاریر کیں۔ برادر آئیٹہ آف لیگوس اوّل اور برادر نورالدین اور برادر ایف۔ ا۔ اے اڈُوادو بالترتیب دوم اور سوم رہے۔

بچوں کا دلچسپ پروگرام:۔ پونے ایک بجے اطفال کا اذان کا مقابلہ ہوا۔ اس کے بعد بچوں نے ایک پروگرام پیش کیا۔ جس میں تلاوت، یوروبا مکالمہ، عربی مکالمہ، طریق وضو و صلوٰۃ شامل تھے۔ حاضرین اس پروگرام سے بہت متاثر ہوئے اور فوری طور پر نقد انعامات سے بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

اختتامی اجلاس:۔ اجتماع کا آخری اجلاس مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد کی صدارت میں ایک بجے دوپہر شروع ہوا۔ اس میں سب سے قبل اجتماع میں مختلف مقابلہ جات میں اوّل و دوم آنیوالے خدام اور اطفال کو مکرم جناب امیر صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ نائیجیریا میں مجموعی طور پر اوّل مجلس خدام الاحمدیہ ابادان کو قرار دیا گیا۔ اس غرض کے لئے ایک شیلڈ تیار کی گئی تھی۔ یہ شیلڈ کانو کے ایک مخلص دوست مکرم سلامی صاحب نے خاکسار کی زیر ہدایت تیار کی تھی۔ اس پر قرآنی آیت

فاستبقوا الخیرات لکھی گئی تھی۔ یہ شیلڈ ہر سال بہترین مجلس کو دی جایا کرے گی۔ مجلس اباد ان کو اس اعزاز کے ملنے پر تمام حاضرین نے پُرجوش نعرے لگائے اور اس پر انتہائی خوشی و مسرت کا اظہار کیا گیا۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب میں اس کامیاب اجتماع کے انعقاد پر خدام کو مبارکباد پیش کی اور اعلان فرمایا کہ اس تاریخی اجتماع کے بعد انشاء اللہ ہر سال اسے مختلف مقامات پر منعقد کیا جائے گا تاکہ مجلس اچھی طرح متعارف ہو سکے اور نوجوان اس تنظیم کی برکات سے متمتع ہوں۔ اسکے بعد آپ نے عہد دُہرایا اور اجتماعی دعا فرمائی اور اس طرح یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ؕ

انتخاب زعماء و تقرر عہدیداران

مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نبوت ۱۳۵۱ ہش نومبر ۱۹۷۲ء سے شروع ہو چکا ہے۔ ایسی بڑی مجالس جو مختلف حلقہ جات میں منقسم ہیں وہ حلقہ جات میں زعماء کا انتخاب کروائیں اور رپورٹ انتخاب صدر مجلس کی خدمت میں منظوری کیلئے ارسال کریں۔

قائدین مقامی نئے سال کے لئے اپنی مجالس عاملہ تجویز کریں اور صدر مجلس سے منظوری حاصل کریں تا شروع سال سے ہی باقاعدگی سے کام ہو سکے۔

اللہ بخش شاہد
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تیسویں سالانہ اجتماع کی

تفصیلی روئیداد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع ربوہ کے رُوح پرور ماحول میں نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہُوا۔ اجتماع کے جملہ انتظامات کو بہتر طور پر سرانجام دینے کے لئے کافی عرصہ پہلے ہی کام شروع کیا جا چکا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس موقع پر خاص ہدایت تھی کہ اس اجتماع میں ہر مجلس کا ایک ایک نمائندہ ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ چنانچہ مرکز کی طرف سے مجالس کو بار بار یاد دہانی کروائی گئی۔ یکے بعد دیگرے کئی سرکلر بھجوائے گئے۔ مختلف مجالس میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاسز اور اجتماعات میں مرکزی نمائندگان نے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان کی شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔ مرکزی نمائندگان کے علاوہ مربیانِ سلسلہ نے بھی اپنے اپنے حلقہ میں خصوصی مساعی کے ذریعہ خدام کو اجتماع میں شمولیت کے لئے ربوہ بھجوایا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ان تمام مساعی اور کوششوں کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہُوا اور امسال اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس اور خدام کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ہُوا۔

حاضری:۔ اجتماع کے پہلے روز ۵۱۲ مجالس کے ۳۱۷۶ خدام ربوہ پہنچ چکے تھے جبکہ گزشتہ سال اختتامی کارروائی کے وقت ۴۲۸ مجالس کے ۳۱۰۲ خدام موجود تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حاضری پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"گزشتہ سال کے اجتماع کے اختتامی اجلاس میں جتنی مجالس شامل ہوئی تھیں آج خدا کے فضل سے اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں ہی اُس پر پچاس مجالس کا اضافہ ہو چکا ہے اور ابھی مزید مجالس آ رہی ہیں"

یاد رہے کہ افتتاح کے وقت تقریباً گیارہ سو زائرین اور دو ہزار اطفال بھی پنڈال میں موجود تھے۔ (حاضری کی ضلعوار تفصیلی رپورٹ صفحہ ۵۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔)

پہلا روز — ۵؍ اکتوبر

خیموں کی تیاری اور تنصیب:۔ بیرونی مجالس سے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے خدام کی آمد کا سلسلہ مؤرخہ ۳؍ اکتوبر کی شام سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اگلے روز یعنی ۴؍ اکتوبر کو سارا دن خدام کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ چاروں طرف سروں پر خیموں کا

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث بنصرہ العزیز
لوائے خدام الاحمدیہ لہرا رہے ہیں

یہ پھریرا خلاء کی لامحدود وسعتوں میں ہمیشہ لہراتا رہے گا

سامان اور بستر وغیرہ اٹھائے خدام کے یہ قافلے عجیب منظر پیش کر رہے تھے۔ ربوہ کے مقامی خدام نے اپنے خیمے چار اکتوبر کی شام تک نصب کر لئے تھے جبکہ باہر سے آنے والے خدام پانچ اکتوبر کو ساڑھے دس بجے تک خیمے نصب کرتے رہے۔ ایک باقاعدہ انتظام کے تحت مقام اجتماع کے رہائشی حصّہ کو دس بلاکوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر بلاک کا ایک نگران مقرر تھا جو خدام کی دیکھ بھال اور انہیں کھانے وغیرہ کے لئے پرچی مہیا کرنے کا ذمہ دار تھا۔ تمام بلاکوں کی عمومی نگرانی کا کام منتظم اندرون کے سپرد تھا۔

معائنہ صدرِ محترم و ہدایات:۔ ٹھیک ساڑھے دس بجے محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ صدرِ مجلس ایک ایک بلاک کا معائنہ کرتے جاتے تھے اور خدام نہایت وقار کے ساتھ قطاروں میں پنڈال میں اپنی مقررہ جگہوں پر بیٹھتے جاتے تھے۔ معائنہ ختم ہوا تو تمام خدام پنڈال میں بیٹھ چکے تھے۔ اس موقع پر منتظم صاحب پنڈال نے حضور کے استقبال سے متعلق خدام کو ضروری ہدایات دیں۔

حضور کی تشریف آوری:۔ ساڑھے گیارہ بج چکے تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چند لمحوں بعد تشریف لانے والے تھے۔ تمام حاضرین سراپا انتظار تھے۔ ٹھیک گیارہ بج کر چالیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا چرچا ہوا۔ صدرِ محترم اور دیگر مہتممین کرام نے پنڈال سے باہر حضور کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا۔ حضور اسٹیج پر تشریف لائے تو تمام حاضرین نے محبت اور وفورِ جذبات سے سرشار ہو کر اپنے محبوب آقا کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہا۔ عجیب رُوح پرور سماں تھا۔ چہرے خوشی سے دمک رہے تھے اور فضا اسلام زندہ باد، حضرت خاتم النبیین زندہ باد اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے معطر تھی۔

افتتاحی اجلاس و پرچم کشائی:۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم اصلاح و ارشاد نے کی۔ اس کے بعد تمام خدام نے حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں کھڑے ہو کر اپنا عہد دُہرایا۔ عہد کے بعد حضور لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کے لئے اسٹیج سے باہر تشریف لائے۔ تمام خدام لوائے خدام الاحمدیہ کی طرف مُنہ کر کے کھڑے ہو گئے اور زیرِ لب دُعائیں پڑھنے لگے۔ اس موقع پر حضور نے یہ ہدایت فرمائی کہ آئندہ جب بھی لوائے احمدیت یا لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں فرمودہ نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" کے تین چار اشعار ضرور پڑھے جایا کریں۔ چنانچہ اس ہدایت کی تعمیل میں حضورؑ کی نظم کے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے گئے:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

جب حضور کار سے باہر تشریف لائے تو صدر مجلس نے
آگے بڑھ کر حضور کو خوش آمدید کہا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب مقامِ اجتماع میں تشریف لائے تو صدر مجلس اور دیگر منتظمین کرام
نے حضور کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر حضور نے وہاں موجود تمام احباب
کو شرف مصافحہ بخشا

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کے بعد حضور جب دوبارہ اسٹیج پر تشریف لائے تو مکرم ناصر احمد صاحب شمس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک منظوم کلام ع "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد حضور نے فرمایا کہ "قبل اس کے کہ میں وہ باتیں کہنی شروع کروں جو میں کرنا چاہتا ہوں، میں سارے خدام کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ایک رومال خادم کی علامت کے طور پر تجویز کیا ہے اور یہ رومال ہر خادم کے پاس ہونا چاہیئے۔ یہ رومال سیاہ اور سفید پٹیوں پر مشتمل ہے" حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو جھنڈے تھے ان کا رنگ کالا یا سفید ہوتا تھا اسی لئے جماعت کے جھنڈوں میں ہم نے ان دو رنگوں کا امتزاج پیدا کیا ہے۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ اجتماعات کے موقعوں پر اس قسم کے رومال ہر خادم کے گلے میں ہونے چاہئیں۔ عام رکن کے لئے اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ اور عہدیداران کے لئے اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ کا چھلہ حضور نے مقرر فرمایا ــــ (اجتماع کی افتتاحی کارروائی کے وقت عہدیداران مرکزیہ کے علاوہ کافی خدام نے یہ رومال اپنے گلے میں باندھے ہوئے تھے)۔ رومال کے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد حضور نے خدام سے نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ حضور کا یہ خطاب قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ (حضور کا یہ خطاب "خالد" کی اگلی اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ ـــ ادارہ) اس ولولہ انگیز خطاب کے بعد حضور نے دعا فرمائی جس کے بعد ٹھیک ایک بجے آپ واپس تشریف لے گئے۔

مقابلہ نظم خوانی:۔ ایک سے دو بجے تک کھانے اور تیاری نماز کا وقفہ تھا۔ اس دوران اسٹیج پر نظم خوانی کا مقابلہ ہوا جس میں قریباً اکتالیس خدام نے حصہ لیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم منیر احمد صاحب جاوید اوّل اور مکرم نعیم احمد صاحب دوم قرار دیئے گئے۔

ذکرِ حبیب کا پروگرام:۔ دو بجے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ جس کے بعد ذکرِ حبیب کا پروگرام شروع ہوا۔ اس پروگرام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو صحابہ حضرت حکیم دین محمد صاحب اور مکرم مولانا محمد حسین صاحب نے پیارے حبیب کی پیاری باتیں خدام کے سامنے بیان فرمائیں۔ دونوں بزرگوں نے اپنے محبوب کا آنکھوں دیکھا تذکرہ کچھ ایسے انداز میں کیا کہ تمام آنکھیں پُرنم ہوگئیں۔ ذکرِ حبیب کا یہ دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

پرچہ قرآن مجید و دینی معلومات:۔ ذکرِ حبیب کے پروگرام کے بعد تمام خدام نے پنڈال ہی میں بیٹھ کر قرآن مجید اور دینی معلومات کا پرچہ حل کیا۔ پرچہ حل کرنے کے لئے چالیس منٹ کا وقت دیا گیا تھا۔

تقریری مقابلہ معیار دوم:۔ ساڑھے تین بجے

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

حضرت مولانا محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ خدام سے مخاطب ہیں
پیارے حبیب کی پیاری باتیں زبان پر ہیں

حضرت مولانا حکیم دین محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ ذکرِ حبیب کے
پروگرام میں خدام سے خطاب فرما رہے ہیں

معیار دوم کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلے میں کُل ۲۳ خدام نے حصہ لیا اور اپنی پُر جوش خطابت کے جوہر دکھائے۔ ویسے تو ساری ہی تقریروں کا معیار کافی بلند تھا۔ تاہم مکرم حافظ مظفر احمد صاحب اور مکرم نصیر الدین صاحب (مجلس لندن، انگلستان) نے دوسرے تمام مقررین پر برتری حاصل کی۔

ابتدائی ورزشی مقابلے:۔ تقریری مقابلے کے بعد کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ سب خدام نہایت نظم و ضبط کے ساتھ پنڈال سے کھیلوں کے میدان میں آگئے۔ آج کبڈی اور فٹ بال کے ابتدائی مقابلے ہوئے ــــ کبڈی کے مقابلوں میں ملتان ڈویژن نے ربوہ پر برتری حاصل کی۔ جبکہ لاہور اور سرگودھا ڈویژن کی ٹیموں نے خیرپور اور راولپنڈی ڈویژن کو مات دی۔ فٹ بال کے مقابلوں میں کراچی ڈویژن نے لاہور ڈویژن اور ملتان ڈویژن نے خیرپور ڈویژن کو شکست دی۔

نماز مغرب و عشاء و درس قرآن مجید:۔ ورزشی مقابلوں سے فراغت کے بعد خدام نے نماز کی تیاری کی اور مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کیلئے دوبارہ پنڈال میں پہنچ گئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم اصلاح و ارشاد نے درس قرآن کریم دیا اور قرآنی آیت اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی (یعنی انسان میں بے شمار ترقیات کا مادہ ہے) کی تشریح و توضیح کی۔

تقریری مقابلہ معیار سوم:۔ کھانے کے وقفہ کے دوران معیار سوم کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں صرف پانچ خدام نے حصہ لیا۔ جن میں سے مکرم محمد جمیل صاحب اور مکرم محمد اشرف صاحب انعام کے مستحق قرار دیئے گئے۔

شوریٰ کا اجلاس:۔ رات پونے آٹھ بجے شوریٰ کا پروگرام تھا۔ چنانچہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر خدام اس ضروری پروگرام میں شامل ہونے کیلئے پنڈال میں جمع ہوئے۔ محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی زیر صدارت شوریٰ کا یہ اجلاس شروع ہوا۔ تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد صدرِ محترم نے فرمایا کہ شوریٰ کا انعقاد قرآنِ حکیم کے حکم کے مطابق عمل میں لایا جاتا ہے۔ چنانچہ مجلس شوریٰ کے ہر رکن کا یہ فرض ہے کہ وہ کامل تحقیق کے بعد یہاں اپنے علم اور تجربے کا نچوڑ پیش کرنے کی کوشش کرے۔

شوریٰ کے اس اجلاس میں سب سے پہلے مکرم معتمد صاحب مرکزیہ نے گزشتہ شوریٰ کے فیصلہ جات کی تعمیل پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد معتمد صاحب مرکزیہ ہی نے رد شدہ تجاویز مع وجوہ پیش کیں۔ نیز ایجنڈا پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد ایجنڈا کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے اعتماد اور مال کی دو سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ اعتماد کی سب کمیٹی کے ممبران کی تعداد تیس تھی اور اس کا صدر مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب قائد ضلع کراچی کو مقرر کیا گیا جبکہ سب کمیٹی مال اکاون ممبران پر مشتمل تھی اور اس کے صدر مکرم چوہدری فضل احمد صاحب قائد ضلع مظفر گڑھ مقرر کئے گئے۔ شوریٰ کا یہ اجلاس تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔

مقابلہ تلاوت قرآن کریم و مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ:۔ رات

محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اجتماع کے آخری روز خدام سے خطاب فرما رہے ہیں۔

محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس کی زیر صدارت تلقین عمل کے پروگرام میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے علی الترتیب "محنت" اور "اصلاح نفس" کے موضوعات پر خدام سے خطاب فرمایا

پونے نو بجے مقابلہ تلاوت قرآن کریم منعقد ہوا جس میں
۳۲ خدام نے حصہ لیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم
مشہود الحق صاحب اوّل اور مکرم نصیر الحق صاحب دوم قرار
پائے۔ اس مقابلہ کے بعد مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں
تین معیار مقرر کئے گئے تھے۔ نتیجہ حسب ذیل رہا:۔

معیار اوّل:۔ اوّل مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی
دوم مکرم خالد احمد صاحب شمس

معیار دوم:۔ اوّل مکرم محمد یاسین صاحب
دوم مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ

معیار سوم:۔ اوّل مکرم سید محمد رضا صاحب
دوم مکرم مبارک احمد صاحب ظفر

رات دس بجکر چالیس منٹ پر مکرم مہتمم صاحب تربیت
نے نماز تہجد کے بارہ میں خدام کو حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے ملفوظات سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔
جس کے بعد پہلے روز کے پروگرام بخیر و خوبی انجام پذیر
ہوئے۔

دوسرا روز ۔۔۔ ۱۲ اکتوبر

بیداری، ادائیگی نماز تہجد و فجر:۔ مورخہ ۱۲ اکتوبر
بروز جمعہ اجتماع کا دوسرا دن تھا۔ خدام نماز تہجد
کے لئے پونے چار بجے ہی بیدار ہو گئے۔ منتظم صاحب
اندرون نے خدام کو بیدار کرنے میں کافی مدد دی۔ چنانچہ
خدام ایک نئے عزم کے ساتھ بیدار ہوئے اور نماز تہجد
کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں جمع ہو گئے۔ نماز تہجد کے بعد
نماز فجر ادا کی گئی۔

درس قرآن پاک:۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد
مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد
نے قرآن پاک کا درس دیا جس میں آپ نے رمضان المبارک
کی اہمیت اور روزہ کے فوائد بیان فرمائے۔

تلاوت کلام پاک و اجتماعی ورزش:۔ درس القرآن
کے بعد خدام نے پنڈال ہی میں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت
کی جس کے بعد اجتماعی ورزش کے پروگرام میں شمولیت اختیار
کی۔ خدام نے یہ ورزش مکرم محمد شفیع صاحب زبیری فزیکل انسٹرکٹر
کی زیر نگرانی کی۔

ورزشی مقابلے:۔ ناشتہ کے وقفہ کے فوراً بعد
خدام کے والی بال اور رسہ کشی کے مقابلے منعقد ہوئے
والی بال کا پہلا میچ ربوہ اور لاہور ڈویژن کے مابین
ہوا جس میں ربوہ نے برتری حاصل کی۔ والی بال کا دوسرا
میچ سرگودھا اور راولپنڈی کے درمیان کھیلا گیا۔ جس میں
سرگودھا ڈویژن نے یہ میچ جیت لیا۔ رسہ کشی کے مقابلوں
میں کراچی اور ملتان کی ٹیموں نے سرگودھا اور لاہور ڈویژن
کو ہرا دیا۔

انفرادی مقابلے:۔ صبح سات سے ساڑھے نو بجے
تک خدام کے مندرجہ ذیل انفرادی علمی و ورزشی مقابلے
منعقد ہوئے۔

علمی مقابلے:۔ مشاہدہ و معائنہ، مضمون نویسی،
مقررہ نظمیں زبانی سنانے کا مقابلہ، ترجمہ قرآن کریم، حفظ
قرآن مجید اور مطالعہ احادیث کا مقابلہ۔

ورزشی مقابلے:۔ ۱۰۰ گز، ۴۴۰ گز اور ایک میل
کی دوڑیں۔ لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، کلائی پکڑنا،

گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا، نشانہ غلیل، تھالی پھینکنا، اور وزن اٹھانا (ان ہر دو علمی و ورزشی مقابلوں کے نتائج صفحہ ۶۔ پر ملاحظہ فرمائیں)

درس مشعل راہ :- ساڑھے نو بجے باقاعدہ طور پر پنڈال میں پروگرام کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مکرم سید عبدالحی صاحب شاہ مہتمم اشاعت نے مشعل راہ سے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انفرادی دیانت و امانت کے بارہ میں ارشادات پڑھ کر سنائے۔

شوریٰ کا اجلاس :- پونے نو سے سوا گیارہ بجے تک ایک گھنٹہ کے لئے شوریٰ کا پروگرام شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت پہلے چند منٹ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی جس کے بعد صدر مجلس خود تشریف لے آئے اور بقیہ اجلاس کی صدارت فرمائی۔ شوریٰ کے اس اجلاس میں اعتماد اور مال کی سب کمیٹیوں کے صدر صاحبان نے اپنے گزشتہ رات منعقدہ اجلاسات کی رپورٹیں پڑھ کر سنائیں نیز اعتماد اور مال سے متعلق تجاویز پر سب کمیٹیوں کی سفارشات پیش کیں ۔۔۔ جس پر صدر محترم نے اراکین شوریٰ سے مشورہ طلب فرمایا۔

(شوریٰ کی تجاویز اور سب کمیٹیوں کی سفارشات کی مفصل رپورٹ صفحہ ۹۶ پر درج ہے)

ادائیگی نماز جمعہ :- شوریٰ کے اجلاس کے بعد وقفہ برائے طعام تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب خدام مسجد اقصیٰ پہنچے جہاں انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ اور نماز عصر ادا کی۔

علمی و مذہبی سوالات کے جوابات
و

پرچہ ذہانت :- اڑھائی بجے بعد دوپہر علمی و مذہبی سوالات کے جوابات کا دلچسپ پروگرام شروع ہوا۔ اس مجلس میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل، مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب، مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے خدام کے سوالات کے نہایت مدلل اور جامع جوابات دیئے۔ علمی و مذہبی سوالات کے جوابات کے اس دلچسپ پروگرام کے بعد خدام نے پرچہ ذہانت حل کیا۔۔۔۔

ورزشی مقابلے :- ساڑھے چار بجے شام ورزشی مقابلے شروع ہوئے۔ آج فٹ بال، کبڈی اور والی بال کے سیمی فائنل مقابلے ہوئے۔

فٹ بال کا پہلا میچ ربوہ اور حیدر آباد ڈویژن کے مابین ہوا جس میں ربوہ کی ٹیم نے یہ میچ صفر کے مقابلے میں دو گول سے جیت لیا۔ فٹ بال کا دوسرا میچ جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں سرگودھا اور ملتان ڈویژن کے درمیان ہوا جس میں سرگودھا ڈویژن کا پلڑا بھاری رہا۔ کبڈی کے مقابلوں میں حیدر آباد ڈویژن اور لاہور ڈویژن نے ملتان ڈویژن اور سرگودھا ڈویژن کو ہرا دیا۔ یہ تمام ورزشی مقابلے پونے چھ بجے تک ختم ہوگئے۔

درس حدیث :- مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی

قیادت ضلع لاہور تمام اضلاع میں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل قرار دی گئی۔ ممبران قیادت
ضلع لاہور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ (سال ۱۹۷۱-۷۲ء)
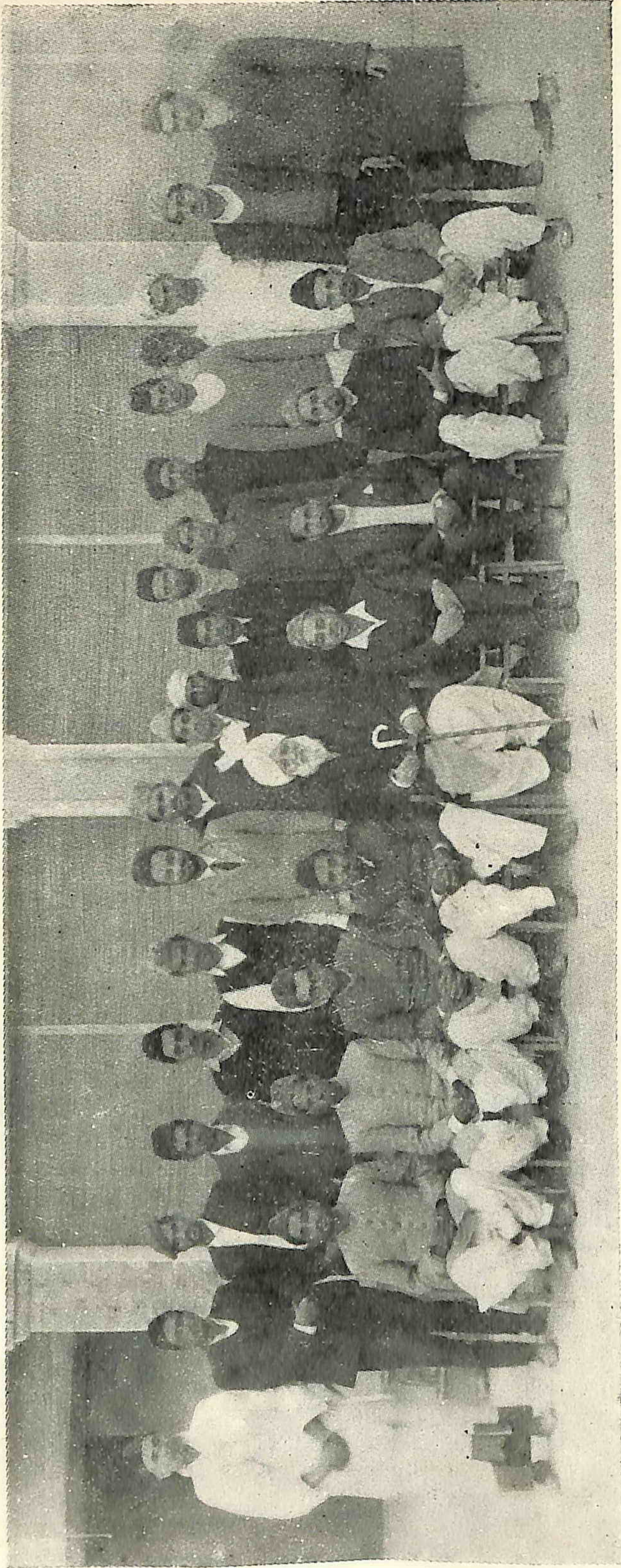
کرسیاں :- حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - منور احمد جاوید قائد ضلع - طاہر محمود نائب قائد ضلع - بشیر الحق خادم نائب قائد ضلع - عبدالقدیر شاہین نگران حلقہ - چوہدری حمید اللہ صدر - میر عبدالرشید تبسم مربی ضلع - عبدالمالک نائب قائد ضلع ڈاکٹر رشید احمد سلیم نگران حلقہ -

دائیں سے کھڑے :- چوہدری حمید احمد نگران حلقہ - رشید احمد خالد قائد رائیونڈ - احمد علی نگران حلقہ - سعید احمد قائد بھاپر - رزاق احمد قائد ھانڈوگوجر - بشیر احمد قائد ھڈیارہ - محمد سلمان قائد کوریٹر - چوہدری منور احمد نگران حلقہ - قیادت احمد ہاشمی قائد قصور - سراج دین - ملک محمد اختر قائد ہاڈاپور - چوہدری عبدالمنان قائد مانگرہ - مرزا کرامت اللہ معتمد ضلع - مبشر احمد طاہر نگران حلقہ - ملک حبیب احمد نائب نگران - غلام مرتضیٰ قائد بھائی پھیرو - مختار احمد ناصر قائد للیانی - مرزا سرور بیگ معتمد للیانی - حسن محمد آف مانگرہ -

کے بعد مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے فاستبقوا الخیرات کے موضوع پر درس حدیث دیا جس میں آپ نے صحابہ کرام کے ایمان افروز اور خدا کی راہ میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کے واقعات ایسے انداز میں بیان کئے کہ سامعین کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں اور دلوں سے اس پاک گروہ کے لئے بے اختیار دعائیں نکلنے لگیں۔

تلقینِ عمل:۔ درمیان میں کھانے کے وقفہ کے بعد رات پونے آٹھ بجے تلقینِ عمل کا پروگرام شروع ہوا جس میں مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے علی الترتیب محنت اور اصلاحِ نفس جیسے اہم موضوعات پر نہایت اثر انگیز تقاریر کیں۔

تقریری مقابلہ معیار اوّل:۔ ساڑھے آٹھ بجے معیار اوّل کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ اس تقریری مقابلے میں تقریباً اٹھارہ خدام نے حصہ لیا اور نہایت شاندار اور ولولہ انگیز تقاریر کیں۔

مقابلہ عام معلومات:۔ تقریری مقابلہ کے فوراً بعد مقابلہ عام معلومات انعقاد پذیر ہوا۔ یہ مقابلہ خاصا دلچسپ رہا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم عبدالوہاب آدم صاحب اور مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے خدام سے عام معلومات سے متعلق مختلف سوالات پوچھے جن کے جوابات خدام نے اپنی علمی اور ذہنی استعداد کے مطابق دیئے۔ اس مقابلہ میں کُل چوبیس خدام نے حصہ لیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم محمود احمد صاحب ناصر اوّل قرار پائے جبکہ مبارک احمد صاحب چیمہ اور سید محمد رضا صاحب برابر نمبر حاصل کر کے دوم رہے۔

تیسرا روز ـــ ۷ اکتوبر

بیداری، ادائیگی نماز تہجد و فجر:۔ مورخہ ۷ اکتوبر بروز جمعرات اجتماع کا آخری دن تھا۔ اس روز بھی خدام نماز تہجد کے لئے بیدار ہوئے اور پروگرام کے مطابق نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس القرآن میں شامل ہوئے۔

درس قرآن کریم:۔ آج کا درسِ قرآن کریم مکرم اللہ بخش صاحب شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دیا۔

درس کے بعد خدام نے تلاوت کلام پاک کی اور پھر اجتماعی ورزش ہوئی۔ ناشتہ کے دوران پیغام رسانی، والی بال اور رسہ کشی کے فائنل مقابلے ہوئے۔ پیغام رسانی میں ملتان شہر کی ٹیم اوّل قرار دی گئی جس کے کیپٹن مکرم محمد احمد صاحب منیر تھے۔

فائنل ورزشی مقابلے:۔ ٹھیک سات بجے فٹ بال فائنل اور ساڑھے سات بجے کبڈی فائنل کے مقابلے شروع ہوئے۔ فٹ بال کا فائنل مقابلہ ربوہ اور لائل پور کی ٹیموں کے درمیان ہوا جس میں ربوہ کی ٹیم نے ایک گول سے برتری حاصل کی۔ کبڈی کا فائنل مقابلہ لاہور ڈویژن اور حیدرآباد ڈویژن کے مابین ہوا جس میں لاہور ڈویژن کی ٹیم جیت گئی۔ رسہ کشی کے فائنل مقابلہ

میں کراچی و حیدرآباد ڈویژن کی ٹیم نے سرگودھا ڈویژن کو شکست دیدی۔ ان تمام ورزشی مقابلوں کے بعد پروگرام کے مطابق سب خدام اجتماع کے آخری اجلاس میں شمولیت کے لئے پنڈال میں جمع ہوئے۔

مجاہدین سلسلہ کی تقاریر: آٹھ بجکر چالیس منٹ پر مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب، مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

تلقین عمل: آج کے تلقینِ عمل کے پروگرام میں مرکزی مہتممین نے خدام سے خطاب کیا اور اپنے شعبہ جات سے متعلق ضروری ہدایات دیں۔

خطاب صدرِ محترم: ٹھیک دس بجکر دس منٹ پر مکرم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔ صدرِ محترم نے اپنے خطاب میں بعض انتظامی امور کے علاوہ تعلیم اور تربیت وغیرہ جیسے اہم شعبوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ صدر محترم کا خطاب ۲۳ جنوری کے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

شوریٰ کا آخری اجلاس: صدرِ محترم کے خطاب کے بعد شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں سب کمیٹیوں کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ (تفصیل صفحہ ۶۶ پر درج ہے)

اختتامی اجلاس: گیارہ بجکر بائیس منٹ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب فرمانے کے لئے مقامِ اجتماع میں تشریف لائے۔ مقامِ اجتماع کی فضا ایک بار پھر نعرۂ تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کی فلک شگاف آواز سے گونج اٹھی۔ اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم عبدالسلام صاحب طاہر نے کی۔ ازاں بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجالس اطفال الاحمدیہ میں سے اول آنے والی مجلس سیالکوٹ شہر کے قائد اور ناظم اطفال کو علمِ انعامی عطا فرمایا۔ نیز حضور ایدہ اللہ نے مجالس اطفال الاحمدیہ میں کارکردگی کے لحاظ سے دوم آنے والی مجلس ربوہ اور سوم آنے والی مجلس قمر آباد (سرگودھا) کو بھی اپنے دستِ مبارک سے سندات سے نوازا۔ اسی طرح حضور نے تمام اضلاع میں کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے پر قیادتِ ضلع لاہور کو شیلڈ عطا فرمائی اور قیادت ضلع سرگودھا اور قیادت ضلع تھرپارکر کو بالترتیب دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے پر سندات امتیاز عطا فرمائیں۔ اس کے بعد حضور نے صنعتی نمائش اور دیگر ورزشی مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنیوالے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں حضور نے خدام کو نہایت ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ (حضور کے اس خطاب کی تلخیص صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب قریباً اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ آخر میں حضور نے خدام کا عہد دہرایا اور لمبی اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔ اس طرح خدا کے فضل سے ہمارا تیسواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قیادت ضلع لاہور
کے اوّل آنے پر مکرم منوّر احمد صاحب جاوید قائد ضلع لاہور کو ٹرافی عنایت فرما رہے ہیں

حضور ایدہ اللہ ربوہ کی فٹ بال ٹیم کی جیت پر مہتمم مقامی مکرم سمیع اللہ سیال صاحب
کو رننگ ٹرافی مرحمت فرما رہے ہیں
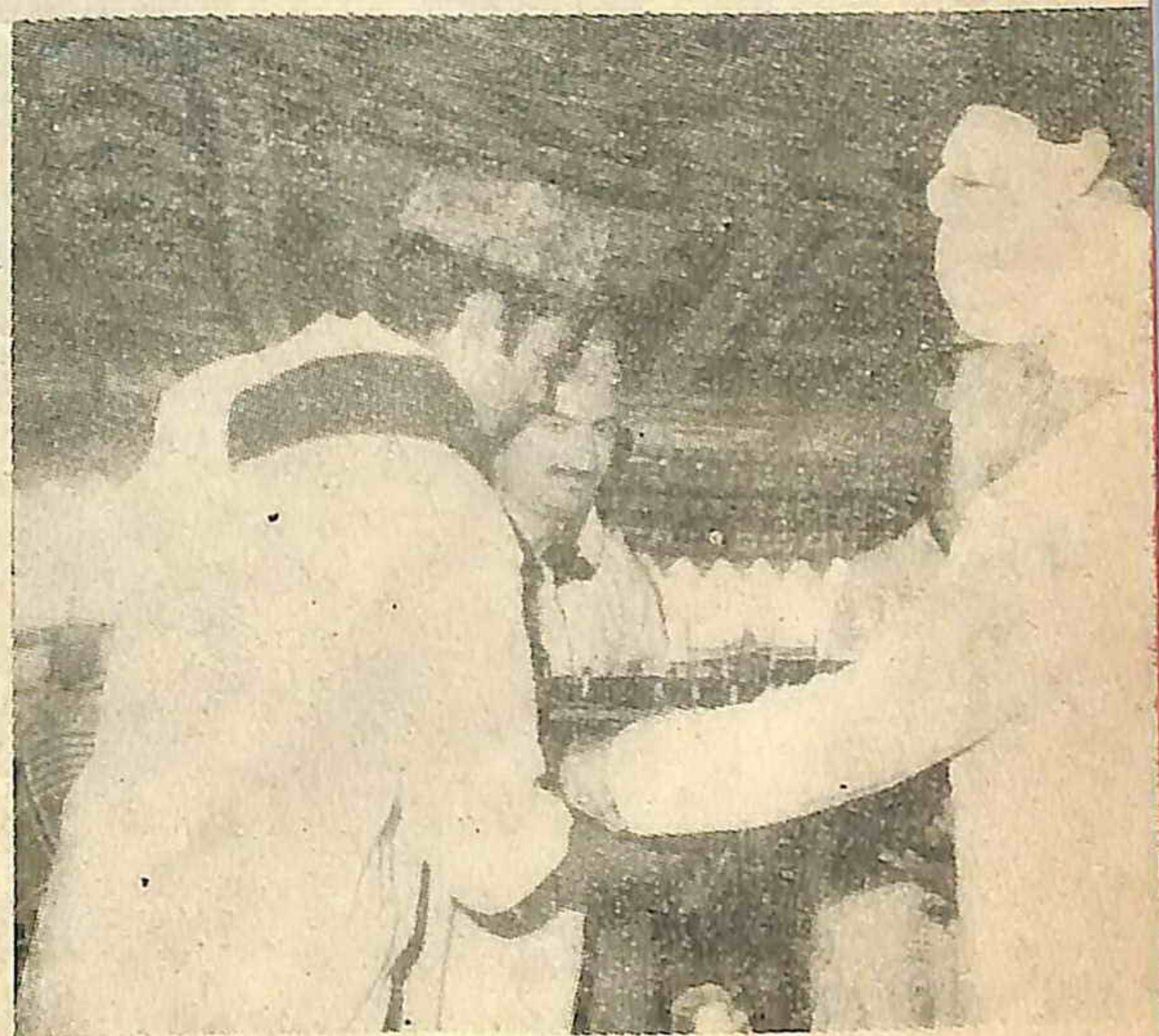
لاہور ڈویژن کی کبڈی ٹیم کے کیپٹن ظفر احمد اور نگران ٹیم مکرم خواجہ ظفر احمد
قائد ضلع سیالکوٹ کو اوّل آنے پر رننگ ٹرافی عطا فرما رہے ہیں

اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

متفرقات

صنعتی نمائش:۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر حسب سابق ایک صنعتی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں خدام نے اپنے ہاتھ سے بنی ہوئی بہترین اشیاء پیش کیں۔ یہ نمائش صنعت و حرفت، دستکاری آرٹ اور خدام کی فنی کاریگری کا بہترین نمونہ تھی۔

اطفال کا اجتماع:۔

اطفال کا سالانہ اجتماع ایک علیحدہ انتظام کے تحت دفاتر انصار اللہ کے وسیع لان میں منعقد ہوا۔ جہاں اطفال نے مختلف علمی و ورزشی مقابلوں میں حصہ لیا۔ بزرگان سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی از راہ شفقت بچوں کو اپنی محبت بھری گرانقدر نصائح سے نوازا۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳۵۱ھش (۱۹۷۲ء) میں

مجالس اور خدام کی نمائندگی کا ضلعوار گوشوارہ

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد کل مجالس	شامل مجالس	تعداد شامل خدام	نمبر شمار	نام ضلع	تعداد کل مجالس	شامل مجالس	تعداد شامل خدام
۱	پشاور	۸	۵	۲۰	۲۰	ملتان	۳۰	۱۴	۵۰
۲	مردان	۳	۲	۱۰	۲۱	ساہیوال	۲۵	۱۷	۶۰
۳	ہزارہ	۸	۷	۱۸	۲۲	مظفر گڑھ	۱۲	۱۱	۱۵
۴	بنوں	۱	۱	۱	۲۳	ڈیرہ غازیخان	۹	۴	۷
۵	کوہاٹ	۲۰	۱	۱	۲۴	بہاولپور	۱۶	۷	۲۶
۶	ڈیرہ اسماعیل خان	۱	۱	۱	۲۵	بہاولنگر	۲۷	۱۹	۳۴
۷	راولپنڈی	۱۴	۶	۳۹	۲۶	رحیم یار خان	۱۸	۱۱	۲۳
۸	کیمبل پور	۲	۳	۱۰	۲۷	خیرپور	۱۱	۷	۱۵
۹	جہلم	۱۲	۹	۱۸	۲۸	نوابشاہ	۲۳	۱۴	۳۱
۱۰	گجرات	۳۰	۲۸	۹۸	۲۹	سکھر	۷	۴	۸
۱۱	سرگودھا	۶۲	۶۲	۲۲۵	۳۰	جیکب آباد	۳	۲	۴
۱۲	میانوالی	۸	۶	۱۰	۳۱	لاڑکانہ	۹	۹	۱۴
۱۳	لائل پور	۸۵	۵۵	۲۷۶	۳۲	حیدر آباد	۲۴	۱۳	۳۰
۱۴	جھنگ	۲۵	۱۶	۱۴۳	۳۳	سانگھڑ	۶	۶	۷
۱۵	لاہور	۳۰	۲۶	۲۳۹	۳۴	دادو	۳	۱	۲
۱۶	سیالکوٹ	۷۵	۶۹	۱۷۴	۳۵	تھرپارکر	۲۴	۲۳	۴۷
۱۷	گوجرانوالہ	۳۳	۲۵	۷۳	۳۶	کراچی	۸	۸	۸۴
۱۸	شیخوپورہ	۵۵	۴۹	۱۳۴	۳۷	کوئٹہ	۲	۱	۲۴
۱۹	ربوہ	۱	۱	۱۴۳۸	۳۸	آزاد کشمیر	۱۳	۹	۱۹
	بیرون پاکستان	—	۴	۱۱		میزان کل	۷۲۵	۵۵۶	۳۸۴۳
			۳۷۶	۳۲۸۹					

سالانہ اجتماع ۱۳۵۱ھش/۱۹۷۲ء میں مجالس کی نمائندگی کی مجلس وار تفصیل

ضلع پشاور

۱۔ پشاور ۱۰
۲۔ نوشہرہ چھاؤنی ۷
۳۔ پبی ۱
۴۔ رسالپور کینٹ ۱
۵۔ یونیورسٹی پشاور ۱

ضلع مردان

۶ مردان ۹
۷ تخت بائی ۱

ضلع ہزارہ

۸۔ ایبٹ آباد ۸
۹۔ بالاکوٹ ۱
۱۰۔ داتہ ۲
۱۱۔ ہری پورہ ۲
۱۲۔ تربیلا ڈیم ۳
۱۳۔ بھگلا ۱
۱۴ ڈاڈر ۱

ضلع بنوں

۱۵۔ بنوں ۱

ضلع کوہاٹ

۱۶۔ کوہاٹ ۱

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

۱۷۔ ڈیرہ اسماعیل خان ۱

ضلع راولپنڈی

۱۸۔ مسجد نور راولپنڈی ۱۴
۱۹۔ گوجر خان ۳
۲۰۔ واہ کینٹ ۳
۲۱۔ اسلام آباد ۷
۲۲۔ ٹیکسلا ۳
۲۳۔ راولپنڈی صدر ۹

ضلع کیمل پور

۲۴۔ کیمل پور ۵
۲۵۔ پنجنید ۱
۲۶۔ پنڈی گھیب ۴

ضلع جہلم

۲۷۔ جہلم ۴
۲۸۔ چکوال ۲
۲۹۔ دوالمیال ۳
۳۰۔ کلر کہار ۱
۳۱۔ چیپ بورڈ ۳
۳۲۔ کالا گجراں ۲
۳۳۔ دھر گنہ ۱

۳۴۔ منگلا ڈیم ۱
۳۵۔ ڈنڈوت ۱

ضلع سکھر

۳۶۔ سکھر ۴
۳۷۔ روہڑی ۱
۳۸۔ اباڑو ۱
۳۹۔ شکار پور ۲
۴۰۔ کوئٹہ ۲۴

ضلع سرگودھا

۴۱۔ سرگودھا ۳۴
۴۲۔ بھیرہ ۳
۴۳۔ چک ۳۲ جنوبی ۲
۴۴۔ چک ۹۹ شمالی ۱۴
۴۵۔ چک ۳۵ جنوبی ۸
۴۶۔ چک ۷۸ جنوبی ۶
۴۷۔ تخت ہزارہ ۱
۴۸۔ چک ۴۰ جنوبی ۲
۴۹۔ چک ۳۸ ؍؍ ۲
۵۰۔ چک ۷۱ ؍؍ ۳
۵۱۔ چک ۹ پنیار ۲
۵۲۔ خوشاب ۱۸

۵۳۔ گھوگھیاٹ ۱
۵۴۔ چک ۹۸ شمالی ۱۴
۵۵۔ ڈیرہ احمدیاں والا (دودہ) ۱
۵۶۔ چک ۱۱۶ جنوبی ۳
۵۷۔ چک ۳۷ ؍؍ ۳
۵۸۔ کوٹ مومن ۸
۵۹۔ بھاں امید علی درک ۳
۶۰۔ ادرحمہ ۳
۶۱۔ دودہ ۳
۶۲۔ چک ۱۲۴ جنوبی ۱
۶۳۔ چک ۷۹ شمالی ۱
۶۴۔ مجوکہ ۱
۶۵۔ مٹھ ٹوانہ ۱
۶۶۔ چک ۸۷ شمالی ۱
۶۷۔ چک ۸۱ جنوبی ۲
۶۸۔ چک ۳۹ ڈی۔بی ۴
۶۹ چک ۳۴ جنوبی ۶
۷۰۔ قائد آباد ۱
۷۱۔ چک ۸ ایم۔بی ۱
۷۲۔ چک ۲/۱ ٹی۔ڈی۔اے ۲
۷۳۔ چک ۱۶۸ شمالی منگلا ۱۶

۷۴- جوہر آباد	۱	۹۹- ہلال پور	۱	۱۲۲- چک ۵۵۹ گ ب	۲	۱۴۷- چک ۱۲۵ ر ب	۱
۷۵- چک ۱۵۲ شمالی	۷	۱۰۰- ساہیوال	۱	۱۲۳- سمندری	۳	۱۴۸- چک ۵۶۳ گ ب	۴
۷۶- چک ۹۴ جنوبی	۲	۱۰۱- رکھ چراگاہ بھیرہ	۱	۱۲۴- چک ۳۱۲ ج ب	۷	۱۴۹- چک ۱۳۷ "	۱
۷۷- ٹھٹھہ جوئیہ	۲	۱۰۲- میانی	۱	۱۲۵- چک ۲۱۹ ر ب	۵	۱۵۰- چک ۲۰۳ ر ب	۴
۷۸- چک ۶۴ شمالی	۸	**ضلع میانوالی**		۱۲۶- چک ۷۶ گ ب	۱	۱۵۱- چک ۱۰۸ "	۱
۷۹- " ۳۷ جنوبی	۱	۱۰۳- میانوالی	۴	۱۲۷- چک ۳۰ ج ب	۱	۱۵۲- چک ۱۰ "	۴
۸۰- " ۸۸ شمالی	۲	۱۰۴- داؤد خیل	۱	۱۲۸- چک ۱۹۴ ر ب	۸	۱۵۳- چک ۶۶ ج ب	۱
۸۱- " ۸۶ جنوبی	۱	۱۰۵- لیاقت آباد	۲	۱۲۹- چک ۴۴۶ گ ب	۱	۱۵۴- چک ۲۶ "	۲
۸۲- بھابڑہ	۳	۱۰۶- چک 70/M-L	۱	۱۳۰- چک ۶۹ ر ب	۱۱	۱۵۵- چک ۵۰ "	۲
۸۳- سرگودھا چھاؤنی	۱۴	۱۰۷- چک 15/D.B	۱	۱۳۱- چک ۲۹۷ ج ب	۲	۱۵۶- چک ۲۳۳ ر ب	۱
۸۴- ہجکہ	۵	۱۰۸- مکڑوال	۱	۱۳۲- چک ۲۰۹ گ ب	۱	۱۵۷- چک ۴۴۴ گ ب	۱
۸۵- چک ۶۲ جنوبی	۴	**ضلع لائل پور**		۱۳۳- چک ۵۲۶ "	۱	۱۵۸- چک ۳۳ ج ب	۱
۸۶- " ۳۵ شمالی	۱	۱۰۹- لائل پور	۱۴۴	۱۳۴- چک ۲۰ "	۱	۱۵۹- چک ۱۷۴ گ ب	۱
۸۷- سوبھاگہ	۱	۱۱۰- چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال	۷	۱۳۵- چک ۳۶۷ ج ب	۱	۱۶۰- چک ۴۳ کریانوالہ	۱
۸۸- بستی مسلم شیخاں	۱۰	۱۱۱- چک جھمرہ	۶	۱۳۶- چک ۸۴ گ ب	۱	۱۶۱- چک ۳۱۱ ج ب	۱
۸۹- شاہ پور صدر	۱	۱۱۲- چک ۱۰۹ گ ب	۱	۱۳۷- چک ۸۶ ج ب	۱	۱۶۲- چک ۱۳۹ گومٹی	۳
۹۰- چاہ سردار والہ	۲	۱۱۳- چک ۵۵ "	۲	۱۳۸- چک ۶۱ "	۶	۱۶۳- ڈوگری	۱
۹۱- چاہ چوگی	۱	۱۱۴- چک ۵۶۵ "	۵	۱۳۹- چک ۹۴ "	۱	**ضلع جھنگ**	
۹۲- ڈھولی بالا	۱	۱۱۵- گوجرہ	۶	۱۴۰- چک ۲۶ "	۲	۱۶۴- جھنگ شہر	۶
۹۳- بھلوال	۱	۱۱۶- چک ۳۳۴ ج ب	۱	۱۴۱- ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱	۱۶۵- " صدر	۲۶
۹۴- چک ۱۳۰ شمالی	۲	۱۱۷- چک ۵۸ "	۴	۱۴۲- چک ۲۲۶ ج ب	۱	۱۶۶- چنیوٹ	۱۲
۹۵- سویلی مجوکہ	۵	۱۱۸- جڑانوالہ	۸	۱۴۳- تاندلیانوالہ	۱	۱۶۷- لالیاں	۴
۹۶- بیلو وینس	۱	۱۱۹- چک ۸۹ ج ب	۳	۱۴۴- چک ۲۳ ر ب	۲	۱۶۸- شورکوٹ	۳
۹۷- چک ۳۲ جنوبی	۱	۱۲۰- چک ۵۴ ج ب شیر روڈ	۵	۱۴۵- پیر محل	۳	۱۶۹- احمد نگر	۴۸
۹۸- " ۴۴ "	۲	۱۲۱- چک ۹۹ گ ب	۹	۱۴۶- چک ۲۰۹ ر ب	۱	۱۷۰- جھل بھٹیاں	۱

۱۷۱ - گھوڑیا نوالہ ۵
۱۷۲ - چاہ لڈیانہ ۳
۱۷۳ - پکا نسوآنہ ۶
۱۷۴ - چھنی ۳۰
۱۷۵ - ٹھٹھہ شیرکا ۲
۱۷۶ - عنایت پور ۱
۱۷۷ - چک 5/3-L ۱
۱۷۸ - ربوہ ۱۷۳۸
۱۷۹ - میراں والی بستی ۱۰
۱۸۰ - چک جلال دین ۳

ضلع لاہور

۱۸۱ - اسلامیہ پارک لاہور ۶۰
۱۸۲ - قصور ۶
۱۸۳ - ہڈیارہ ۲
۱۸۴ - مغلپورہ ۳۸
۱۸۵ - کماہں ۲
۱۸۶ - بھلیر ۱
۱۸۷ - شمس آباد ۱
۱۸۸ - کھرپیڑ ۵
۱۸۹ - شاہدرہ ٹاؤن ۲
۱۹۰ - اصل گروکے ۱
۱۹۱ - جاہمن ۱
۱۹۲ - بھائی پھیرو ۱
۱۹۳ - باٹا پور ۲
۱۹۴ - اڈہ تحصیل ۱
۱۹۵ - کوٹ محمد امیر ۲
۱۹۶ - دھوپ سڑی ۱
۱۹۷ - لدیکے نیویں ۳
۱۹۸ - جوڑہ ۲
۱۹۹ - سانگرہ ۳
۲۰۰ - پتوکی ۶
۲۰۱ - ماڈل ٹاؤن لاہور ۴۴
۲۰۲ - فیکٹری ایریا شاہدرہ ۷
۲۰۳ - للیانی ۲
۲۰۴ - رائے ونڈ ۱
۲۰۵ - دہلی دروازہ لاہور ۱۷
۲۰۶ - دارالذکر لاہور ۲۸

ضلع سیالکوٹ

۲۰۷ - سیالکوٹ ۲۹
۲۰۸ - پسرور ۵
۲۰۹ - ڈسکہ ۷
۲۱۰ - ناروال ۳
۲۱۱ - بھڈال ۱
۲۱۲ - کوٹ کریم بخش ۱
۲۱۳ - داتہ زیدکا ۱
۲۱۴ - گھٹیالیاں کلاں ۱
۲۱۵ - بدوملہی ۱۵
۲۱۶ - کلاس والہ ۴
۲۱۷ - قلعہ صوبہ سنگھ ۳
۲۱۸ - چندرکے منگولے ۶
۲۱۹ - بھڑتا نوالہ ۱
۲۲۰ - ملیانوالہ ۱
۲۲۱ - رلیوکے ۲
۲۲۲ - کنجروڑ ۱
۲۲۳ - ڈنڈ پور کھرولیاں ۱
۲۲۴ - ڈگری گھنمناں ۱
۲۲۵ - مالوکے بھگت ۲
۲۲۶ - گھلوٹیاں کلاں ۱
۲۲۷ - موسے والا ۷
۲۲۸ - ٹھروہ ۲
۲۲۹ - گھنوکے ججہ ۳
۲۳۰ - لدھر کرم سنگھ ۲
۲۳۱ - عزیز پور ڈگری ۴
۲۳۲ - کھیوہ باجوہ ۲
۲۳۳ - دھرگ ۱
۲۳۴ - سمبڑیال ۳
۲۳۵ - چوہڑ منڈہ ۱
۲۳۶ - ترسکہ سیاں ۱
۲۳۷ - تلونڈی بھنڈراں ۳
۲۳۸ - عہدی پور ۱
۲۳۹ - کوٹ گھمن ۱
۲۴۰ - میانہ پنڈ ۱
۲۴۱ - گرادوڑکانوالی ۱
۲۴۲ - کھرپا ۲
۲۴۳ - رائے پور ۲
۲۴۴ - لبے لکھانوالی ۱
۲۴۵ - میانوالی خانانوالی ۲
۲۴۶ - نشتر آباد ۴
۲۴۷ - بھنڈی پور ۲
۲۴۸ - بھوڈی ملیاں ۱
۲۴۹ - گھٹیالیاں خورد ۱
۲۵۰ - گوئینڈکے ۲
۲۵۱ - کوٹلی ہٹھولی ۱
۲۵۲ - ساہووال ۲
۲۵۳ - بھروکے کلاں ۲
۲۵۴ - جامکے چیمہ ۲
۲۵۵ - پچھی کے نواوے ۱
۲۵۶ - دھدو بسرا ۱
۲۵۷ - ننگل زندھیروالہ ۱
۲۵۸ - بکھو بھٹی ۲
۲۵۹ - چونڈہ ۵
۲۶۰ - مانگا ۱
۲۶۱ - کوٹ گوندل ۲
۲۶۲ - مرل ۱
۲۶۳ - جنڈو ماہی ۱
۲۶۴ - بھاگووال ۱
۲۶۵ - پیرے چلکھ ۴
۲۶۶ - بن باجوہ ۱
۲۶۷ - میانوالی بنگلہ ۱
۲۶۸ - میادی نانوں ۲

نمبر	مقام	تعداد
(۲۶۹)	کوٹ کودڑہ	۲
(۲۷۰)	بمپ احمد آباد	۱
(۲۷۱)	کالی کے ناگرے	۱
(۲۷۲)	سادھوکے	۱
(۲۷۳)	کھوکھر والی	۱
(۲۷۴)	چھانگا	۱
	ضلع گوجرانوالہ	
۲۷۵	گوجرانوالہ	۱۴
۲۷۶	تمگڑی	۶
۲۷۷	موہلن کے	۱
۲۷۸	حافظ آباد	۳
۲۷۹	وزیر آباد	۱
۲۸۰	تلونڈی راہوالی	۲
۲۸۱	گکھڑ منڈی	۱
۲۸۲	مدرسہ چٹھہ	۱
۲۸۳	مانگٹ اونچے	۹
۲۸۴	فیروزوالہ	۳
۲۸۵	چک چٹھہ	۲
۲۸۶	ڈاہرانوالی	۱
۲۸۷	پیرکوٹ ثانی	۷
۲۸۸	قیام پور وڑکاں	۱
۲۸۹	گرمولا ورکاں	۵
۲۹۰	دولووالی	۱
۲۹۱	لدھیری والہ	۱
۲۹۲	چک پٹھاں	۲
۲۹۳	چھنی جاناں	۵
۲۹۴	تلونڈی موسیٰ خان	۱
۲۹۵	کھیوے والی خورد	۱
۲۹۶	سادھوکے	۱
(۲۹۷)	سہوکی	۱
(۲۹۸)	ٹکھیکی	۱
(۲۹۹)	تولیکی	۱
	ضلع شیخوپورہ	
۳۰۰	شیخوپورہ	۱۲
۳۰۱	چک ۱۸ بھوڑرو	۱۳
۳۰۲	ننکانہ صاحب	۶
۳۰۳	سانگلہ ہل	۵
۳۰۴	جوہڑ کانہ	۱
۳۰۵	بھینی شرقپور	۲
۳۰۶	چک ۱۱۷ چھور	۷
۳۰۷	چک ۳۳ دھاروال	۱
۳۰۸	چک ۱۶۹ گرمولہ	۴
۳۰۹	کرتو	۱
۳۱۰	چک ۷۹ نواں کوٹ	۲
۳۱۱	کوٹ سوندھا	۱
۳۱۲	بکھی آنا	۱
۳۱۳	گلستاں	۳
۳۱۴	چک ۵ رتیاں	۲
۳۱۵	۳/۵۲	۲
۳۱۶	آنیہ	۴
۳۱۷	گجر	۴
۳۱۸	کوٹلی پہوڑ	۳
۳۱۹	کوٹ رحمت خان	۲
۳۲۰	چک ۴۵ مرڑ	۲
۳۲۱	بیداد پور	۷
۳۲۲	شیروکے	۱
۳۲۳	سٹھیالی خورد	۱
۳۲۴	ڈیرہ مان سنگھ	۱
۳۲۵	بھوئیوال	۳
۳۲۶	۱/۶۳	۱
۳۲۷	سیدوالہ	۳
۳۲۸	۲۹۲ ر-ب رام پورہ	۱
۳۲۹	جھنگڑ حاکم والا	۱۰
۳۳۰	مریدکے	۳
۳۳۱	واربرٹن	۲
۳۳۲	چوڑا سنگھر	۴
۳۳۳	شاہ کوٹ	۲
۳۳۴	چیلےکی	۱
۳۳۵	کوٹ دیالداس	۱
۳۳۶	۲/۵۲ احاطہ جواہر سنگھ والہ	۴
۳۳۷	نارنگ منڈی	۱
۳۳۸	۲۲/۷۵	۱
۳۳۹	چک جیدہ ۱۶	۱
۳۴۰	کالیہ	۱
۳۴۱	کیلے	۲
۳۴۲	مانانوالہ	۲
۳۴۳	ڈیرہ داد پوترے	۱
۳۴۴	چک ۴ ر-ب ساہو والہ	۱
۳۴۵	کوٹ عبدالمالک	۴
۳۴۶	گھڑیالی کلاں	۱
۳۴۷	بلڑھکے	۲
۳۴۸	بھلیرانوالی	۴
	ضلع گجرات	
۳۴۹	گجرات	۶
۳۵۰	کھاریاں	۴
۳۵۱	رسول	۲
۳۵۲	سعداللہ پور	۵
۳۵۳	شیخ پور	۳
۳۵۴	گولیکی	۱
۳۵۵	فتح پور	۲
۳۵۶	لکڑآلی	۲
۳۵۷	چک سکندر	۲
۳۵۸	دیونا ماجرہ	۱
۳۵۹	شادیوال	۱
۳۶۰	دھیرکے کلاں	۱
۳۶۱	کھوکھر غربی	۴
۳۶۲	ترکھا	۱
۳۶۳	پوڑانوالہ	۶
۳۶۴	ڈنگہ	۲
۳۶۵	مرالہ	۵

مقام	تعداد
۳۶۶- موننگ	۱
۳۶۷- بنگلہ نمبر ۱۸	۱
۳۶۸- منڈی بہاؤالدین	۳۴
۳۶۹- نوزنگ چک نمبر ۲	۳
۳۷۰ ممدانہ	۲
۳۷۱ سوک کلاں	۱
۳۷۲ ڈھو	۲
۳۷۳ بھلیسر	۳
۳۷۴ بارموسیٰ	۱
۳۷۵ ملکوال	۱
۳۷۶ کلانوالہ	۱

ضلع ملتان

مقام	تعداد
۳۷۷- ملتان شہر و چھاؤنی	۲۰
۳۷۸- لودھراں	۲
۳۷۹- خانیوال	۳
۳۸۰- دنیا پور	۵
۳۸۱- بوریوالہ	۱
۳۸۲- چک ۵۴۳ ای۔بی	۴
۳۸۳- کوٹھے والہ	۱
۳۸۴- وہاڑی منڈی	۷
۳۸۵- چک ۵۴۹ ای۔بی	۱
۳۸۶- اسماعیل آباد	۱
۳۸۷- میاں چنوں	۱
۳۸۸- حسن پور شمول علی پور	۱
۳۸۹- چک ۴۹۱ (بوریوالہ)	۱
۳۹۰ کھوہ ڈھیرھی	۱

ضلع ساہیوال

مقام	تعداد
۳۹۱- ساہیوال	۷
۳۹۲- اوکاڑہ	۱۱
۳۹۳- عارف والہ	۴
۳۹۴- 55/2-L	۱
۳۹۵- 245/E-B	۳
۳۹۶- 6/11-L	۱۴
۳۹۷- صدر گوگیرہ	۱
۳۹۸- 30/11-L	۴
۳۹۹- پاک پتن	۱
۴۰۰- 137/9-L	۲
۴۰۱- 373/E-B	۳
۴۰۲- قبولہ	۱
۴۰۳- 285/E-B	۲
۴۰۴- گگو منڈی	۲
۴۰۵- حویلی لکھا	۱
۴۰۶- میرک	۲
۴۰۷- 93/12-L	۱

ضلع مظفر گڑھ

مقام	تعداد
۴۰۸- مظفر گڑھ	۲
۴۰۹- لیہ	۲
۴۱۰- علی پور گھلواں	۲
۴۱۱- 93/T-D-A	۱
۴۱۲- 170/T-D-A	۱
۴۱۳- 130/T-D-A	۱
۴۱۴- 368/ " "	۱
۴۱۵- کوٹ ادو	۱
۴۱۶- 375/T-D-A	۲
۴۱۷- 159/ " "	۱
۴۱۸ 342/ " "	۱

ڈیرہ غازیخان

مقام	تعداد
۴۱۹- ڈیرہ غازیخان	۴
۴۲۰- بستی رنداں	۱
۴۲۱- بستی مندرانی	۱
۴۲۲- بستی چوہدری شرف دین	۱

ضلع بہاولپور

مقام	تعداد
۴۲۳- بہاولپور	۱۹
۴۲۴- چک ۳۴ فتح	۲
۴۲۵- چک ۱۶۱ مراد	۱
۴۲۶- منڈی یزمان	۱
۴۲۷- 23/D-N-B	۱
۴۲۸- اوچ شریف	۱
۴۲۹- چک ۱۸۳ مراد	۱

ضلع بہاولنگر

مقام	تعداد
۴۳۰- بہاولنگر	۴
۴۳۱- چک ۱۴۱ مراد	۱
۴۳۲- چک ۱۶۶ "	۳
۴۳۳- چک ۱۶۸ "	۲
۴۳۴- 169/7-R	۱
۴۳۵- 166/7-R	۱
۴۳۶- 191/7-R	۲
۴۳۷- 160/7-R	۱
۴۳۸- 327/H-R	۱
۴۳۹- 103/6-R	۱
۴۴۰- فورٹ عباس	۲
۴۴۱- چک ۱۴۹ مراد	۱
۴۴۲- چشتیاں	۱
۴۴۳- 56/4-R	۳
۴۴۴- ہارون آباد	۲
۴۴۵- 241/H-R	۱
۴۴۶- 164/7-R	۱
۴۴۷ 91/6-R	۳
۴۴۸ 93/9-R	۲
۴۴۹ 93/6-R	۲

ضلع رحیم یار خان

مقام	تعداد
۴۵۰- رحیم یار خان	۶
۴۵۱- موضع جھول	۲
۴۵۲- خان پور	۳
۴۵۳- 20/N-P	۱
۴۵۴- 132/N-P	۲
۴۵۵- 123/N-P فیروزہ	۱
۴۵۶- ڈھنڈی	۱
۴۵۷- 211/N-P	۲
۴۵۸- 32/N-P	۱

۴۵۹ - بستی بابا اللہ بخش ۲
۴۶۰ - 133/N.P ۲

ضلع خیر پور

۴۶۱ - گوٹھ نتھے خان ۶
۴۶۲ - کرونڈی ۱
۴۶۳ - گوٹھ فتح دین ۱
۴۶۴ - گوٹھ جمال پور ۴
۴۶۵ - گوٹھ سیٹھ محمد صادق ۱
۴۶۶ - گوٹھ سلطان احمد ۱
۴۶۷ - گوٹھ غلام محمد ۱

ضلع نواب شاہ

۴۶۸ - نواب شاہ ۶
۴۶۹ - باندھی ۴
۴۷۰ - قمر آباد ۳
۴۷۱ - مورو ۴
۴۷۲ - چک ۲۱ دودھ ۱
۴۷۳ - دریا خان مری ۱
۴۷۴ - قاضی احمد ۲
۴۷۵ - گوٹھ دوڑ باوا ۱
۴۷۶ - گوٹھ رسول بخش ۱
۴۷۷ - گوٹھ بشیر احمد ۱
۴۷۸ - رحمان آباد ۳
۴۷۹ - ٹھارو شاہ ۱
۴۸۰ - بھریا روڈ ۱
۴۸۱ - گوٹھ مولا بخش ۲

ضلع جیکب آباد

۴۸۲ - جیکب آباد ۳
۴۸۳ - گڈو بیراج ۱

ضلع لاڑکانہ

۴۸۴ - لاڑکانہ ۲
۴۸۵ - مسن باڈہ ۱
۴۸۶ - انور آباد ۳
۴۸۷ - کھنڈو ۲
۴۸۸ - گورگیج ۱
۴۸۹ - نصیر آباد ۱
۴۹۰ - گوٹھ جام خان چانڈیہ ۱
۴۹۱ - وارہ ۲
۴۹۲ - گوٹھ غلام محمد (پنجابی) ۱

ضلع حیدر آباد

۴۹۳ - حیدر آباد ۱۱
۴۹۴ - بدین ۱
۴۹۵ - ٹنڈو جام ۱
۴۹۶ - بشیر آباد سٹیٹ ۲
۴۹۷ - ظفر آباد لوٹکا ۲
۴۹۸ - ظفر آباد لاطینی ۳
۴۹۹ - سنجر چانگ ۲
۵۰۰ - کوٹ احمدیاں ۳
۵۰۱ - ٹنڈو محمد خان ۱
۵۰۲ - گوٹھ حاجی نواب خان ۱۰
۵۰۳ - چک ۳۶ گوٹھ چوہدری عبدالحق ۱
۵۰۴ - چک احمد آباد ۱
۵۰۵ - نواں کوٹ احمدیاں ۱

ضلع سانگھڑ

۵۰۶ - سانگھڑ ۲
۵۰۷ - شہداد پور ۱
۵۰۸ - گوٹھ فتح پور ۱
۵۰۹ - ۲۴ گوٹھ چوہدری عبدالغنی ۱
۵۱۰ - گوٹھ فضل عمر ۱
۵۱۱ - احمد پور ۱

ضلع دادو

۵۱۲ - کوٹری ۲

ضلع تھرپارکر

۵۱۳ - نصرت آباد ۱
۵۱۴ - میرپور خاص ۲
۵۱۵ - ڈگری ۱
۵۱۶ - چک نمبر ۱۵۱ ۲
۵۱۷ - نوکوٹ ۱
۵۱۸ - نور نگر فارم ۱۱
۵۱۹ - محمد آباد سٹیٹ ۱
۵۲۰ - احمد آباد سٹیٹ ۱
۵۲۱ - نبی سر روڈ ۲
۵۲۲ - کنری ۱۰
۵۲۳ - محمود آباد سٹیٹ ۱
۵۲۴ - ناصر آباد سٹیٹ ۱
۵۲۵ - کریم نگر فارم ۲
۵۲۶ - پھیرو چیچی ۱
۵۲۷ - گوٹھ احمدیہ ۱
۵۲۸ - شریف آباد ۱
۵۲۹ - لطیف نگر فارم ۱
۵۳۰ - گوٹھ سیٹھ عزیز احمد ۱
۵۳۱ - گوٹھ میاں جان محمد ۱
۵۳۲ - اسلام پور بھٹیاں ۱
۵۳۳ - مصطفیٰ آباد فارم ۲
۵۳۴ - نفیس نگر فارم ۱
۵۳۵ - طارق آباد ۱

ضلع کراچی

۵۳۶ - مارٹن روڈ + ۱۶
۵۳۷ - ڈرگ روڈ ۹
۵۳۸ - ملیر ۷
۵۳۹ - لانڈھی کورنگی ۳
۵۴۰ - سوسائٹی ۵
۵۴۱ - ناظم آباد ۷
۵۴۲ - عزیز آباد ۱۴
۵۴۳ - صدر کراچی + ۲۳

آزاد کشمیر

۵۴۴ - کوٹلی ۹
۵۴۵ - میرپور ۱
۵۴۶ - کوٹی ۱

۵۴۷ - بھابڑہ	۱
۵۴۸ - باغ	۱
۵۴۹ - چرناڑی	۲
۵۵۰ - آرام باڑی	۱
۵۵۱ - سیرابھڑکا	۱
۵۵۲ - درہ شیر خان	۲

بیرونی ممالک

۵۵۳ - لندن	۴
۵۵۴ - سیرالیون	۵
۵۵۵ - غانا	۱
۵۵۶ - شام	۱

نوٹ :- دائرے والے مقامات پر خدام الاحمدیہ کی باقاعدہ مجالس قائم نہیں ✦

اجتماعات میں مجالس اور خدام کا پنجسالہ گوشوارہ

سال	شامل مجالس	شامل خدام
۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء	۲۳۵	۲۸۵۴
۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء	۲۴۷	۲۵۰۰
۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء	۴۱۳	۳۰۰۰
۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء	۴۲۸	۳۱۰۲
۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء	۵۵۶	۳۷۸۹

علمی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنیوالے خدام

۱۔ نظمیں زبانی سُنانے کا مقابلہ :۔ عربی ۔ اوّل حافظ مظفر احمد صاحب — دوم حافظ محمود احمد صاحب
اردو ۔ اوّل مبشر احمد صاحب — دوم لطیف احمد صاحب طاہر

۲۔ ترجمہ قرآن مجید و تفسیر :۔ معیار اوّل ۔ اوّل تصور احمد صاحب — دوم خالد احمد صاحب شمس
معیار دوم ۔ اوّل عبد المنان صاحب فیاض — دوم مبارک احمد صاحب چیمہ
معیار سوم ۔ اوّل محمد یاسین صاحب — دوم امیر عبداللہ صاحب

۳۔ حفظِ قرآن :۔ اوّل محمود احمد صاحب — دوم سجاد احمد صاحب

۴۔ مطالعہ احادیث :۔ معیار اوّل ۔ اوّل خالد احمد صاحب شمس — دوم طارق محمود صاحب
معیار دوم ۔ اوّل عبد المنان صاحب فیاض — دوم مبارک احمد صاحب چیمہ
معیار سوم ۔ اوّل عطاء اللہ صاحب قمر — دوم مبارک احمد صاحب ظفر

۵۔ اذان :۔ اوّل منیر احمد صاحب جاوید — دوم مشہود الحق صاحب

۶۔ مضمون نویسی :۔ ہر سہ معیار کے نتیجہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

انفرادی ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنیوالے خدام

۱۔ دوڑیں :۔ ۱۱۰ گز اوّل ۔ ضیاء الحق صاحب انور ربوہ — دوم سید شمیم احمد صاحب باجوہ
۴۴۰ گز اوّل ۔ شہباز احمد صاحب ربوہ — دوم سید شمیم احمد صاحب باجوہ
۱ میل اوّل ۔ عبد الحی صاحب ربوہ — دوم رانا سرور صاحب سرگودھا

۲۔ نیزہ پھینکنا :۔ اوّل ۔ نصیر احمد صاحب بھلوال — دوم عابد حسین صاحب ربوہ

۳۔ اونچی چھلانگ :۔ اوّل ۔ سلطان احمد صاحب بھٹی ربوہ — دوم سید انوار صاحب کراچی

۴۔ گولہ پھینکنا :۔ اوّل ۔ نصیر احمد صاحب بھلوال — دوم سلطان احمد صاحب بھٹی ربوہ

۵۔ کلائی پکڑنا :۔ اوّل ۔ اسد اللہ خان صاحب حیدر آباد — دوم محمد اشرف صاحب ملتان

۶۔ تھالی پھینکنا :۔ اوّل ۔ نصیر احمد صاحب بھلوال — دوم عابد حسین صاحب ربوہ

۷۔ وزن اُٹھانا :۔ اوّل ۔ اسد اللہ خان صاحب حیدر آباد — دوم ہارون خان صاحب ربوہ

فیصلہ جات شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ ۱۳۵۱ ہش

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
	اعتماد			
۱	عَلَمِ انعامی کے مقابلہ میں شامل ہونیوالی مجالس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے کل خدام کے کم از کم ۱/۳ کے برابر رسالہ خالد کی خریدار ہوں۔ (قیادت ضلع لاہور)	سب کمیٹی کثرت رائے سے رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	شوریٰ سفارش سب کمیٹی منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	سب کمیٹی کا مشورہ منظور ہے۔
۲	دستور اساسی کے قاعدہ ۲۸ میں لفظ "قائد" کے بعد "نائب قائد" یا "نائب قائدین" کا لفظ "معتمد" کے بعد "نگران حلقہ جات" و "مربی اطفال" کا اضافہ کیا جائے اور اس طرح قاعدہ ۲۸ کی نئی شکل یہ ہوگی:- **ضلع** قاعدہ ۲۸:- قائد، نائب قائد یا نائب قائدین، معتمد، نگران حلقہ جات، مربی اطفال اور دیگر ممبران عاملہ جو ناظمین اضلاع کہلائیں گے۔ (قیادت ضلع لاہور)	سب کمیٹی بالاتفاق اسے رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	شوریٰ سفارش سب کمیٹی منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے۔
۳	قائد ضلع کی نامزدگی کی بجائے انتخاب ہونا چاہیئے۔ اور یہ انتخاب قائدین مجالس ضلع			

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
	کے دونوں سے کیا جائے بصورت منظوری دستور اساسی کے قاعدہ ۵ میں صدر مجلس، قائد مقامی اور زعیم حلقہ کے ساتھ قائد ضلع کے الفاظ بڑھائے جائیں اور قاعدہ ۵۲ سے قائد ضلع کے الفاظ حذف کئے جائیں۔ (قیادت مغلپورہ لاہور)	جب یہ تجویز سب کمیٹی کے سامنے پیش کی گئی تو تو قائد صاحب مغلپورہ لاہور نے تجویز واپس لے لی۔	شوریٰ اصل تجویز کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	واپس لے لی اچھا کیا۔
۴	**تعلیم** مرکزی امتحانات کی اہمیت کے مدنظر مرکز امتحانات کے نصاب کی کتب ہر مجلس کے قائد کو بھجوائے۔ نصف قیمت مرکز برداشت کرے اور نصف مجلس کے بجٹ کے ساتھ شامل کر کے مجلس کو مطلع کیا جائے۔ (مجلس نوشہرہ چھاؤنی)	جب یہ تجویز سب کمیٹی کے سامنے پیش کی گئی تو تو قائد صاحب نوشہرہ چھاؤنی نے تجویز واپس لے لی۔	اصل مقصد قرآن مجید، کتب حدیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کتب سلسلہ کا پڑھنا اور پڑھانا ہے۔ بڑی مجالس کے قائدین مقامی اس بات کا اہتمام کریں کہ ہر ماہ مقررہ کتب میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب اپنی مجلس کی ضرورت کے مطابق خرید کر خدام میں فروخت کریں۔ اور اس کا امتحان لیں۔ چھوٹی مجالس کے لئے	واپس لے لی اچھا کیا۔ ← اس صورت میں منظور ہے مگر چوکس رہنا پڑیگا۔

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
			قائدین ضلع ذمہ وار ہوں گے کہ وہ ان کی ضرورت کے مطابق کتب خرید کو ہر ماہ فروخت کریں۔ قائدین مقامی اور قائدین اضلاع دونوں پابند ہوں گے کہ اس بات کی نگرانی کریں کہ خدام ان کتب کو پڑھیں اور ان کا امتحان دیں۔	
	اشاعت			
۵	مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ کی تاریخ مرتب کرائے۔ (قیادت ماڈل ٹاؤن لاہور)	اس تجویز کی افادیت کے پیش نظر سب کمیٹی اس سے اتفاق کرتی ہے اور سفارش کرتی ہے کہ اس کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک الگ کمیٹی مقرر کریں جو اس کی تفصیلات طے کرے اور تین ماہ کے اندر اپنی رپورٹ صدر مجلس کی خدمت میں پیش کرے۔ ابتدائی اخراجات کیلئے ایک ہزار	شوریٰ سفارش سب کمیٹی کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے	منظور ہے۔

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
		روپے کی رقم قرض ریزرو فنڈ سے لے لی جائے اور آئندہ کے لئے بجٹ میں اس کو معین صورت میں پیش کیا جائے۔		
	مال			
۶	دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۵۶ کے آخر میں حسب ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے:- "معینہ تاریخ کے بعد بھجوانے والی مجالس کا چندہ مجلس میں حصہ مقامی مقررہ حصہ سے ۵ فیصدی کم ہوگا" (قیادت ضلع لاہور)	سب کمیٹی کثرت رائے سے اس تجویز کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	شوریٰ سفارش سب کمیٹی کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے۔
۷	خدام الاحمدیہ کے چندہ مجلس کی شرح میٹرک تک کے طلباء کے لئے پچیس پیسے ماہوار اور میٹرک سے اوپر کے طلباء کیلئے ۵۰ پیسے ماہوار ہو۔ نیز برسرِ روزگار خدام کا چندہ کسی صورت میں ۵۰ پیسے ماہوار سے کم نہ ہو۔ دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۶۱ میں خدام الاحمدیہ کے لازمی چندوں کی شرح حسب ذیل ہو:- ۱۔ طالب علم میٹرک تک ۲۵ پیسے ماہوار	سب کمیٹی کثرت رائے سے اس تجویز کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے	شوریٰ سفارش سب کمیٹی کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے	منظور ہے۔

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت امیر المومنین
	ب۔ طالب علم میٹرک سے اوپر ۵۰ پیسے ماہوار ج۔ برسر روزگار خدام کا چندہ کسی صورت میں ۵۰ پیسے ماہوار سے کم نہ ہوگا۔ (قیادت ضلع لاہور)			
۸	الف:۔ قاعدہ ۱۶۲ میں چندہ مجلس کی از سر نو تقسیم کی جائے۔ اور اس قاعدہ کی نئی شکل یہ ہو:۔ حصہ مرکز ۶۵ فیصد حصہ قائدین علاقائی ۳ فیصد حصہ قائدین اضلاع ۷ فیصد حصہ مجالس مقامی ۲۵ فیصد (قیادت ضلع لاہور) ب:۔ مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور نے قاعدہ ۱۶۲ میں چندہ مجلس کی حسب ذیل تقسیم تجویز کی:۔ حصہ مرکز ۶۵ فیصد حصہ قائدین علاقائی ۲ " حصہ قائدین اضلاع ۳ " حصہ مجالس مقامی ۳۰ " (قیادت ماڈل ٹاؤن لاہور)	سب کمیٹی کثرت رائے سے اس تجویز کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	شوریٰ سفارش سب کمیٹی کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	ٹھیک ہے۔
۹	مجلس کے چندہ جات کا مقصد خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد کے لئے فنڈز مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ خدام میں مالی قربانی کی روح	سب کمیٹی کثرت رائے سے اس تجویز کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	شوریٰ سفارش سب کمیٹی کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	ٹھیک ہے۔

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
	پیدا ہو۔ تاحال ایسا کوئی طریق نہیں جس کے تحت خدام سے سو فیصد انفرادی وصولی کو اہمیت دی گئی ہو۔ مجالس عموماً ۱۔ مقامی حصہ نکالے بغیر کُل جمع شدہ چندہ مرکز ارسال کر دیتی ہیں۔ جس سے مرکز کو جہاں مقامی کارکردگی کا غلط تاثر ملتا ہے وہاں مقامی اخراجات پورے کرنے کے لئے عطایا اکٹھا کرنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ ۲۔ عام خدام میں زیادہ توجہ دینے کی جگہ صاحب حیثیت خدام سے شرح سے زائد وصولی کر کے تدریجی بجٹ پورا کر لیا جاتا ہے اسلئے مجلس تجویز کرتی ہے کہ :- ا۔ لازم قرار دیا جائے کہ قائدین جمع شدہ رقوم میں سے صرف مرکزی حصہ ہی مرکز کو ارسال کریں۔ ب۔ مرکز ہر ماہ اس امر کی رپورٹ لے کہ کس قدر خدام نے تدریجی بجٹ پورا کر لیا ہے۔ ج سالانہ جائزہ پر مرکز صرف ان مجالس کو شعبہ مال کی سندات انعامی دے جن کے کم از کم تین چوتھائی خدام نے انفرادی بجٹ پورا کر دیا ہو۔ اس مقصد کیلئے ۵۰ فیصد نمبر تین چوتھائی خدام سے انفرادی بجٹ پورا کرنے اور ۲۵ فیصد نمبر مجلس کے مجموعی ۲ فیصد بجٹ پورا کرنے کے لئے ہوں۔ (قیادت ماڈل ٹاؤن لاہور)			

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
۱۰	بجٹ آمد و خرچ بابت ۵۲-۱۳۵۱ ہش ۷۳-۱۹۷۲ء پیش ہے۔	سب کمیٹی مالی بجٹ آمد و خرچ ۲,۶۷,۴۶۰ روپے برائے سال ۵۲-۱۳۵۱ ہش ۷۳-۱۹۷۲ء منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ (تفصیل ذیل میں)	شوریٰ بہ سفارش سب کمیٹی منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے

نمبر شمار	نام مد (آمد)	رقم	نام مد (خرچ)	رقم
۱	**محاصل خالص**		**اخراجات خالص**	
	چندہ مجلس خدام الاحمدیہ	۱,۵۰,۰۰۰	عملہ دفتر و مراقبین	۲۵,۹۴۱
	" سالانہ اجتماع	۱۶,۰۰۰	پنشن و امداد لواحقین	۱,۴۸۱
	" انسٹی ٹیوٹ آف کامرس	۱,۵۰۰	سائر	۵۰,۷۵۰
	" مجلس و سالانہ اجتماع و عطایا برائے اطفال	۱۳,۷۰۰	شعبہ جات مرکزیہ	۸,۰۵۰
			غیر معمولی اخراجات	۳,۰۰۰
	عطایا	۲,۸۶۰	حصہ مجالس خدام الاحمدیہ	۴۵,۰۰۰
			حصہ مجالس و سالانہ اجتماع اطفال	۱۳,۷۰۰
			سالانہ اجتماع خدام	۱۶,۰۰۰
			انسٹی ٹیوٹ آف کامرس	۱,۵۰۰
			تربیتی کلاس	۱۰,۰۰۰
			ریزرو برائے واپسی قرضہ جات	۵,۰۰۰
			" اضافہ جات دوران سال	۳,۶۳۸
	میزان محاصل خالص	۱,۸۴,۰۶۰	میزان اخراجات خالص	۱,۸۴,۰۶۰
۲	**محاصل مشروط**		**اخراجات مشروط**	
	چندہ تعمیر ہال و عطایا	۴۵,۰۰۰	تعمیر ہال	۳۵,۰۰۰
	صحت جسمانی	۱۲,۰۰۰	واپسی قرضہ جات تعمیر ہال	۱۰,۰۰۰
	اصلاح و ارشاد	۲,۰۰۰	صحت جسمانی	۱۲,۰۰۰
			اصلاح و ارشاد	۲,۰۰۰
	میزان محاصل مشروط	۵۹,۰۰۰	میزان اخراجات مشروط	۵۹,۰۰۰
۳	محاصل صیغہ جات امانتی	۲۴,۴۰۰	اخراجات صیغہ جات امانتی	۲۴,۴۰۰
	میزان کل آمد	۲,۶۷,۴۶۰	میزان کل خرچ	۲,۶۷,۴۶۰

تعمیل فیصلہ جات شوریٰ سال ۱۳۵۰-۵۱ ہش مطابق ۱۹۷۱-۷۲ء

فیصلہ ۱/۱ :- ہجری شمسی مہینوں کی اہمیت کے پیش نظر دستور اساسی میں انگریزی مہینوں کے ساتھ نومبر سے پہلے نبوت اور نومبر کا لفظ بریکٹ میں ہونا چاہیئے۔ اس قاعدہ کی ترمیم شدہ شکل یوں ہوگی :-

"قاعدہ ۲۶ - زعماء حلقہ جات کا انتخاب یکم نبوت (نومبر) سے ۵ نبوت (نومبر) تک ہوگا۔"

تعمیل :- فیصلہ کے مطابق دستور اساسی میں ترامیم کر دی گئیں۔

فیصلہ ۲/۲ :- ارشادات حضرت المصلح الموعودؓ مندرجہ مشعل راہ صفحہ ۴۴۴-۴۴۵ کی بناء پر علم العقائد، علم الاعمال، علم الاخلاق پر مشتمل کتاب مرکز لکھوا کر شائع کرے۔

تعمیل :- حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اس کتاب کے لئے کمیٹی قائم کر دی گئی۔

رپورٹ اضافہ جات دوران سال

دوران سال منظور شدہ بجٹ کے علاوہ ایک ہزار روپیہ سالانہ اجتماع میں اضافہ ہوا ــــ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک تجویز

مکرمی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ــــ خاکسار کی تجویز ہے کہ رسالہ "خالد" میں ایک کالم بعنوان "شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں مری بات" شروع کیا جائے۔ اس کالم میں مختلف مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی کا شعبہ وار تذکرہ ہو اور جو مجالس جس شعبہ میں پیچھے ہوں وہاں اُن کا نام درج کرنے کے بعد انہیں یہ بتایا جائے کہ وہ اپنی یہ کمی کیسے دور کر سکتی ہیں۔ اس طرح جس شعبہ میں جس مجلس کا نام آئیگا تو وہ اس شعبہ کی طرف خصوصی توجہ دیگی۔ اگر یہ سلسلہ جاری کر دیا جائے تو یقیناً مجالس آئندہ اس پر عمل کر کے اعلیٰ معیار پر پہنچ سکتی ہیں ــــ (عبد المالک نائب قائد ضلع لاہور)

ادارہ :- اگرچہ شعبہ اعتماد کی طرف سے تمام مجالس کو اُن کے مختلف شعبوں کی کارگزاریاں پڑھنے کے بعد یہ ہدایت ارسال کر دی جاتی ہے کہ اُن کے کس شعبہ میں کمی ہے اور اس کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تاہم آپ کی تجویز سر آنکھوں پر۔ ہمیں یہ کالم شروع کرنے میں کوئی اعتراض نہیں بشرطیکہ خدام اور مجالس ادارہ خالد کے ساتھ مکمل تعاون کریں اور اس بارہ میں مزید اپنی آراء سے مطلع کریں!

منتظمین سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سال ۱۳۵۱ ہش بمقام ربوہ

نمبر شمار	انتظام	نام منتظم
۱	اعتماد و شوریٰ	مکرم اللہ بخش صاحب شاہد
۲	خوراک	" منور شمیم صاحب خالد
۳	صفائی و آب رسانی	" مبارک احمد خان صاحب کا ٹھگڑھی
۴	روشنی	" مبارک مصلح الدین صاحب
۵	مقام اجتماع	" حمید احمد صاحب خالد
۶	دفتر بیرون۔ معلومات۔ حفاظتِ گیٹ	" مرزا محمد الدین صاحب ناز
۷	دفتر اندرون	" صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
۸	اوقات، اسٹیج	" لئیق احمد صاحب طاہر
۹	اشاعت۔ طبی امداد	" سید عبدالحی صاحب شاہد
۱۰	ورزشی مقابلے	" عبدالرشید صاحب غنی
۱۱	علمی مقابلے	" محمد شفیق صاحب قیصر
۱۲	سپلائی	" ماسٹر عبدالمجید صاحب
۱۳	صنعتی نمائش	" عبدالرزاق صاحب
۱۴	حفاظت بیرون و پہرہ	" نذیر احمد صاحب ساجد
۱۵	پنڈال	" منور احمد صاحب جاوید
۱۶	اجتماع اطفال	" محمد اسلم صاحب صابر

عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سال ۱۳۵۱-۵۲ ھش ۱۹۷۲-۷۳ء

نمبر	عہدہ	نام
۱-	صدر	مکرم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب
۲-	نائب صدر	" صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
۳-	معتمد	" اللہ بخش صاحب شاہد
۴-	مہتمم خدمت خلق	" حمید احمد صاحب خالد
۵-	مہتمم تعلیم	" لئیق احمد صاحب طاہر
۶-	مہتمم تربیت	" سلطان احمد صاحب شاہد
۷-	مہتمم مال	" مبارک احمد خان صاحب
۸	مہتمم عمومی	" نذیر احمد صاحب ساجد
۹	مہتمم صحت جسمانی	" عبدالرشید صاحب غنی
۱۰-	مہتمم وقار عمل	" عبدالرزاق صاحب
۱۱-	مہتمم صنعت و تجارت	" شیخ مبارک احمد صاحب
۱۲-	مہتمم تحریک جدید	" ماسٹر عبدالمجید صاحب
۱۳-	مہتمم اطفال	" محمد اسلم صاحب صابر
۱۴-	مہتمم مجالس بیرون	" منور شمیم صاحب خالد
۱۵-	مہتمم اصلاح و ارشاد	" مولوی عبدالباسط صاحب
۱۶-	مہتمم تجنید	" مرزا محمد الدین صاحب ناز
۱۷-	مہتمم اشاعت	" محمد شفیق صاحب قیصر
۱۸-	مہتمم مقامی	" سمیع اللہ صاحب سیال
۱۹-	مہتمم امور طلباء	" مبارک احمد صاحب طاہر
۲۰-	محاسب	" مبارک مصلح الدین صاحب

اخبارِ مجالس

(اس دفعہ جگہ کی کمی کے باعث مجالس کی رپورٹیں انتہائی اختصار کے ساتھ شائع کی جا رہی ہیں - ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی (کراچی)

مورخہ یکم اکتوبر کو شام پانچ بجے مجلس سوسائٹی نے ضلع بھر میں علم انعامی جیتنے پر اظہار تشکر کے طور پر ایک تقریب منعقد کی۔ جس میں دوران سال اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے زعماء حلقہ جات کو انعامات دیئے گئے۔ علاوہ ازیں تقریب سے محترم چوہدری عبد الوہاب صاحب قائد مجلس اور محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت ضلع کراچی نے خطاب فرمایا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ (لاہور)

مورخہ ۱۷ ستمبر کو مجلس مغلپورہ کے تحت مسجد احمدیہ میں خدام کا ایک تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں نوید اظہر، حامد اظہر اور نصیر احمد گوراؔیہ نے علی الترتیب اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ حوصلہ افزائی کا انعام منصور احمد بھٹی کو دیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ خیرپور

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ خیرپور کا تین روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵ تا ۱۷ ستمبر کو باندھی شہر میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں خدام کے متعدد علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ علاوہ ازیں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب اور محترم سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی نے بھی خدام سے خطاب فرمایا۔ اس کے علاوہ صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس اجتماع میں چھ اضلاع کی بائیس مجالس نے شمولیت اختیار کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ (کراچی)

مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴ ستمبر کو منعقد ہوا۔ اجتماع کا افتتاح قائد صاحب ضلع کراچی نے کیا۔ دورانِ اجتماع مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں تمام خدام نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔ اجتماع کی اختتامی تقریب سے محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے خطاب فرمایا۔

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۳۹ ڈی بی

مجلس ہذا کے تحت مورخہ ۲۳ ستمبر کو تمام خدام

انصار اور اطفال کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس میں قائد مجلس کے علاوہ احمد خان صاحب مندرانی معلم وقف جدید اور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۹ ڈی۔بی نے تقاریر کیں۔ آخر میں دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کا تین روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۹ ستمبر کو تعلیم الاسلام ہائی سکول محمد آباد کے احاطہ میں انعقاد پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا جو قیادت ضلع کی طرف سے جاری کئے گئے تھے۔

اجتماع کا افتتاح محترم منور احمد صاحب خالد قائد ضلع تھرپارکر نے کیا۔ دورانِ اجتماع محترم مولوی محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ اور محترم مولوی محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔ اختتامی اجلاس میں محترم صدر صاحب نے شرکت فرمائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ خانپور

یکم ستمبر سے سات ستمبر تک ہفتہ اشاعت منایا گیا۔ دورانِ ہفتہ خالد اور تشحیذ کی خریداری میں اضافہ کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کی دو روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ اگست کو مسجد نور میں منعقد ہوئی۔ کلاس کا افتتاح محترم قائد صاحب ضلع نے فرمایا۔ دورانِ کلاس محترم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر، محترم چوہدری مبارک احمد صاحب، مولوی محمد اکبر صاحب فاضل، محترم مرزا عبدالحق صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آخری روز محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس نے اعلیٰ کارکردگی پر خدام میں انعامات تقسیم فرمائے نیز انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۰ ستمبر کو مسجد اقصیٰ میں انعقاد پذیر ہوا۔ اجتماع کے دوران فٹ بال، کبڈی اور والی بال کے مقابلے ہوئے۔ علاوہ ازیں علمی مقابلہ جات میں بھی خدام نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔ تلقینِ عمل کے پروگرام میں محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ مغربی افریقہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔ اختتامی اجلاس کی کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خدام سے نہایت جامع اور اثر انگیز خطاب فرمایا۔ صدر مجلس کی ہدایت کے مطابق اجتماع میں خدام کی حاضری بڑھانے کے لئے اجتماع سے ایک روز قبل ربوہ کے محلہ جات میں بذریعہ میگا فون اعلان کیا گیا جس سے حاضری میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ اجتماع کا افتتاح محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے فرمایا۔

منصور احمد کاہلوں
بشیر آباد

(۱)

ہے عالم نو کی مرے بگڑی ہوئی صورت
پھر جنم ہوا مانی و بہزاد ہے لازم

اس کارگہِ دہر میں ہر اہلِ خرد کو
آزادیٔ افکار کی ایجاد ہے لازم

ہر شے پہ زمانے میں حکومت ہے فرد کی
اک عقل کی یہ صفتِ خداداد ہے لازم

ہے کسبِ کمالات جو ئے شیر کا لانا
اک شوق کا وہ جوہرِ فرہاد ہے لازم

گر چاہو رہو علم کے گردوں پہ چمکتے
ہر آن تمہیں خدمتِ استاد ہے لازم

گر عزم ہو آبادیٔ کاشانہ کا دل میں
ہر حرمِ خدا دنیا میں آباد ہے لازم

ہے الفتِ دیں کی مرے آقا کو ضرورت
پھر رشتۂ قمری و شمشاد ہے لازم

پھر جانبِ منزل چلے اسلام کے فرزند
بربادیٔ بے دینی و الحاد ہے لازم

ہے درسگہِ مہدیٔ دوراں کا کرم یہ
ہر صاحبِ ایمان کا دل شاد ہے لازم

اس طور سے منصور ہوا آج نواسنج
ہر صاحبِ گفتار کو یاں داد ہے لازم

اعترافِ حقیقت

مورخہ ۲۹؍اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ

مہتمم اشاعت اور رسالہ خالد کے مدیر اعلیٰ محترم سید عبدالحی صاحب شاہد، ایم۔ اے کے اعزاز میں ایک افطار پارٹی دی گئی۔ محترم سید عبدالحی صاحب شاہد عرصہ دو سال تک مہتمم اشاعت کی حیثیت سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منسلک رہے اور گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپ کی ادارت میں رسالہ خالد نے کافی ترقی کی اور اس کا معیار پہلے سے خاصا بلند ہو گیا۔

محترم شاہ صاحب اب مجلس انصار اللہ میں تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ شعبہ اشاعت نے آپ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ایک الوداعی دعوت کا اہتمام کیا۔ جس میں صدر مجلس محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب کے علاوہ رسالہ خالد سے متعلق کتابت، پریس اور بائینڈنگ کا عملہ نیز کارکنانِ دفتر مرکزیہ نے شمولیت اختیار کی۔

سب سے پہلے نئے مہتمم اشاعت محترم محمد شفیق صاحب قیصر نے مختصراً محترم شاہ صاحب کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ جس کے بعد محترم سید عبدالحی صاحب شاہد نے جواباً شعبہ اشاعت سے متعلق دیگر کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان لوگوں کے شبانہ روز تعاون ہی سے میں اس قابل ہوا کہ کچھ

کہ انکو نیز صدر مجلس کو ذاتی رہنمائی میسر نے لئے ہمیشہ مشعل راہ بنی رہی۔ اسکے بعد صدرِ مجلس نے شاہد صاحب کی خدمات کا دلی طور پر اعتراف کیا۔ آخر میں دعا پر یہ تقریب انجام کو پہنچی۔

خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ محترم سید عبدالحی صاحب شاہد کا مجلس انصار اللہ میں جانا مبارک کرے اور ہر کام پر خود ہی ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

صدرِ مجلس نے آئندہ سال کے لئے محترم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد کو رسالہ "خالد" کا ایڈیٹر مقرر فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا تقرر مبارک فرمائے اور احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق بخشے ۔۔۔۔۔۔ (ادارہ)

قرارداد تعزیت

ہم اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ قیادت ضلع لاہور محترم منور احمد صاحب جاوید قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے ماموں محترم ملک عبدالقدیر عاصم مرحوم کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس کی نعمتوں سے مالامال فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

اراکین مجلس عاملہ
ضلع لاہور